https://ataunnabi.blogspot.com/

۳۲۰

انوار العارفین

حافظ ممتاز احمد چشتی (ایم اے)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موضع ڈھانڈلہ ضلع بھکّر کے مشہور

سیّد خاندان کے علمی و روحانی فقیر خاندان کا مستند تاریخی تذکرہ

انوار العارفین

از

فقیر حافظ ممتاز احمد چشتی (ایم اے)

خطیب و مدرّس مدرسہ انوار العلوم

کچہری روڈ۔ ملتان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جُملہ حقوق بحقِ مؤلّف محفُوظ ہَیں

53349

نام کتاب ---- انوار العارفین

نام مؤلّف ---- فقیر حافظ ممتاز احمد چشتی (ایم اے)

تاریخِ اشاعت ---- جنوری سنہ ۱۹۹۰ء

ھدیہ ---------

مطبع ---------- الخطّاط پرنٹنگ پریس ملتان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

○

اِنتساب

گرامیِ قدر آباؤ اجداد کے نام

جنہوں نے

قلوب و اذہان کی گہرائیوں میں

فقر و علم کے لازوال نقوش ثبت کیئے۔

ع گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

○

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عرضِ مؤلف	۱	گلشنِ فقر میں بہارِ جاودانی	۳۶
تقریب	۶	حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ	۳۷
ہمارے خاندان کے ابتدائی حالات	۹	کے مزید حالات	
قبیلے پر لقب کا غلبہ استعمال	۱۱	حضرت فقیر نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد	۴۱
حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ	۱۲	حضرت مولوی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ	〃
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	۱۷	عمرھا در کعبہ و بت خانہ مے نالد حیات	۴۳
مناقبِ سلطانی پر تبصرہ	۱۸	تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں	〃
حضرت مؤسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۰	عارف سلطان حضرت فقیر	۴۴
حضرت سلطان العارفین کی حضرت مؤسن شاہ	۲۳	میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ .	
کے بارے وصیت		ابتدائی حالات	〃
حضرت محمود مستانہ قادری رحمۃ اللہ علیہ	۲۵	بستی بختاور میں تشریف آوری	۴۵
چند حقائق روشن ہو گئے	۲۸	بستی بختاور کی شہرت کی اصل وجہ	۴۶
حضرت محمود مستانہؒ کی اولاد	۳۲	ملک بختاور کی مخلصانہ گزارش	۴۸
حضرت حافظ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ	۳۳	حضرت فقیر صاحب کی صورت سیرت	۴۹
فیضانِ قادریت کے دریا کا جوش و خروش	۳۴	اور اخلاق و عادات	〃
تجھے کیا خبر کہ کیا ہے نگہِ قلندرانہ	۳۵	حُلیہ ، لباس ، خوراک	〃
بیا جانِ جاناں کہ در انتظارم	۳۶	نشست و برخاست ، اندازِ گفتگو	۵۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عجز و انکساری ۵۰

نام و نمود اور شہرت سے نفرت ۵۱

عبادت و ریاضت، زہد و قناعت ۵۲
اور شانِ استغناء

جاگیر قبول کرنے سے انکار ۵۳

بے ہوشم و با ہوشم بے کارم و با کارم ۵۴

تعلیمات ۵۵

تعویذات اور عملیات سے بے توجہی ۵۶
حضرت فقیر صاحب کا تعویذ

تعویذ یا درسِ توحید ۵۷

ذوقِ سماع ۵۸

وجد و حال کی عجیب کیفیت

حضرت فقیر صاحب کی شہرت اور مقبولیت ۵۹

شیر کا زیارت کے لئے حاضر ہونا ۶۰
میاں غلام کی گذارش

جنگل میں تشریف لے جانا ۶۱

جنگل کے جانوروں کا ہجوم

حضرت فقیر صاحب کا ردِ عمل ۶۲

قوم کچالاکا رقبہ دریا برد

یار پشوری اور یار ملتانی

بیٹھا ہوا وطن میں بھی سالک سفر میں ہے ۶۳

کشف و کرامات ۶۴

بحری جہاز کو گرداب سے بچانا ۶۶

بھکر کی بجائے سکھر ″

مہمان آئے ہیں۔ ۶۷

شاہ صاحب پر وجد و گریہ کی کیفیت ″

ایک ہی رات میں حصولِ مراد ″

کانی گرم کے سادات کی امداد ۶۸

ساداتِ کانی گرم کی فقیر صاحب ۶۹
سے عقیدت

بی بی سیدہ زہرا لالؒ کا پیغام ۷۰

فقیر صاحب کا جواب ″

قرآنِ مجید سے نقد رقم برآمد ۷۱

کنویں کا نام و نشان مٹا دیا۔ ۷۲

دریائے سندھ کی طغیانی اور کٹاؤ ۷۳
کو روکنا

بس او خضرؑ آ۔ رہ او خضرؑ آ ″

ایک باؤلے (چھتے) کو اسمِ ذات ۷۴
جاری کرا دیا۔

دریا میں ڈوبنے سے بچا کر پار لگا ۷۵
دینا

فقیر صاحب کے ہمعصر بزرگ ۷۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت پیر امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۷۶
حضرت فقیر صاحب سے غائبانہ تعلق ۷۷
حضرت فقیر صاحب کا پیغام ۷۷
شاہ صاحب کا جواب ۷۸
حضرت شاہ صاحب کی دعا کا مفہوم ۷۹
حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ ۸۰
فقیر صاحب کا پیغام ۸۰
شاہ صاحب کا جواب ۸۱
حضرت سلطان عطار رحمۃ اللہ علیہ ۸۲
حضرت فقیر صاحب سے فیضیاب درویش ۸۳
حضرت فقیر صاحب کا حلقۂ ارادت ۸۵
ڈھانڈلہ خاندان کی عقیدت ۸۶
جلال خان ڈھانڈلہ کا پس منظر ۸۷
جلال خان پر خاص عنایت کی وجہ ۸۸
دریائے فقر و ولایت میں جوش و خروش ۸۹
جہانے را دگرگوں کردیک مردِ خود آگاہ ۹۰
جلال خان کی اولاد پر شفقت ۹۱
مقدمۂ قتل میں گرفتاری ۹۱
حضرت فقیر صاحب پر جلال طاری ہو گیا۔ ۹۲
کافرا، تو کہاں تک جائے گا۔ ۹۲
ڈھانڈلوں کا پیر کامل ہے ۹۳
ڈھانڈلہ خاندان کے مزید حالات ۹۴
محمد افضل خان کا اظہارِ عقیدت ۹۵
غلام سرور خان کو بشارت ۹۷
محمد اکبر خان کی عقیدت ۹۸
محمد اکبر خان پر قتل کا مقدمہ ۹۸
محمود خان ڈھانڈلہ کی عقیدت ۹۹
حاجی غلام حسن خان ۱۰۰
ڈھانڈلہ خاندان کے بارے میں عجیب خواب۔ ۱۰۱
حضرت فقیر صاحب کا وصال ۱۰۳
تجہیز و تکفین اور جنازہ و تدفین ۱۰۴
مخدوم صاحب اُچ شریف کا اظہارِ افسوس ۱۰۵
صندوقِ جنازہ برآمد کیا گیا۔ ۱۰۵
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ۱۰۵
تین دن تک عام زیارت ۱۰۶
مقبرہ کی تعمیر ۱۰۶
آگ نہ لگنے کی وجہ ۱۰۷
قبرستان میں دفن ہونے والا پہلا مُردہ ۱۰۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فقیر غلام حیدرؒ پر جلال کی کیفیت ۱۰۷
چہرہ منور کر دیا اور خوشبو آنے لگی ۱۰۸
حضرت فقیر صاحب کا ارشاد ۱۰۹
مقبرہ کی تکمیل اور دیکھ بھال 〃
مزارات کا نقشہ ۱۱۰
حضرت فقیر صاحب کے مزار سے حصولِ فیض 〃
میں مظلوم کے ساتھ ہوں . ۱۱۲
مقبرہ کی تعمیرِ نو ۱۱۳
مسجد کی تعمیر 〃
زائرین کی آمد و رفت ۱۱۶
حضرت فقیر صاحب کے تبرکات 〃
دستار مبارک کی برکت سے طغیانی رک گئی ۱۱۷
لوگوں کی بے بسی اور پریشانی ۱۱۸
اولیاء را ہست قدرت از الٰہ 〃
حضرت فقیر صاحب کی اپنی اولاد کو ایک ۱۱۹
نصیحت
فقیر خاندان کی خدمت کرنے والوں کو 〃
بشارت.
حضرت فقیر صاحب کی شان میں منقبت ۱۲۱

حضرت فقیر غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۲
آپ نے تین شرطیں پیش کر دیں. 〃
تینوں شرطیں منظور ۱۲۳
گفتۂ او گفتۂ اللہ بود 〃
کلمہ یار پڑھایا باہو۔ ۱۲۴
قلندر سے ملاقات 〃
توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد ۱۲۶
ولی را ولی مے شناسد 〃
بستی چوہان کا سفر ۱۲۷
اسمِ ذات کا وِرد 〃
حضرت فقیر صاحب کا مقام ۱۲۸
ہم بھی آلِ رسولؐ ہیں. ۱۲۹
سفرِ آخرت . ۱۳۰
حضرت فقیر غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد 〃
حضرت فقیر غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱
حضرت فقیر حاجی قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ 〃
حضرت مولانا حافظ کریم بخش مدظلہ ۱۳۳
تدریسی خدمات 〃
فریضۂ حج کی ادائیگی اور دینی مدرسہ ۱۳۴
کا قیام

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مدرسۃ العلوم الشرعیۃ جامعہ غوثیہ مہریہ ۱۳۵
جامع مسجد کی تعمیر ۱۳۶
حضرت فقیر غلام صدیق رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۷
حضرت فقیر غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ "
باؤلے کا دم ۱۳۸
لوحِ محفوظ است پیشِ اولیاء ۱۳۹
دعا کرتے کرتے وجد میں آگئے "
جذبۂ فقر کا کلام نوشتۂ تقدیر ۱۴۰
بہادل خان پر عتاب ۱۴۱
فقیر غلام احمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۲
فقیر محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۳
حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۴
والد ماجد کی خدمت ۱۴۵
منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمیکنی "
مسجد میں قیام ۱۴۶
ایک آزمائش "
آزمائش رفع ہوگئی ۱۴۷
ہر سال لیلۃ القدر سے مشرف "
آپ کی اولاد کے لئے بشارت
ایک مظلوم کی گزارش ۱۴۸
عجیب و غریب وظیفہ

مقدمہ خارج ہوگیا ۱۴۹
خاندان اور عقیدتمندوں کی تربیت "
مساجد کو آباد رکھنے کی تاکید ۱۵۰
حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۱
کا وصال ۱۳۸
آپ کے تبرکات ۱۳۹
حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۲
کی اولاد .
حضرت فقیر برخوردار رحمۃ اللہ علیہ "
مثنوی شریف سے محبت "
مجذوبانہ گفتگو ۱۵۳
کرامات کا ظہور ۱۵۴
اچانک زبردست بارش آگئی "
پہلوان کی ٹانگ توڑ دی ۱۵۵
انگریز افسر نے اُٹھ کر سلام کیا . ۱۵۶
حضرت مولوی محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۷
یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی "
ذکرِ جہر اور سوز و گداز ۱۵۸
حج کا سفر ۱۵۹
حضرت پیر صاحب گولڑہ شریف سے ملاقات "
جہاز کی روانگی ۱۶۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ح

مدینہ عالیہ میں عجیب خواب ۱۶۱
آپ کے معمولات اور خلقِ خدا کی آمد ۱۶۲
اتباعِ شریعت کا غلبہ ۱۶۲
فقیر محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۳
فقیر اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۴
بزرگوں کی عنایت کا ایک واقعہ ۱۶۴
دعا کی قبولیت کا ایک واقعہ ۱۶۵
فقیر عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۶
فقیر قمرالدین صاحب قمر صدیقی ۱۶۷
حضرت فقیر غلام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ۱۶۸
خلقِ خدا سے شفقت ۱۶۹
جدِ امجد سے عشق و محبت. ۱۷۰
حق گوئی اور صداقت ″
فیصلے کی پیشی ۱۷۱
فقرِ غیور کا اعلانِ صداقت ۱۷۲
وَہُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ″
بھائی کے خلاف حق کی گواہی. ۱۷۳
فقرِ محمدی کے جلوے ۱۷۴
انگریز ڈپٹی کمشنر سے عجیب ملاقات ۱۷۵
قرآن کی آیت سے جواب
آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند ۱۷۷

آدھی رات کے وقت انگریز سیشن ۱۷۸
″ جج کی کوٹھی پر.
سزا میں خصوصی تخفیف ۱۷۹
حضرت مولانا غلام حسن سواگ رحمۃ اللہ علیہ
کا اظہارِ ہمدردی
″ سفرِ آخرت ۱۸۰
جسدِ خاکی صحیح سلامت ″
حضرت فقیر غلام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۱
کی اولاد.
حضرت فقیر حافظ غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ ۱۸۲
تعلیم و تربیت ۱۸۳
گھوٹہ (ملتان) کے مشہور مدرسہ میں داخلہ ۱۸۴
خُوب سے خوب تر کی تلاش ۱۸۵
قادری بزرگ سے ملاقات ۱۸۶
آپ کہیں میرا حکم ہے. ″
حضور قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ
کی زیارت ۱۸۷
اے لقائے تو جوابِ ہر سوال ″
یا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ ایں را تو سپردم ۱۸۹
بیعت ہونے پر والد ماجد کا اظہارِ مسرت ۱۸۹
ستاروں میں چودھویں کا چاند ۱۹۰

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ط

خاندان کے محسنِ اعظم ۱۹۱
آپ کی بیعت پر خاندان کے بعض بزرگوں ۱۹۲
اور عوام الناس کا اظہارِ تعجب "
آپ کی علمی بصیرت ۱۹۴
مسجد کی تعمیر ۱۹۶
متعلقین کی اصلاح و تربیت ۱۹۸
وصالِ پُر ملال ۱۹۹
استاذ العلما حضرت مولانا فیض احمد مدظلہ ۲۰۱
ولادت ۲۰۲
آپ کی پیدائش پر خاندان کے بزرگوں کا "
اظہارِ مسرت .
تعلیم و تربیت ۲۰۳
بیعت و ارادت ۲۰۵
تدریسی خدمات ۲۰۶
جامعہ محمودیہ پیلاں میں آمد ۲۰۷
دربار گولڑہ شریف پر قیام کی فرمائش ۲۰۸
آپ کا اظہارِ معذرت ۲۰۹
حضرت قبلہ بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب "
جلال و ملال آمیز انداز ۲۱۰
سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے "
جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف میں علمی خدمات کا آغاز ۲۱۱
تدریس ۲۱۱
فتویٰ نویسی ۲۱۲
خطابت "
غیر اسلامی نظریات کے خلاف جہاد ۲۱۳
تصنیف و تالیف ۲۱۵
مہرِ منیر کی تالیف ۲۱۷
رؤیائے صالحہ کے ذریعہ اس حکم ۲۱۹
کی غیبی تائید .
شبانہ روز تالیفی مصروفیات اور ۲۲۰
مہرِ منیر کا طلوع .
حضرت قبلہ بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کا "
اظہارِ مسرت و اطمینان
مہرِ منیر کی شہرت و مقبولیت ۲۲۱
فیوضاتِ مدینہ (عربی رسالہ) ۲۲۲
مشائخ کرام کی عنایات ۲۲۴
حضور قبلہ بابوجی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ کرم ۲۲۵
حضرت قبلہ بابوجیؒ کے آپ کے نام ۲۲۶
مکتوباتِ گرامی .
مسلسل لطف و کرم ۲۲۸
قبلہ لالہ جی شہ غلام معین الدین مدظلہ ۲۲۹
و قبلہ شاہ عبدالحق مدظلہ کی عنایت "

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمعصر علماء ومشائخ سے آپ کے روابط ۲۳۰

حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۲

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۳

حضرت خواجہ صوفی نبی بخش ملتانی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۴

صاحبزادہ محمد ابراہیم نقشبندیؒ موسیٰ زئی شریف ۲۳۵

صاحبزادہ غلام محمد نقشبندیؒ سواگ شریف ۲۳۶

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۷

حضرت علامہ عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۹

حضرت علامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۴۰

ملتان میں بعض اکابر مشائخ سے شرفِ ملاقات ۲۴۱

استاذ العلماء کا مسلک اور تعلیمات ″

سفرِ حج وعمرہ وزیارتِ مقاماتِ مقدسہ ۲۴۳

آپ کے متعلق بعض رویائے صالحہ ۲۴۴

آپ کا منظوم کلام ۲۴۶

استاذ العلماء کی اولادِ نرینہ ۲۴۷

استاذ العلماء کے شاگردانِ کرام ۲۴۸

حضرت مولانا سید احمد مدظلہ ۲۵۰

تعلیم وتربیت ″

تدریسی خدمات ″

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام ″

مدرسہ فتحیہ اچھرہ لاہور ۲۵۲

مدرسہ محمودیہ پیلاں ″

شبانہ روز محنت کا صحت پر اثر ۲۵۳

مست گشتم از دو چشمِ ساقی پیمانہ نوش ۲۵۴

حضرت عاشقؒ خان کے مزار پر حاضری ۲۵۵

عملیات وتعویذات وعلومِ فلکیات میں بصیرت ″

اخلاق وعادات ۲۵۶

آپ کی اولادِ نرینہ ″

حضرت مولانا مشتاق احمد چشتی مدظلہ ۲۵۷

تعلیم وتربیت ″

جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف میں داخلہ ۲۵۸

تحصیلِ علوم سے فراغت ۲۵۹

تدریسی خدمات ″

مدرسہ انوار العلوم میں تدریس کی پیش کش ۲۶۰

اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ ۲۶۱

اسلامی یونیورسٹی میں بطور ریسرچ سکالر ″

آئینِ جوانمرداں حق گوئی وبے باکی ۲۶۲

شیخِ طریقت کا اظہارِ مسرت ۲۶۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ک

اسلامی یونیورسٹی سے واپسی ۲۶۵
مدرسہ انوار العلوم ملتان میں بحیثیت صدر المدرسین ″
تدریسی خدمات ۲۶۶
غزالیٔ زماں کی نظر میں آپ کا علمی مقام ″
اصولِ تفسیر و تاریخِ تفسیر ۲۶۷
نشری تقریریں۔ ۲۶۸
آپ کا تبحرِ علمی اور وسعتِ مطالعہ ″
تصنیف و تالیف ۲۶۹
مقامِ سنّت ″
جمع و تدوینِ قرآن ″
حضرت قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ عنایت ۲۷۰
مجلسِ سماع میں وجد و حال۔ ۲۷۱
زیارتِ حرمین شریفین و مقاماتِ مقدسہ ۲۷۲
آپ کی اولادِ نرینہ ″
حضرت فقیر امیر محمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۳
فقیر حافظ صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ ″
حضرت فقیر مرید احمد رحمۃ اللہ علیہ ۲۷۵
یادِ یارم شعلم افگندہ بجاں ۲۷۶
عشقِ رسولؐ کی بے تابیاں ۲۷۸
وجد و حال کا حیرت انگیز منظر ۲۷۹
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ۲۷۹
کارسازِ ما بہ فکرِ کارِ ما ۲۸۱
نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی۔ ″
حسنِ خاتمہ کا عجیب منظر ۲۸۴
دمِ آخر نمائی جلوۂ دیدارِ جانی را ″
حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے حوالے ۲۸۵
فقیر حاجی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۶
پیدائش اور تعلیم و تربیت ″
معاشرتی صلاحیت اور معاملہ شناسی ۲۸۷
اسلامی نظریات و عقائد سے وابستگی ۲۸۸
مذہبی تحریک میں نمایاں خدمات ۲۸۹
علاقائی سیاست میں مضبوط کردار ۲۹۰
متفرق حالات و خصوصیات ۲۹۱
علالت کے ایام اور انتقال ۲۹۳
فقیر ممتاز احمد چشتی عفی عنہ ۲۹۵
حصولِ علم کے لئے دربار گولڑہ شریف ″
پر حاضری۔
ایں سعادت بزورِ بازو نیست ۲۹۶
اسباق میں شرکت اور استاذِ محترم کی شفقت ″
تعلیمی کیفیت پر استاذِ محترم کا اظہارِ مسرت ″
شیخِ طریقت سے اسباق کا افتتاح۔ ۲۹۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گولڑہ شریف کے شب و روز اور تعلیمی مصروفیات ۲۹۷

سعادت اور نیک بختی کی نشانی ۲۹۸

گولڑہ شریف کا عرصۂ تعلیم اور آخری اسباق ۲۹۹

اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں داخلہ ۳۰۰

دامنِ دِل میکشد سوئے کسے ۳۰۱

قبلہ لالہ جی مدظلہ کے مکتوبِ گرامی کا اقتباس ۳۰۳

غزالیٔ زماں علامہ کاظمیؒ سے اکتسابِ علم 〃

علوم و فنون کے انتہائی اسباق اور سالانہ امتحان ۳۰۴

ملتان کا شانہ بحرِ رومی پر قیام ۳۰۵

مدرسہ انوار العلوم میں تدریسی خدمات ۳۰۷

جامع مسجد انوار العلوم میں خطابت ۳۰۹

شاہی عیدگاہ میں خطابت کی اضافی ذمہ داری 〃

تحریکِ ختمِ نبوّت میں عظیم الشان اجتماع سے خطاب ۳۱۰

غزالیٔ زماں کی علمی و تحقیقی مجالس میں حاضری ۳۱۲

ریڈیو پاکستان سے نشری تقریریں ۳۱۲

شعر و سخن سے لگاؤ ۳۱۳

حکایت از قدِ آں یارِ دلنواز کنیم ۳۱۴

از ما بجز حکایتِ مہر و وفا مپرس ۳۱۵

سعدیؒ صاحب کیا فرماتے ہیں. ۳۱۷

دِلا در وفا باش ثابت قدم 〃

مثنوی شریف پڑھنے پڑھانے کی تاکید ۳۱۸

قبلہ بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبِ گرامی ۳۲۰

کا اقتباس .

صاحبزادہ نصیر الدین نصیر مدظلہ کی عنایات 〃

زیارتِ حرمین شریفین و مقاماتِ مقدسہ ۳۲۱

راقم الحروف کی اولادِ نرینہ ۳۲۲

فقیر حافظ محمد نواز سلمہ 〃

حضرت فقیر حافظ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ ۳۲۴

گھوٹہ (ملتان) کے درس میں داخلہ ۳۲۵

علاقہ سرحد میں دینی خدمات 〃

آپ کی وفات . 〃

آپ کی اولادِ نرینہ ۳۲۶

فقیر عبدالرحیم صاحب 〃

حضرت مولانا احمد حسن سلمہ ۳۲۷

حضرت مولانا بشیر احمد سلمہ ۳۲۹

حضرت فقیر نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ۳۳۰

آپ کی وجہ سے احمد خان ڈھانڈلہ پر عتاب 〃

فقیر حافظ غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ ۳۳۱

فقیر حافظ غلام اکبر رحمۃ اللہ علیہ ۳۳۲

فقیر خاندان کی دینی خدمات 〃

مسلکِ اہل السنۃ والجماعۃ کا تحفظ ۳۳۴

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

م

بستی سنجتاور میں سنّی شیعہ مذہبی اختلاف کا پس منظر ۳۳۵

مذہبی اختلاف کی ابتدا ۔ ″

بستی سنجتاور میں سنّی شیعہ تصادم ۳۳۶

فقیر خاندان کے بزرگ قید و بند میں ۔ ۳۳۷

بستی سنجتاور میں مجلس کے انعقاد پر پابندی ″

نقل فیصلہ صلحنامہ مابین سنی و شیعہ ۳۳۸

مسٹر اے جی سٹیفنز کا فیصلہ ″

مسٹر پنڈت جانکی ناتھ کا فیصلہ ۳۳۹

پورے چالیس سال قیامِ امن ۳۴۰

سنّی شیعہ اختلافی محاذ ۳۴۱

ضلعی و ڈویژنل انتظامیہ کی فوری مداخلت ″

شیعہ پولیس افسر معطّل ۳۴۲

بستی سنجتاور میں ضلعی و ڈویژنل انتظامیہ کا طویل قیام ۔ ″

ہلاکت خیز تصادم کا خطرہ ۳۴۳

انتظامیہ کی پُرزور گزارش ″

شیعوں پر زبردست لاٹھی چارج ۳۴۴

بزرگوں کے روحانی تصرّف کا عجیب کرشمہ ″

پیر صاحب گولڑہ شریف کا خصوصی تعاون ۔ ۳۴۵

خواجہ نظام الدینؒ تونسوی کا تعاون ۳۴۶

ڈھانڈلہ خاندان کا تعاون ۔ ″

پانچ سال تک پُرسکون حالات ۳۴۷

سول عدالت میں اہلسنّت کا دعویٰ ″

شیعہ کا اپنے عقیدہ سے انحراف کا اظہار ۔ ۳۴۸

عدالتی فیصلہ کے خاص پوائنٹ ۳۴۹

عدالتی فیصلوں کا تجزیہ ۳۵۰

عدالتی فیصلہ کی خلاف ورزی کی ناکام کوشش ۔ ۳۵۱

شیعوں کے نئے اقدام سے تصادم ″

″ کا شدید خطرہ ۔

شیعوں کی طرف سے نقضِ امن کی تازہ ترین ناکام کوشش ۔ ۳۵۲

شیعوں کی مصالحتی کوشش ۔ ۳۵۳

قیامِ امن میں ضلعی انتظامیہ کی دلچسپی ۳۵۴

″ تعزیراتِ پاکستان ایکٹ میں ۳۵۵

عقائدِ اہلسنّت کا تحفظ ″

مذہبی تحریک میں مسلسل احساسِ ذمہ داری ۳۵۶

فقیر خاندان کے معاشی حالات ۳۵۷

تکمیلِ کتاب پر اظہارِ تشکر ۳۵۸

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلّف

بستی بخت اور موضع ڈھانڈلہ ضلع بھکّر میں تقریباً ڈیڑھ سو سال سے ایک علمی، روحانی اور درویش خاندان آباد ہے جس کے بزرگوں کی دینی خدمات اور فقر و علم سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہوئے۔ ارواحِ طیّبہ کی برکت سے آج بھی یہ خانوادہ اکابر کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے علم و فقر کا چراغ روشن کیے ہوئے ہے۔ آٹھ دس پشتوں سے اس درویش خاندان میں علم و فقر کا مسلسل فیضان اور اِس گئے گزرے دَور میں اکابر کے فقر و علم کی جھلک کا پایا جانا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔

یہ امر ضرور باعثِ تعجّب ہو گا کہ اِتنے بڑے علمی و روحانی خاندان کے حالات و کوائف کو باقاعدہ ضبطِ تحریر میں نہ لایا گیا اور لوگوں کو اِس کی دینی خدمات سے آگاہ نہ کیا گیا۔ اس بارے میں گزارش ہے کہ چند وجوہ کی بنا پر اس طرح نہ ہو سکا۔

۱:۔ سلسلۂ عالیہ قادریّہ اویسیّہ سے منسلک یہ بزرگانِ دین اپنے کمالات کو انتہائی حد تک چھپاتے اور اخفائے حال میں اِس قدر مبالغہ فرماتے کہ لوگوں کے شدید اصرار کے باوجود عام بیعت نہ فرماتے چنانچہ ان حضرات کے دَور میں شہرت و اشاعت کی کوئی بھی صُورت مشکل تھی۔

۲:۔ دیہات کا یہ علاقہ نہایت پسماندہ تھا جہاں مواصلات اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذرائع ابلاغ کا سراسر فقدان تھا۔ تعلیم و تحریر اور نشر و اشاعت کے عوامل کی شدید قلت تھی اور اس بارے میں کوئی اقدام مشکل تھا۔

۳:۔ اس خاندان کے تمام بزرگ اپنے اکابر کی روش پر قائم رہے اور کبھی کسی طرح شہرت اور اشاعت کو پسند نہ فرمایا اور کسی بھی مخلص عقیدت مند کی ایسی کوشش کی حوصلہ افزائی نہ کی بلکہ سختی سے منع فرما دیا اس لئے کسی کو اس بارے جرأت نہ ہو سکی۔

۴:۔ اِن بزرگوں کے حالات اور کمالات پر مبنی کوئی تحریری مواد محفوظ نہ تھا اور معلومات کو یکجا کرنے کے لئے جن عوامل کی ضرورت ہوتی ہے اُنکی طرف بعض مجبوریوں کی وجہ سے توجہ نہ ہو سکی۔

۵:۔ حالات اور کمالات پر مواد کے کسی حد تک مہیّا ہونے یا اس کی توقع کے باوجود اس کی اشاعت میں اخراجات کا برداشت کرنا بھی اس سلسلے میں کافی حد تک مانع ثابت ہوا ہے۔

۶:۔ سب وجوہات میں بنیادی اور اصلی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ہر کام کا وقت مقرّر ہے جب وہ وقت آتا ہے تو تمام رکاوٹیں دور ہو جاتی ہیں اور اسباب و ذرائع پیدا ہو جاتے ہیں۔ جنکی وجہ سے کام پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر ان بزرگوں کے حالات و کمالات کی نشر و اشاعت تو نہ ہو سکی مگر اتنا ضرور ہے کہ اس بارے میں مواد کسی نہ کسی صورت میں محفوظ رہا اگرچہ بعض صورتیں ہمارے علم میں نہ آسکیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے مقبول بندوں کے تاریخی حالات کو ضائع ہونے سے بچا لیا اور اُن کے تحفظ کی صورت پیدا فرمائی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس درویش خاندان کے حالات کا بہت سا حصّہ بزرگوں کی پختہ پے درپے روایات اور کثیر تعداد لوگوں کے مشاہدات پر مبنی ہے طویل عرصے سے علاقے اور آس پاس کے ہزاروں لوگ ان حالات کے راوی اور شاہد ہیں جن کی مسلسل سینہ بہ سینہ روایات سے یہ حالات درجۂ شہرت تک پہنچ جاتے ہیں۔

آج سے کوئی پندرہ بیس سال پہلے اتفاقاً حضرت سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور و مستند سوانح حیات "مناقب سلطانی" کا ایک قلمی نسخہ دیکھنے میں آیا۔ یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی گئی اور لکھنے والے بزرگ حضرت سلطان حامد رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا سلسلۂ نسب چار واسطوں سے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ تک جا پہنچتا ہے۔ دیکھا تو اس کتاب میں ہمارے خاندان کے بزرگوں کے کافی سارے حالات درج تھے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ وہ منگوالیا اور مزید تسلّی ہو گئی کہ الحمدللہ ہمارے بزرگوں کے حالات مشائخ قادریّہ کی سوانح حیات میں ضمناً تفصیل کے ساتھ زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکے ہیں۔ چونکہ ہمارے خاندان کا نسبی تعلق بلوچ قبائل کے ایک مشہور قبیلہ "چانڈیہ بلوچ" سے ہے اس لئے ماہنامہ "بلوچی دُنیا" قصرالادب جگووالہ براہ لودھراں ضلع ملتان کے اربابِ نشر و اشاعت کے اصرار پر عمِ محترم مولانا مشتاق احمد صاحب چشتی نے چند صفحات پر مشتمل مضمون لکھ بھیجا جو اکتوبر ۱۹۶۲ء کے رسالے میں شائع ہو گیا۔ گویا ہماری طرف سے اپنے بزرگوں کے حالات کی تحریری اشاعت میں یہ پہلی کوشش تھی۔ حضور قبلۂ عالم قطب الارشاد سیّدنا پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی معرکۃ الآرا سوانح حیات "مہر منیر"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے باب کرامات میں کچھ روایات کے ضمن میں بھی ہمارے خاندان کے بزرگوں کے کچھ حالات درج ہوئے اور "مہر منیر" کے تازہ ایڈیشن میں استاذ العلماء حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ مؤلف "مہر منیر" د مفتی و خطیب دربار عالیہ گولڑہ شریف کے تعارفی صفحات میں ہمارے بزرگوں کے مزید حالات بھی درج کئے گئے اس طرح ایک بہت مشہور و معروف مستند کتاب میں ہمارے بزرگوں کا مختصر تذکرہ محفوظ ہو گیا۔

کافی عرصہ پہلے سے میرا یہ خیال تھا کہ جب اس قسم کے کچھ اسباب پیدا ہو چکے ہیں تو اب ہمت نہیں ہارنا چاہیئے۔ اور اپنے بزرگوں کے حالات کو یکجا کر کے ایک کتاب کی صورت میں شائع کرا دینا چاہیئے۔

میرے اس خیال کو عملی جامہ پہنانے میں والد گرامی فقیر غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نے معلومات فراہم کر کے اور چھوٹے بھائی عزیز حافظ محمد نواز نے مسلسل یاد دہانی کے ذریعے کافی حد تک اعانت کی۔ خاندان کے بعض باکمال بزرگوں کی زیارت کا شرف بھی بندہ کو حاصل ہے۔ ان کے علم و تقویٰ اور فقر و درویشی کا جو نقشہ میرے ذہن میں ہے اس نے بھی اس کام میں میری حوصلہ افزائی کی۔

تعلیم کے عام ہونے اور حالات کے بدلنے سے معاشرے میں شعور و احساس کے عوامل نے نئی نسل اور عقیدت مندوں کو یہ جذبہ عطا کیا کہ وہ ان بزرگوں کے کمالات اور حالات سے آگاہ ہونے کیلئے روحانی تشنگی اور بیقراری کا اظہار کرنے لگے۔ ان وجوہات کی بنا پر مجھ ناچیز نے اس ذمہ داری کو قبول کرنے کا ارادہ کر لیا اور عدم صلاحیت کے اعتراف کے ساتھ یہ کام شروع کر دیا۔ ارواح طیبہ کی توجہات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا اور میری حقیر کوشش اس جمود کو توڑنے میں کامیاب ثابت ہوئی جو عرصۂ دراز سے طاری تھا۔

حضرات عارفین کے تذکرہ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بندہ اس تالیف کو "انوار العارفین" کے نام سے موسوم کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے طفیل اسے مفید اور نافع بنائے۔

فقیر خاندان کے نوجوانوں اور نونہالوں سے میں خاص طور پر گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے بزرگوں کے حالات و کمالات کو پڑھ کر "پدرم سلطان بود" کے مطابق بزرگی اور صاحبزادگی کے زعم میں ہرگز مبتلا نہ ہوں۔ بلکہ ان حضرات کی سیرت اور تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور عملی زندگی میں ان کے اوصاف و اخلاق کی پاکیزہ جھلک پیدا کریں۔

حضرات عارفینِ کرام کے عقیدت مندوں اور متعلقین سے میں تاکیدی گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ان حضرات کے کشف و کرامات کے بیان پر اکتفا نہ کریں بلکہ ان کی سیرت و تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

خاکپائے اہلِ محبت

فقیر ممتاز احمد چشتی عفی عنہ

بستی بختاور موضع ڈھانڈلہ ضلع بھکر

حال خطیب و مدرس مدرسہ انوار العلوم

کچہری روڈ۔ ملتان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تقریظ

— از —

استاذ العلماء حضرت مولانا فیض احمد مدظلہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اَمَّا بعد

زیرِ نظر کتاب انوار العارفین کی تالیف سے عزیز گرامی مولانا ممتاز احمد چشتی صاحب جزاہ اللہ خیر الجزاء کا اصل مقصد کچھ مقبولانِ خدا کے حالات، اخلاق اور تعلیمات سے عام مسلمانوں کو عموماً اور ان حضرات کی اولاد اور متعلقین کو خصوصاً روشناس کرانا ہے تاکہ ان میں اتباع کا جذبہ پیدا ہو۔ اگرچہ اس مقصد کے ضمن میں نسبی تعلق کی بنا پر مجھ کمترین گنہگار اور ان حضرات کی دیگر اولاد کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ گویا یہ بھی سنّتِ الٰہیہ پر عمل کی ایک صورت ہے کیونکہ سورۂ طور کی آیت ۲۱ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم آخرت میں مومنین صالحین کی اس اولاد کو جو ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کرے ان کے ساتھ لاحق فرمائے گا لہٰذا بزرگوں کے ذکرِ خیر میں اولاد اور خاندان کا تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے اور سیرت و سوانح کے عام معمول کے مطابق ہے آیت مذکورہ کی بشارت ضمناً ان عقیدتمندوں کو بھی شامل ہے جو ان حضرات کے ساتھ محبت رکھتے ہوئے ان کی اتباع کریں۔ حدیث پاک سے بھی اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔ ارشادِ نبوی ہے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔ اس میں شک نہیں کہ مقبولانِ خدا کی محبت بڑی نعمت ہے لیکن اس کی بھی شرعی حد ہے۔ خدانخواستہ اگر اس سے تجاوز کیا جائے تو پھر یہی محبت موجبِ نقصان ہے۔ اہلِ کتاب بھی محبتِ الٰہی کے بڑے دعویدار تھے اور کہا کرتے تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور محبوب ہیں۔ محبت میں غلو سے کام لیتے ہوئے انہوں نے حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ ڈالا۔ نیز وہ اس بات کے بھی مدعی تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نعوذ باللہ ان کے مسلک پر تھے مگر قرآنِ مجید نے ان کے بلند بانگ دعاوی کی پُرزور تردید کی اور انہیں گمراہ اور مغضوب علیہ کہکر مسلمانوں کو ان کی روش سے احتراز کرنے کی تاکید فرمائی۔ پس وہ لوگ جو اہل بیت کرام کی محبت کے مدعی ہیں اور اس پر اجارہ داری کو اپنا طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں ٹھنڈے دل سے غور کریں کہ ان کی محبت قرآن و حدیث اور اہلبیت کرام کی سیرت و تعلیمات کے آئینے میں کس حد تک درست ہے۔ اسی طرح بزرگانِ دین سے محبت و عقیدت کے مدعی بھی اپنے کردار و عمل پر غور کریں کہ عملی طور پر وہ کس حد تک ان کی محبت کے تقاضے پورے کر رہے ہیں۔ اس موضوع کی وضاحت کے لئے حضور قبلہ عالم گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفِ لطیف "تصفیہ مابین سنی و شیعہ" کے آخر میں درج ضروری تنبیہ کے عنوان کا اقتباس ملاحظہ ہو۔

"اللہ کے نیک بندوں کی محبت خدا کے قرب کے ذرائع سے ہے اس کے باوجود اگر حد سے بڑھ جائے یعنی ان ہی نیک بندوں کو معبود بنالیا جائے یا ان کو مستقل تصرف کرنے والے سمجھ لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کی شرکت کے بغیر جہان کا انتظام نہیں چلا سکتا جیسے سلاطین و امراء اپنے نائبین حکام کے بغیر سلطنت کا انتظام نہیں چلا سکتے اور انکی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں تو یہی محبت موجبِ شرک ہو جائیگی اور وہی محبت مشرک اور ناقابلِ مغفرت ہو جائے گا لہٰذا حبّ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہلبیت و مقبولانِ خدا، صاحبِ اعتدال اور صراطِ مستقیم پر قائم رہنے والوں کے لئے تو مفید و موجبِ کمال ہوئی لیکن افراط و تفریط کرنے والے دونوں فریق منجملہ گمراہوں کے ہوئے۔"

یہ تقریب کتاب "انوار العارفین" کا تجزیہ اور اس پر تبصرہ تو نہیں اور میرے خیال میں اس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اندازِ تالیف مؤلف کی علمی و ادبی شان پہ گواہ ہے اور تالیف محتاجِ تعریف نہیں۔

ع مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

تاہم تالیف کے اصل مقصد میں یہ سطور انشاء اللہ ضرور معاون ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ مؤلفِ گرامی، قارئین کرام اور تعاون کرنے والوں کے لئے یہ کتاب موجبِ نفع دارین بنائے اور انہیں مع اہل و عیال ہمدان کے اپنے مخلص کامل بندوں کے صدقے اپنی مغفرت و رحمتِ بے کراں سے نوازے۔ آمین۔

بندۂ پر تقصیر فقیر فیض احمد غفرہ الصمد
مقیم دربار گولڑہ شریف
۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۹ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے خاندان کے ابتدائی حالات

ہمارے بزرگ بلوچ قبائل کے ایک مشہور قبیلہ چانڈیہ بلوچ سے تعلّق رکھتے ہیں۔ بلوچ قبائل جرأت و شجاعت، غیرت و حمیّت، مہمان نوازی اور سپہ گری میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ پاکستان میں بلوچ قبائل کثرت سے آباد ہیں چنانچہ وطنِ عزیز کے صوبہ بلوچستان کی وجہ تسمیہ یہی لوگ ہیں۔ پاک فوج میں بلوچ رجمنٹ کا قیام اس قوم کی شجاعت اور بہادری کے زندہ جاوید کارناموں کی مستقل یادگار ہے۔ تاریخ میں بلوچ اقوام کے بارے بڑا ضخیم مواد ملتا ہے۔ جو ان کی مذہبی، سیاسی اور معاشرتی خوبیوں کو اجاگر کرتا ہے۔ بلوچ قبائل میں چانڈیہ بلوچ قبیلے کو خاص شہرت حاصل ہے۔ چانڈیہ بلوچ قبیلہ اُن چوالیس بلوچ قبائل میں شامل ہے۔ جو حلب (شام) سے ہجرت کر کے مکران آئے تھے۔ طویل عرصہ بعد بلوچ قبائل نے جب سندھ کی طرف رُخ کیا تو چانڈیہ بلوچ قبیلہ کے لوگ دریائے سندھ کے وسیع بالائی علاقے میں پھیل گئے اور طویل و عریض خطّۂ ارض پر قابض ہو گئے۔ یہ علاقہ ریاست چانڈکو شمالی کہلانے لگا۔ اور تیرہ پشتوں تک اس ریاست پر چانڈیہ بلوچوں کا اقتدار قائم رہا۔ ۱۲۰۴ھ میں نواب میر مبارک علی خان چانڈیہ مزاریوں کے ساتھ جنگ میں شہید ہو گئے تو نواب میر حیدر علی خان سوئم، چانڈیہ قوم کو لے کر دریائے سندھ کے جنوبی کنارے آ گئے۔ نوابانِ چانڈیہ نے اپنے مرکز پکا چانڈیہ ضلع سکھر کو مسکن بنا لیا اور مختلف چانڈیہ گروہوں کو جمع کرنے کی کوشش کی۔ مگر چانڈیہ بلوچ سندھ کے علاقے سے دِل برداشتہ ہو کر ہجرت کرنے لگے۔ کچھ لوگ میر پور ماتھیلو اور گھوٹکی کے علاقے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں ٹھہر گئے اور بہت سے چانڈیہ بلوچ ٹھٹھہ، رحیم یار خان، ملتان، مظفر گڑھ اور جھنگ کی طرف ہجرت کر گئے۔ تاریخی قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خاندان کے بزرگ جنگ و جدال کی شورش سے بہت پہلے، ہجرت کر چکے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ کافی عرصہ پہلے جزوی بدامنی اور بے چینی سے مستقبل بعید کے خطرناک حالات کو بھانپ کر ان حضرات نے ترکِ وطن کا ارادہ کیا ہو۔ قرینِ قیاس یہی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے بارہویں صدی ہجری کے نصف سے کچھ پہلے یا بعد سندھ کے علاقے سے ہجرت کی اور صوبہ سرحد کے علاقہ ڈیرہ اسماعیل خان میں دریائے سندھ کے کنارے پرانی بستی ڈھانڈلہ میں آباد ہوئے۔ یہ جگہ بستی بختاور سے مغرب کی جانب دس بارہ میل کے فاصلے پر تھی۔ اسی پرانی بستی ڈھانڈلہ سے ہمارے بزرگوار حضرت میاں محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ نے رُوحانی فیض حاصل کرنے کے لئے سندھ کا طویل سفر اختیار کیا اور حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اعظم حضرت مخدوم سیّد سوسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو کر جذب و ولایت کی دولت حاصل کی اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔
اِن واقعات کی تفصیل عنقریب آئے گی۔

چانڈیہ بلوچ قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ بھکّر کے علاوہ لیّہ، کروڑ اور دوسرے شہروں اور دیہات میں بھی سکونت رکھتے ہیں۔ بستی بختاور کے آس پاس بستی چانڈیہ، کچی چانڈیہ اور دوسرے کچھ دیہات میں چانڈیہ بلوچ قبیلہ کے لوگ آباد ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبیلے پر لقب کا غلبۂ استعمال

ہمارے بزرگوں کے علم و فقر اور روحانی کمالات کی وجہ سے فقیر کا لقب اس قدر مشہور ہوا کہ ہماری قبائلی پہچان پر غالب آگیا۔ صرف ہمارے بزرگوں کے نام کے لئے فقیر کا لفظ لازمی جزو نہیں بلکہ خاندان کے ہر فرد کے نام کے ساتھ یہ لفظ ضرور بولا جاتا ہے۔ پورے علاقہ میں بستی بخت اور کا فقیر خاندان اس قدر مشہور ہے کہ ہماری علاقائی پہچان یہی لفظ بن گیا ہے۔ اور سچ پوچھیں تو یہی لقب ہمارے لئے امتیاز کا باعث ہے۔ جس کی وجہ سے چانڈیہ قبائل کے لوگ بھی ہمارا احترام کرتے ہیں اور ہمیں صرف قومی بھائی خیال نہیں کرتے۔ اس کتاب میں فقیر کا لفظ کثرت سے استعمال ہوگا جس سے یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ہم فقیری اور بزرگی کا چرچا کر رہے ہیں بلکہ خاندانی امتیاز اور پہچان نیز عرفِ عام اور رواج کے پیشِ نظر ایسا کرنے سے کوئی چارہ نہیں رہا۔ ہمارے بزرگوں کی خانقاہ بھی "دربار فقیر صاحب" کے نام سے مشہور ہے۔

میدانِ عشق و محبت اور قربِ الٰہی کی منزل میں ویسے بھی قومی اور قبائلی تعارف کا حجاب اٹھ جاتا ہے۔ اور وحدت کا رنگ غالب آجاتا ہے عارف جامی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں۔

بندۂ عشق شدی ترکِ نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

بزرگوں کا تذکرہ شروع کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے بانی اور مرکزِ اعلیٰ حضور غوث اعظم پیرانِ پیر محبوبِ سبحانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر تبرک کے طور پر کر دیا جائے۔ ہمارے بزرگوں کو بلکہ خاندان کے سب افراد کو جناب کی ذاتِ بابرکات سے بے حد عقیدت اور نیاز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری خوش نصیبی اور سعادت ہے۔ اس پاک اور عظیم الشان نسبت پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ میں اس کتاب کو انوارِ غوثیت سے منوّر کرنے کی غرض سے حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا مقدس تذکرہ شاملِ کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

حضور غوثِ اعظم پیرانِ پیر محبوبِ سبحانی سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ

حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت علاقہ جیلان (فارس) میں ہوئی۔ آپ کا سنِ ولادت ۴۷۰ھ ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب والد ماجد حضرت سید ابو صالح موسیٰ کی جانب سے سیدنا امام حسن علیہ السلام سے جا ملتا ہے اور والدہ ماجدہ ام الخیر امۃ الجبار سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے سیدنا امام حسین علیہ السلام سے جا ملتا ہے۔ آپ حسنی اور حسینی سید ہیں۔

اٹھارہ سال کی عمر میں آپ بغداد تشریف لائے۔ راستے میں ڈاکوؤں نے قافلے پر حملہ کر کے سامان لوٹ لیا۔ آپ نے انہیں بتایا کہ میرے پاس بھی چالیس دینار ہیں۔ اور تمہارے پوچھنے پر اس لئے بتا رہا ہوں کہ والدہ ماجدہ نے سچ بولنے کی وصیت فرمائی تھی۔ یہ سن کر تمام ڈاکو رونے لگے، آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتے ہوئے سارا سامان واپس کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے بن گئے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔ پچیس سال تک عراق کے جنگلوں میں مجاہدہ کیا اور ہر رات ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر قرآن مجید ختم کیا۔

آپ کی مجلسِ وعظ میں ستّر ہزار کا مجمع ہوتا۔ چار سو کاتب آپ کے وعظ کو لکھتے۔ لاکھوں افراد نے آپ سے فیض حاصل کیا اور دینِ اسلام کی عظیم الشان خدمات کی بنا پر آپ دنیائے اسلام میں محی الدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کو تمام اولیائے کرام میں سب سے زیادہ شہرت اور مقبولیّت حاصل ہوئی۔ لوگ آپ کو غوثِ اعظم، غوث الثقلین غوثِ پاک۔ پیرانِ پیر، پیر دستگیر اور محبوبِ سبحانی کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ عوام الناس آپ کو گیارہویں والا پیر کہتے ہیں۔

سیرتِ نبوی کے بعد آپ کی سیرت پر جتنا لکھا گیا ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ ہر زمانے کے علمائے کرام اور بزرگانِ دین نے آپ کے کمالات کو بیان کیا ہے۔

آپ کے حالات پر سینکڑوں مستند کتابیں لکھی گئی ہیں۔ جنکے مصنّفین میں امام قسطلانیؒ، حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ، علامہ شطنوفیؒ، ملّا علی قاریؒ علامہ عبدالغنیؒ نابلسی اور شیخ عبدالحقؒ محدّث دہلوی جیسے بزرگ علماء شامل ہیں۔

طریقت کے تمام سلسلوں کے پیشوا آپ سے فیضیاب ہیں۔ چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی حضرت شیخ ابومدین مغربی اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ عنہم جیسے بزرگوں نے بھی آپ سے فیض حاصل کیا اور آپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عظمت اور برتری کو تسلیم کیا۔

ایک مرتبہ مجلسِ وعظ میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمایا۔

قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ

میرا یہ قدم تمام اولیائے کرام کی گردن پر ہے۔

یہ فرمان سُن کر مجلس میں موجود پچاس اولیائے کرام نے گردنیں جھکا دیں اور آپ نے اُنکی گردن پر اپنا قدم رکھا۔

رُوئے زمین کے تمام اولیائے کرام نے جہاں پر بھی وہ تھے آپ کا یہ فرمان سنا اور اپنی گردنیں جھکا دیں۔

یہ آپ کی بہت بڑی کرامت ہے کہ قیامت تک آنے والے تمام اولیائے کرام آپ کے قدم کے نیچے گردن جھکاتے ہیں۔

حضرت مجدّد الفِ ثانی فرماتے ہیں کہ قیامت تک آنے والے تمام اولیائے کرام کو حضرت غوث پاک قدس سرّہٗ کے وسیلے سے فیض حاصل ہوتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی فرماتے ہیں کہ سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد مقامِ جذب و ولایت میں سیّدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرّہٗ کا قدم سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ وقت کے بادشاہ اور حکمران آپ سے خوف کھاتے اور عام لوگوں کی صف میں کھڑے ہو کر آپ کی مجلس میں زیارت کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ کبھی کسی بادشاہ اور وزیر کے پاس چل کر نہ گئے اور نہ ہی کسی بادشاہ اور وزیر کو ملاقات کا خاص وقت دیا۔ آپ کی تصنیفات میں فتوح الغیب اور غنیۃ الطالبین کو بڑی شہرت حاصل ہے۔ آپ کے منظوم کلام میں قصیدہ غوثیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



درگاہِ حضرت غوث پاک پیرانِ پیر محبوبِ سبحانی قدس سرہ کی جامع مسجد الجیلانی
بغداد شریف میں بائیں جانب صاحبزادہ سید نصیر الدین نصیر گولڑوی مدظلہ نماز کی انتظار میں۔
آپ کے ساتھ انوار العارفین کے مؤلف اور دوسرے عقیدتمند بھی نظر آرہے ہیں۔
۱۹۸۹ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بہت مشہور ہے۔

گیارہویں شریف کے نام سے ہر مہینے آپ کا عرس منایا جاتا ہے۔

آپ نے اکانوے سال کی عمر میں ۵۶۱ھ گیارہ ربیع الثانی کو وصال فرمایا۔

آٹھ نو سو سال کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بغداد شریف میں آج بھی آپ کا دربار مرجعِ خلائق ہے۔ جہاں ہر وقت زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔ آپ کی درگاہ پر عظیم الشان جامع مسجد، بہت بڑا دینی مدرسہ اور وسیع لنگر خانہ قائم ہے۔ زائرین کی رہائش کے لئے سینکڑوں مکانات موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی سچی محبت عطا فرمائے اور آپکی غلامی نصیب فرمائے۔

سگِ درگاہِ میراں شو چو خواہی قربِ ربّانی
کہ بر شیراں شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی

حضور غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ والاصفات کے ساتھ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کو جو والہانہ عشق و محبت اور کمال درجے کی عقیدت و نیاز ہے۔ اس کا بیان تحریر میں نہیں آسکتا۔ اسے اگر آپ کا ایک عظیم امتیازی کمال کہا جائے تو بالکل بجا ہوگا۔ آپ کی اس خصوصی عظمتِ شان کے پیشِ نظر اور اس بنا پر کہ ہمارے بزرگوں نے آپ کے خلیفہ حضرت موسن شاہ گیلانیؒ سے فیض حاصل کیا۔ آپ کا ذکرِ خیر اس کتاب میں ضروری ہو گیا ہے۔ اسلئے مختصر طور پر آپ کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

O

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سُلطان العارفین سُلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ قادریہ سروریہ کی عظیم الشان شخصیت ہیں۔ آپ فقر و ولایت کا روشن آفتاب ہیں۔ اور جذب و معرفت کا دریائے ناپیدا کنار ہیں۔

سیّد السّادات سیّدنا عبدالرحمٰن قادری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مرشدِ طریقت ہیں حضور غوثِ اعظم پیرانِ پیر محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی آپ پر خاص نظرِ شفقت و عنایت ہے جس کا برملا اظہار آپ اپنی کتابوں اور منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ آپ کے تصرّفات اور کرامات بے شمار ہیں۔ آپ کی شہرت اور مقبولیت عروج پر ہے۔ آپ کا کلام حقیقت و معرفت عشق و محبّت اور اسرار و رموز کا خزانہ ہے۔ آپ کے ابیات میں زبردست تاثیر ہے۔ اور آپ کے ذکرِ خیر میں ایک خاص سرور اور اطمینان ہے۔ آپ نے لاکھوں انسانوں کو معرفت کا درس دیا۔ کئی مشہور و معروف کتابیں لکھیں اور سینکڑوں مردانِ باکمال کو خلافت عطا فرمائی۔ آپ کی اولاد میں سینکڑوں بزرگ پیدا ہوئے۔ آپ کا پاکیزہ دورِ حیات فقر و معرفت کی بہار کا زمانہ تھا۔ اپنے اسمِ گرامی کے بارے فرماتے ہیں۔

ہر چہ خواہی طالب از باہو بیاب
اسم باہو چیست یعنی کنج وہاب

اے طالب جو چاہو باہو سے حاصل کرلو۔ کیونکہ اسمِ وہاب کو الٹا پڑھو تو باہو بن جاتا ہے۔

آپ کا دربار مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کے مزار پُر انوار میں زبردست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کشش اور محبوبیت ہے۔ آپ کے عُرس مبارک کے موقع پر لاکھوں کا اجتماع ہوتا ہے اور زائرین پر وجد و ذوق کی عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے آپ نے سنہ ۱۱۰۲ھ یکم جمادی الثانی کو وصال فرمایا۔

قارئین کے ذوق میں اضافہ کرنے کے لئے آپ کے دو شعر درج کئے جاتے ہیں۔

جو دل منگے تھیوے کنھاں تھیون رہا پریے
دوست نہ ڈیوے دَرد دا دارُو عشق نہ واگاں پھیرے
اِس میدان محبّت دیوچ مِلّن تا تِکھیرے
میں قربان اُنھاں توں باہو جنھاں رکھیا قدم اگیرے

مناقبِ سُلطانی پر تبصرہ

چونکہ ہمارے بزرگوں کے حالات اس کتاب میں درج ہیں اور بنیادی طور پر یہی کتاب ہمارے لئے سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کتاب اور مصنّف کے بارے میں کچھ جائزہ پیش کر دیا جائے۔

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اس کتاب کا نام "مناقب سلطانی" ہے۔

کتاب کی اہمیّت اس لحاظ سے مسلّم ہے کہ اُس کے مؤلّف اہلِ علم و کمال ہیں۔ اپنے متعلق ان کے درج کردہ حالات سے ان کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے۔ اپنے خاندان کے جلیل القدر بزرگوں سے انہوں نے فیض حاصل کیا۔ اور ان کے اسرار و رموز سے واقف ہوئے۔

چار واسطوں سے مصنّف کا سلسلہ نسب حضرت سلطان العارفین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدس سرّہٗ تک جا پہنچتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے :

حضرت سلطان حامدؒ بن حضرت سلطان غلام باہوؒ بن حضرت سلطان حافظ محمدؒ بن حضرت سلطان محمد حسینؒ بن حضرت سلطان ولی محمدؒ بن حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرّہٗ مصنّف موصوف کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بہت سے بزرگوں سے ملاقات کی ہے اور اپنے سلسلے کی خانقاہوں کے بارے میں ان کی معلومات بڑی وسیع ہیں۔

فارسی زبان میں کتاب لکھ کر مصنف موصوف نے علماء و مشائخ کا مروّجہ طریقہ پسند کرنیکا ثبوت دیا۔ کیونکہ عموماً علمائے سلف نے فارسی زبان میں کتابیں لکھیں اور تصوّف کی تو بہت سی کتابیں فارسی میں لکھی گئیں۔ ہمارے خاندان کے بارے میں مصنف کی معلومات بڑی وزنی اور مشاہدے پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ سرحد کے علاقے میں یہ حضرات عموماً متعلقین کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے ہو سکتا ہے ہمارے بزرگوں میں سے بعض کے ساتھ ان حضرات کی ملاقات بھی ہوئی ہو۔ مناقب سلطانی کی فارسی عبارت بڑی سلیس، پختہ اور جامع ہے۔ اس کا جو اردو ترجمہ شائع ہوا ہے وہ اصل کتاب کے معیار کے مطابق تو نہیں مگر اس سے مفہوم کی ترجمانی ہو جاتی ہے۔

اردو مناقب سلطانی کی طباعت و نشر و اشاعت کا انتظام اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور والوں نے کیا ہے۔ اس کتاب میں ہمارے بزرگوں کے جو حالات درج ہیں وہ تین صفحات پر مشتمل ہیں۔ صفحہ ۵۰۱ پر یہ عنوان قائم کیا گیا ہے۔ فصل چہار دہم بیان محمود مستانہ بلوچ چانڈیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حالات میں۔

میں نے فارسی قلمی نسخہ پر اعتماد کیا جو ۱۳۲۱ھ میں لکھا گیا ہے۔ اس کے لکھنے والے سلطان محمود بن عیسیٰ کھوکھر ساکن نور پور ٹوانہ ضلع سرگودھا ہیں۔ اس وقت یہ قلمی نسخہ محمد علی قوم دھروئی ساکن علو والی تحصیل وضلع میاں والی کے پاس ہے۔ اس نسخہ کے صفحہ ۵۳۴ سے ہمارے خاندان کے حالات شروع ہوتے ہیں جن کا عنوان اس طرح قائم کیا گیا ہے۔

"فصل در بیان احوال میاں محمود مستانہ بلوچ چانڈیہ"

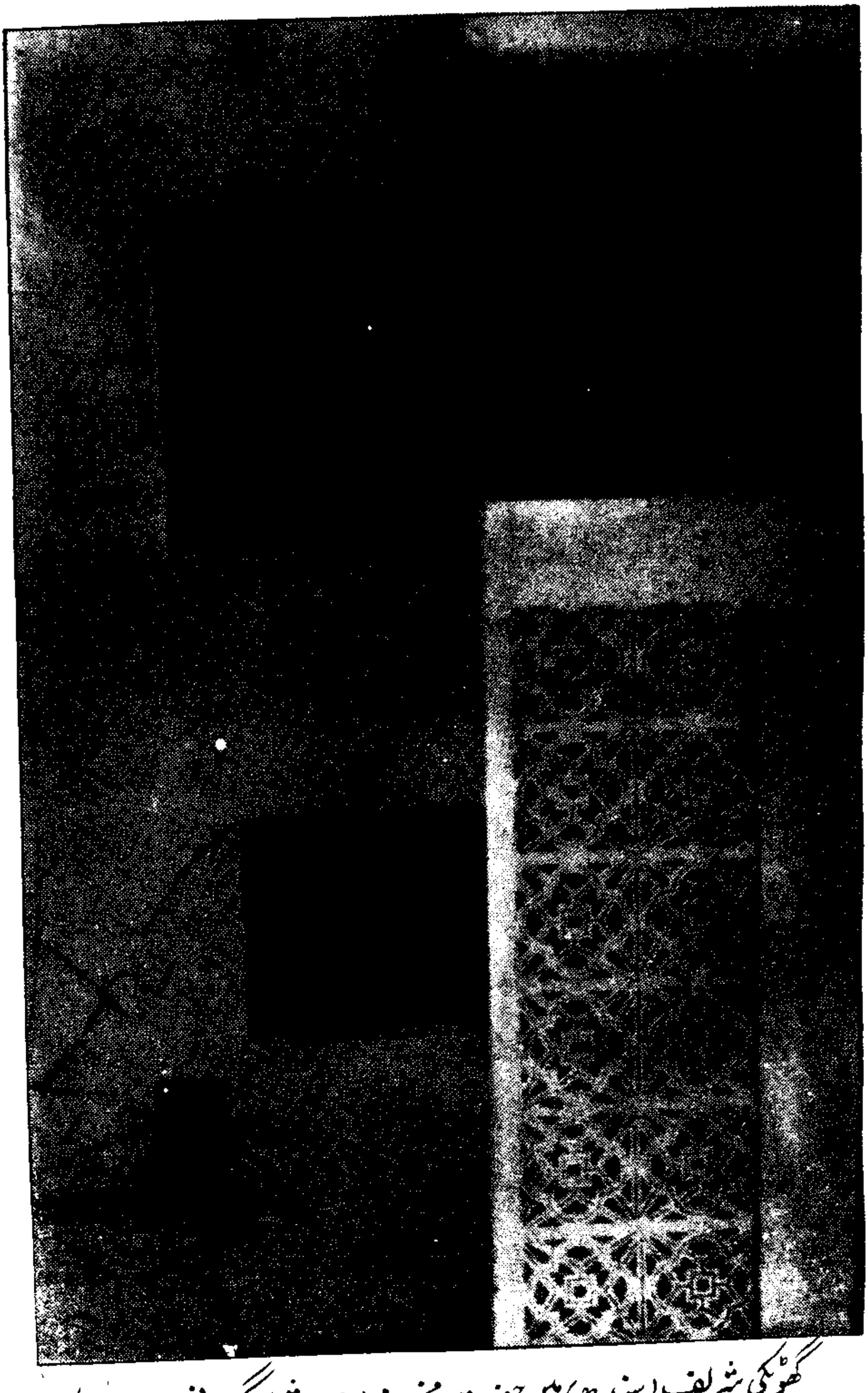
حضرت میاں محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مخدوم سید موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض حاصل کیا۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمود مستانہ کے حالات بیان کرنے سے پہلے ان کے پیرِ طریقت کے کچھ حالات بیان کر دیئے جائیں۔

حضرت مخدوم سید موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

ریلوے جنکشن سے پچپن کلومیٹر مشرق میں قصبہ گھوٹکی شریف ایک سٹیشن ہے اسی جگہ خاندانِ غوثیت کے یہ چشم وچراغ آرام فرما ہیں۔ اور یہ جگہ لو موسن شاہ کے نام سے مشہور ہے ہمارے بزرگ بھی فقر وولایت کے اس آفتاب کو "حضرت موسن شاہ لو والے" فرمایا کرتے تھے۔ آپ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ آپ کا ایک پڑوسی حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت اور فیض سے مشرف ہو کر آیا تو آپ کی والدہ ماجدہ نے اسے کہا اب جس وقت حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانا تو میرے اس یتیم بچے کو بھی ساتھ لے جانا اور ان کی خدمت میں عرض کرنا کہ میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



گھوٹکی شریف (سندھ) میں حضرت مخدوم موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ
کی خانقاہ شریف۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بچے کو دین اور دنیا دونو کی نعمتیں عطا کریں اب ہم سے فقر و فاقہ برداشت نہیں ہوتا۔ وہ درویش آپ کو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آیا اور آپ کی والدہ ماجدہ کا پیغام بھی پیش کیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ ان کی والدہ کو ہماری طرف سے کہنا اِنشاء اللہ قیامت تک یہ دونو نعمتیں تمہارے گھر میں رہیں گی۔ ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ ابھی یہ چھوٹا ہے اسے تعلیم دلوائیں۔ جب تعلیم سے فارغ ہو تو ہمارے پاس آئے۔ کیونکہ اس کے لئے ہمارے پاس نعمت ہے۔ حضرت موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ واپس آکر حصولِ علم میں مشغول ہو گئے۔ جب فارغ ہوئے تو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے سفر اختیار کیا۔ اس سفر میں آپ کا وہ درویش پڑوسی بھی ساتھ تھا۔ جب آپ رنگ پور کھیڑا کے مقام پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو گیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی آپ کا درویش پڑوسی اسی وقت فوت ہو گیا۔ حضرت موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت پریشان ہوئے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے اکیلے رنگ پور سے روانہ ہوئے۔ جب آپ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہوئے تو غم کی کوئی انتہا نہ رہی کہ جس آفتاب ولایت کے انوار سے منوّر ہونا تھا وہ روپوش ہو گیا۔ حضرت کے صاحبزادے تشریف فرما تھے وہ غم والم کی تصویر بنے بیٹھے تھے حضرت موسن شاہ کی حالت دیکھ کر سوزِ فراق کی آگ مزید بھڑکنے لگی۔

بگذار تا بگریم چوں ابرِ نوبہاراں
کز سنگ نالہ خیزد وقتِ وداعِ یاراں

53349

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سلطان العارفین کی حضرت موسیٰ شاہ کے بارے وصیت

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کافی عرصہ پہلے فرمایا تھا کہ خرقان کے علاقے سے ہمیں ایک مردِ خدا کی خوشبو آتی ہے وہ ہم سے نعمت کا مستحق ہوگا۔

گفت زیں سو بوئے یارے مے رسد
اندریں دِہ شہر یارے مے رسد
چیست نامش گفت نامش بوالحسنؓ
حلیہ اش داگفت زا برو تا ذقن

یہ پیشگوئی حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تھی۔ حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا نام اور پورا حلیہ بھی بیان فرما دیا۔

جود محتاجِ گدایاں چوں گدا
بانگ مے آید کہ اے طالب بیا

جس طرح حضرت ابو یزید بسطامیؒ نے حضرت ابوالحسن خرقانیؒ کے آنے کی خبر دی اور فیض عطا کرنے کی بشارت بھی سنوائی۔ اسی طرح حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت موسن شاہؒ کے آنے کی خبر دیتے ہوئے وصال کے وقت صاحبزادوں سے فرمایا موسن شاہؒ نام کا ایک نوجوان طالبِ صادق سندھ سے آرہا ہے۔ ہماری طرف سے اُسے نعمت پہنچا دینا۔ صاحبزادوں نے پوچھا حضرت اسے کیا نعمت دیں حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ نے فرشِ زمین پر اپنی انگلی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسمِ ذات "اللہ" لکھا اور بس۔ صاحبزادوں نے اس نقش کو ڈھانپ دیا۔ جب حضرت موسن شاہؒ پہنچے تو انہوں نے اسمِ ذات سے پردہ ہٹایا جسے دیکھتے ہی حضرت موسن شاہؒ بیہوش ہو گئے۔ تین دن اور تین راتیں آپ مسلسل بیہوش رہے۔ جب ہوش میں آئے پھر اسمِ ذات پر نظر پڑی تو دو دن اور دو راتیں بیہوش رہے۔ پھر ہوش میں آئے اسمِ ذات پر نظر پڑی تو ایک دن اور ایک رات بیہوش رہے۔ حضرات صاحبزادگان نے جب دیکھا کہ اب یہ نعمت اِن کے دل میں قرار پکڑ گئی ہے تو نقشِ پاک کی خاک پانی میں گھول کر حضرت موسن شاہؒ کو پلا دی اور یہ باطنی امانت مکمل طور پر ان کے پاس پہنچ گئی۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ذوقِ طلب کے حصول پر رغبت دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے طالب جذبۂ طلب پیدا کر، جس طرح تو مطلوب کے لئے بے قرار ہے۔ اسی طرح مطلوب بھی تیرے لئے بے قرار ہے۔

جو دو عطا خود، اہلِ طلب کی تلاش میں ہے اور طالب کو بلانے کیلئے صدائیں دے رہا ہے۔

عارفِ رومؒ کا یہی نکتہ یہاں کارفرما تھا۔ حضرت موسن شاہؒ ابھی راستے میں ہیں مگر مرشدِ طریقت ان کے ذوقِ طلب سے متاثر ہو کر انہیں مطلوب عطا کرنے کے لئے بیقرار ہو گئے۔

فیض حاصل کرنے کے بعد حضرت موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے گھوٹکی شریف میں مسندِ ارشاد بچھائی اور لاکھوں بندگانِ خدا کو رشد و ہدایت سے فیضیاب فرمایا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ کی اولاد میں بہت سے باکمال بزرگ پیدا ہوئے جنہوں نے خلقِ خدا کو علم و معرفت کا فیض عطا کیا۔

حضرت موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت مخدوم ابو محمد صالح شاہ رحمۃ اللہ علیہ بہت صاحب فیض بزرگ ہوئے ہیں۔ مشہور صوفی بزرگ حضرت شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مصنفِ "کلمۃ الحق" حضرت صالح شاہ صاحب کے مرید اور خلیفہ تھے۔ اور شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی کے آباؤ اجداد حضرت موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

حضرت فقیر میاں محمود مستانہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

مناقب سلطانی کی فارسی عبارت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کے حالات کو بیان کیا جاتا ہے۔ حتی الوسع لفظی ترجمے کی رعایت کا خیال رکھا جائے گا۔

میاں محمود مستانہ بلوچ چانڈیہ بستی ڈھانڈلہ سے حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کے خلیفہ سیّد موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کی شہرت سن کر بمقام "لوٗ" جسے گھوٹکی بھی کہتے ہیں حاضر ہوئے۔ اس وقت سیّد موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کشتی میں سوار ہو کر دوآبہ تشریف لے جا رہے تھے۔ ان کے پہنچنے سے پہلے کشف کے ذریعے معلوم کر کے فرمایا، ایک مسافر جذبۂ طلب کے ساتھ آرہا ہے۔ کشتی روکے رکھو۔ یہاں تک کہ میاں محمود آپہنچے کشتی میں داخل ہوئے اور انتہائی شوق سے سیّد موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں گر گئے اور عرض کیا میرے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دین اور ایمان کو اللہ اور اس کے رسُول کے حوالے فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا اے درویش ذرا پھر کہو۔ انہوں نے اسی طرح پھر عرض کیا۔

حضرت نے فرمایا اے درویش ذرا پھر کہو انہوں نے پھر اسی طرح عرض کیا اس دوران سیّد موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر جوش کی کیفیت طاری ہوئی اور آپ نے توجہ فرمائی تو کشتی میں سوار تمام افراد پر جذب و مستی طاری ہو گئی اور وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔

حضرت سیّد موسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خلفاء سے فرمایا کہ درود شریف پڑھ کر ان کے سینے پر دم کر دو یہاں تک کہ وہ ہوش میں آ گئے۔ البتہ میاں محمود کو بدستور مستی اور اضطراب میں رہنے دیا یہاں تک کہ کافی دیر کے بعد خود ہوش میں آئے اور نعمت کا فیض اُن کے سینے میں قرار پکڑ گیا۔

پھر سیّد موسن شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے میاں محمودؒ سے فرمایا: اے محمود شاہؒ یہاں سے تمہیں رخصت ہے۔ تمہاری زوجہ مائی جعدہؒ جو اللہ اللہ کرنے والی ہے میں اس کی بد دعا سے ڈرتا ہوں۔ کہیں ہمیں بد دُعا نہ کر ڈالے تم جلدی جلدی اپنے گھر پہنچو۔ پس میاں محمودؒ رخصت کا شرف حاصل کر کے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ سُکر اور مستی کی حالت میں رہتے۔ اگر کوئی انہیں روٹی کا ٹکڑا یا کھانے کی کوئی چیز دے دیتا تو لے لیتے وگرنہ سوال نہ کرتے۔ ایک بستی میں آئے تو ایک عورت انہیں اپنے گھر لے گئی انہیں لذیذ کھانا کھلایا اور بعد میں گھر کے دروازے کو اندر سے تالا لگا دیا اور برائی کی دعوت دی۔ فقیر مذکور نے اسے کہا خدا سے ڈرو۔ اس نے کہا میں نے اسی لئے تو تمہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کھانا کھلایا ہے میں تمہیں کسی صورت نہیں چھوڑوں گی۔ اُس نے بڑی کوشش کی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فقیر میاں محمودؒ کو اس کے شر سے محفوظ رکھا۔ پس عورت نے فقیر کو گالیاں دے کر باہر نکال دیا۔ اس کے بعد فقیر راستے میں آبادی کے قریب نہ گئے اور فقر و فاقہ سے وقت گزارتے ہوئے اپنے وطن بستی ڈھانڈلہ آ پہنچے۔

آپ کی زوجہ مائی جعدہؒ اللہ اللہ کرنے والی تھی اور دلائل الخیرات اور درود حاضری وغیرہ اس کا وظیفہ تھا۔ فقیر اس کے پاس پہنچے اور گھر میں مقیم رہے محمود مستانہ آپ کا لقب پڑ گیا۔ اور جو بات آپکی زبان سے نکلتی ہو کر رہتی۔ بہت لوگ ان کے معتقد ہو گئے اور انہیں نذرانے پیش کرنے لگے مگر اس فقیر نے بیعت وغیرہ کا سلسلہ جاری نہ کیا۔ دریا کی طغیانی کی وجہ سے آپ کا مزار تین مقامات پر منتقل کیا گیا۔ پہلے آپ کا مزار بستی ڈھانڈلہ کی مسجد کے ساتھ تھا جو شخص بھی آپ کی قبر پر کوئی حاجت لے کر جاتا اور آپ سے امداد طلب کرتا۔ اللہ تعالیٰ اسکی حاجت پوری فرما دیتا۔ پھر آپ کو قبرستان ملا سکندر مرحوم میں بدستور صندوقِ جنازہ کے ساتھ رکھا گیا۔ تیسری مرتبہ آپ کا مزار اپنے پوتے حافظ میاں عیسیٰؒ کے مزار کے قریب قبرستان چاہ شیخ عمر والا میں منتقل کیا گیا۔ اگرچہ میاں محمود مستانہ کی اولاد میں سے بعض لوگ جیسے حافظ میاں عیسیٰ موسیٰ زئی کے حضرت عاشق خانؒ کے مزار سے عقیدت و ارادت رکھتے تھے مگر حقیقت میں ان کے لئے باطنی فیض حضرت سلطان العارفین قدس سرہٗ کی طرف سے تھا۔

میاں محمود مستانہؒ کے خاندان سے میاں حیات ولد میاں شیر چانڈیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہٗ کے مزار پر مقیم رہے۔
وہ لنگر شریف کے لئے اپنے سر پر پانی اٹھا لاتے تھے۔ یہاں تک
کہ عشقِ الٰہی کے جذبات اور ذات پاک کے تجلّیات ان پر وارد ہوئے
اور وہ ولی اللہ بن گئے۔
مناقبِ سلطانی کی فارسی عبارت کا ترجمہ یہاں پر ختم ہوا۔

چند حقائق روشن ہو گئے

مناقبِ سلطانی کے حوالے سے حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات اور کمالات تو معلوم ہو گئے مگر کچھ حقائق ایسے ہیں جو ان میں غور کرنے سے سامنے آتے ہیں۔ عام طور پر ہمارا یہی خیال تھا کہ شاید ہمارے خاندان میں فقر و تصوّف کی بنیاد حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ نے رکھی۔ آپ کے حالات کے ضمن میں آپ کی زوجہ محترمہ کے متعلق حضرت موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد بڑی اہمیّت رکھتا ہے کہ میں تمہاری زوجہ کی بد دعا سے ڈرتا ہوں اور وہ اللہ اللہ کرنیوالی ہے۔
پھر یہ کہ دلائل الخیرات شریف اور دوسرے وظائف کی پابندیں یہ امور اس حقیقت سے پردہ کشائی کرتے ہیں کہ فقر و تصوّف اور زہد و عبادت کا یہ ماحول کافی عرصہ پہلے سے تشکیل پا چکا تھا۔ عام ضابطے کے مطابق عورتوں میں فضل و کمال کا عنصر مردوں کی نسبت بہت کم پایا جاتا ہے۔ ہاں مردانِ خدا کی تعلیم و تربیت اور حسنِ نظر سے یہ جوہرِ قابل کہیں نہ کہیں دستیاب ہو جاتے ہیں۔ حالات پر غور کرنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بعد یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ علم و فقر کی یہ داستان حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہیں پہلے شروع ہوتے دکھائی دیتی ہے۔

آخر وہ کون سے عوامل تھے وہ کیا ماحول تھا وہ کیسی تعلیم و تربیت تھی اور کیا فیضانِ نظر تھا جس نے حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ جذبۂ کامل یہ طلبِ صادق اور یہ بلند ہمّت عطا کر دی اس قسم کے عناصر یک دم ترکیب کی صورت حاصل نہیں کر لیتے اور اس قسم کے جواہر اچانک مجموعی طور پر میسّر نہیں آجاتے۔

شیخ طریقت کا اُن کی طلب کے صدق پر گواہی دینا اور تھوڑی ہی دیر میں نعمتِ عظمیٰ سے ہمکنار کر کے رخصت عطا کر دینا اس بات کا مضبوط قرینہ ہے کہ حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی سے کسی پاکیزہ ماحول میں بہت سی منزلیں طے کر چکے تھے۔ ریاضت و مجاہدہ نے ان کی بشری آلائشوں کو سراسر ختم کر ڈالا تھا اور وہ ایک خشک لکڑی کی مانند تھے۔ جس میں عشق و محبّت کی آگ لگانے کی ضرورت تھی اور یہی کام حضرت مخدوم مومن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا۔

طریقت کا سالک لاکھ مجاہدہ اور ریاضت کرتا رہے جب تک کسی شیخ کامل کی نگاہِ فیض اس پر نہ پڑے منزلِ مقصود حاصل نہیں ہوتی۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے رومؒ
تا غلامِ شمسِ تبریزی نہ شدؒ

سرحد سے سندھ کا طویل سفر پا پیادہ طے کر کے حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ نے طالبانِ حق کو دعوتِ فکر دی ہے کہ وہ کبھی اس راہ میں تھک کر بیٹھ نہ جائیں بلکہ اپنی جد و جہد کو تیز تر کر دیں۔ کیونکہ اس راہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ذرا بھر غفلت سے جو کمی پیدا ہوتی ہے وہ مدّتوں تک پوری نہیں ہو سکتی

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر
یک لحظہ غافل گشتہ و صد سالہ راہم دور شد

حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں کردار کی عظمت کا پہلو خاص طور پر اجاگر ہوتا ہے۔ جو واقعہ اُن کے ساتھ پیش آیا اس قسم کے موقعے پر نفس اور شیطان کے باہمی تعاون سے جو تباہ کن سیلاب اُمڈ آتا ہے وہ انسانی عفّت اور تقدّس کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتا ہے۔ ایسے حالات میں ثابت قدم رہ کر استقامت کے راستے سے منحرف نہ ہونا خاص بندگانِ خدا کا حصّہ ہوا کرتا ہے۔

قرآن مجید نے نبوّت کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے سورۂ یوسف میں اسی قسم کے واقعے کا تذکرہ کیا اور اہلِ ایمان کو حضرت یوسف علیہ السلام کے کردار کی عظمت سے آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مائی زلیخا کی دعوتِ فساد پر آپ نے فرمایا معاذ اللہ (خدا کی پناہ) حضرت محمود مستانہؒ نے بھی ایسے ہی مقام پر فرمایا۔ اے عورت خدا کا خوف کر۔ سبحان اللہ کیا ہی عجیب معاملہ ہے کہ امّتِ محمّدیہ کا ایک ولی بنی اسرائیل کے پیغمبر کا کردار ادا کر رہا ہے کروڑوں درود و سلام ہوں اس نبیؐ رحمت پر جس نے ارشاد فرمایا۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِی کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل۔

میری اُمّت کے علمائے کاملین بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح ہیں

قرآن مجید نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ انہوں نے اپنے رب کی برہان کا مشاہدہ کیا تو اس فتنے سے امن میں رہے۔ گویا فتنہ و فساد کا یہ مقام نہایت ہی خطرناک تھا کہ ایک پیغمبر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو اس نازک موقعے پر برہانِ رب کا مشاہدہ کرایا گیا اور اس کی شانِ معصومیّت پر کوئی داغ نہ لگنے دیا گیا۔ اللہ کے ایک ولی کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا تو کیا اس بات پر اکتفا کر لیا جائے کہ ہاں جی وہ بچ نکلے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ جہاں برہانِ خداوندی کے بغیر نجات کی کوئی صورت نہ ہو وہاں پوری استقامت اور تمکنت کے ساتھ محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت اور عنایت کے بغیر کس طرح ہو سکتا ہے۔ حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ کا اس مقام پر فتنہ و فساد سے بچ جانا اس بات کی برہانِ مبین ہے کہ اولیائے کرام اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے نفس اور شیطان کے فتنے سے محفوظ ہوتے ہیں۔ چنانچہ یہ ارشاد خداوندی اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ۔

بے شک میرے خاص بندوں پر تو غالب نہیں آسکتا۔

تعجب ہے ان لوگوں سے جو ہر اچھے برے اور ادنیٰ و اعلیٰ کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کے عادی ہیں اور جو ہر وقت یہی رٹ لگائے رکھنا دین کی بڑی خدمت سمجھتے ہیں کہ چھوڑو میاں سب لوگ برابر ہیں۔ سب ہی انسان ہیں انبیاء و اولیاء بھی تو ہماری طرح انسان ہی تھے۔ کوئی نبی اور ولی کچھ نہیں کر سکتا بس اللہ ہی اللہ۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے تقریباً آٹھ سو سال پہلے اِس قسم کے لوگوں کی نشاندہی کرتے ہوئے اِن کی روش کو گمراہی کی سب سے بڑی وجہ قرار دیتے ہوئے کیا خوب فرمایا:

جملہ عالم زیں سبب گمراہ شد　　کم کسے زابدال حق آگاہ شد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر ماؤ ایشاں بستۂ خوابیم و خور
ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ ہست فرقے درمیاں بے منتہا

(مفہوم) جہان کی گمراہی کی اصل وجہ یہ ہے کہ خاصانِ خدا کو کم لوگوں نے پہچانا۔ گستاخ لوگ یہی رٹ لگاتے رہے کہ وہ ہم جیسے بشر ہیں۔ وہ اور ہم دونوں کھاتے پیتے ہیں اور سوتے جاگتے ہیں پھر کیا فرق رہ گیا؟ یہ دل کے اندھے اتنا نہ سمجھ سکے کہ عام لوگوں اور خدا کے خاص بندوں کے درمیان بے انتہا فرق ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے عام لوگوں اور بندگانِ خدا کے درمیان جس فرق سے آگاہ کیا ہے وہ ایسے ہی مواقع پر صاف ظاہر ہو جاتا ہے حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کردار سے ثابت کر دیا کہ خدا کے مقبول بندے نفس اور شیطان کے فریب میں گرفتار نہیں ہوتے جبکہ عام انسان اس آزمائش میں ثابت قدم نہیں رہ سکتا۔

حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد

حضرت مخدوم موسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فقرِ محمدیؐ کا جو پودا حضرت محمود مستانہؒ کے سینے میں لگایا تھا اس کی خوب نشوونما ہوئی اور اس نے پھل پھول کر علم و فقر کے ثمرات کو آگے بڑھایا۔ حضرت کی اولاد کے زیادہ حالات ہمیں میسّر نہیں آ سکے البتہ آپ کے ایک پوتے حضرت حافظ نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اچھا بھلا مواد ملا ہے جن کی پشت سے ایک مردِ باکمال نے اپنے خاندان کو دوامی شہرت اور مقبولیت عطا کرتے ہوئے اہلِ فضل و کمال کی ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جماعت کو فیض باطن سے مالا مال کر دیا۔ اسکی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

حضرت حافظ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت محمود مستانہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں بچپن ہی سے علم کا ذوقِ طلب ان کی پیشانی میں نمایاں تھا۔ گھر میں ابتدائی تعلیم سے فارغ ہوئے تو قصبہ چودھواں ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کا رُخ کیا۔ تاکہ مزید علمی پیاس بجھا سکیں۔

چودھواں اس زمانے میں علم و فضل کی سرزمین ہونے کے لحاظ سے مشہور تھا۔ بہت سے علماء اور درویش یہاں مقیم تھے اور درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ حافظ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ بھی یہاں درس میں داخل ہو گئے اور تعلیم حاصل کرنے لگے۔

فقر کے خاندانی ماحول کا اثر تھا کہ یہ نوجوان درویش حصولِ علم کے ساتھ ساتھ ریاضت و مجاہدے میں بھی مشغول رہتا۔ علماء کی خدمت کے ساتھ ساتھ درویشوں کے پاس جانا اور خدمت کرنا بھی انکا معمول تھا۔ حصولِ علم کے سلسلے کو تکمیل تک پہنچانے سے پہلے ہی آپ کی ملاقات ایک خدا مست درویش اور صاحبِ جلال مجذوب سے ہوئی جو سلسلہ قادریہ اویسیہ کے گوہرِ نایاب تھے۔ ان کی ملاقات نے برسوں کی منزلیں ساعتوں میں طے کرادیں اور ان کے فیضِ نظر نے وہ انقلاب پیدا کیا جس نے صدیوں تک اپنے اثرات کو باقی رکھنے کی ضمانت دی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فیضانِ قادریّت کے دَریا کا جوش وخروش

حضرت فقیر نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کی جس مردِ باکمال سے ملاقات ہوئی ان کے بارے تفصیل کچھ یوں ہے۔

چودھواں سے چار پانچ میل کے فاصلے پر موسیٰ زئی شریف کا قصبہ ہے۔ اس قصبے میں نقشبندی سلسلے کی ایک مشہور خانقاہ بھی ہے جس میں حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات ہیں۔ ان بزرگوں نے اور ان کی اولاد اور خلفاء و مریدین نے رُشد و ہدایت کا فیض پھیلایا اور خلقِ خدا کی رہنمائی کی۔ ان بزرگوں کی اولاد میں سے بعض حضرات کی ہمارے بزرگوں سے ملاقات اور تعارف رہا ہے۔ جس کا ذکر بعد میں آئیگا۔

اسی قصبہ موسیٰ زئی شریف کے جنوب مشرقی کنارے پر سلسلہ عالیہ قادریہ اویسیّہ کے ایک جلیل القدر بزرگ حضرت عاشق خان فیض رسان رحمۃ اللہ علیہ آرام فرما رہے ہیں جو مقامِ جذب و ولایت کے شاہباز، میدانِ عشق و محبّت کے شہسوار اور دریائے معرفت کے گوہرِ تابدار ہیں۔ تبلیغ و ارشاد کے ہنگاموں سے کنارہ کش ہو کر جمالِ ذات کے انوار و تجلّیات میں مستغرق، دشتِ ھُوّیت کی سیر و سیاحت میں منہمک، نام و نمود اور شہرت و تعارف سے بے نیاز، جلال اور ہیبتِ کبریا کا مظہرِ کامل یہ مردِ قلندر بھی اسی خطۂ ارض کو اپنے وجودِ مسعود سے روحانی عظمت عطا کئے ہوئے ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجھے کیا خبر کہ کیا ہے نگہِ قلندرانہ

حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ خراسان سے تشریف لائے تھے۔ لُونی پٹھان قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ سلسلہ قادریہ تھا، ارواحِ طیبہ سے براہِ راست فیضیاب تھے۔ اس لئے اویسی کہلاتے ہیں۔ جال کے درخت کے نیچے فرشِ زمین پر تشریف فرما ہوتے کسی کو قریب آنے کی جرأت نہ ہوتی۔ کوئی پاس پھٹکتا تو وہ پٹائی ہوتی کہ خدا کی پناہ۔

چند ایک خدمتگار بھی اس خدمت پر مامور ہوتے کہ کسی کو قریب نہ آنے دیا جائے۔

علاقے میں شہرت ہوگئی تو دور دور سے لوگ دیکھنے کے لئے آتے مگر خانقاہ کی حدود سے باہر کھڑے رہتے۔ آپ ایک مضبوط ڈنڈا پاس رکھتے اگر کوئی خادموں سے الجھتا تو بذاتِ خود نمٹ لیتے۔

چودھواں سے علماءِ کرام، طالبِ علم اور درویش کبھی یہ منظر دیکھنے آ جاتے۔ ایک مرتبہ فقیر نور احمد بھی آگئے۔ دوپہر کا وقت تھا، حضرت لیٹے ہوئے تھے۔ فقیر نور احمد کو لوگوں نے بہت سمجھایا اور خادموں نے بھی روکنے کی کوشش کی۔ مگر آپ خانقاہ کی حدود میں داخل ہو کر سر جھکائے ہوئے دست بستہ حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کی جانب قدم بڑھاتے گئے۔ کچھ طالب علم اور شہر والے یہ منظر دیکھ رہے تھے اور اس انتظار میں تھے کہ یہ مسکین چوٹیں کھا کر آئے گا تو اس کی مرہم پٹی کریں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بیا جانِ جاناں کہ درانتظارم

حضرت نے فقیر نور احمد کو دیکھا تو بڑی شفقت سے بُلایا اپنے پاس بٹھایا سر پر ہاتھ پھیرا اور گفتگو فرماتے رہے۔

کچھ دیر بعد اجازت فرمائی۔ اب اس کے بعد فقیر نور احمد گاہے گاہے بلا روک ٹوک خدمت میں حاضر ہوتے اور لوگوں میں آپ کی بڑی شہرت ہوگئی۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہتے کہ حضرت صرف اس ایک شخص کو پاس آنے دیتے ہیں۔ کچھ لوگ یہ بھی کہتے:

"چانڈیہ بلوچ نے لُونی پٹھان کو لُوٹ لیا ہے"۔

گلشنِ فقر میں بہارِ جاودانی

حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت زیادہ ہوتی گئی تو حافظ نور احمد کے لئے تکمیلِ علم کی منزل قریب ہوتی گئی۔ تحصیلِ علم سے فارغ ہو کر حاضر ہوئے تو خلوت میں حضرت عاشق خان فیض رسان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

"تمہاری پشت سے ایک شخص پیدا ہونے والا ہے وہ ہمارے فیضِ جذب و ولایت کا متحمل ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس اس کے لئے امانت ہے۔ چونکہ ہم اس کے آنے سے پہلے اس جہان سے رخصت ہو جائیں گے اس لئے ہم یہ امانت تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ اس کے حوالے کر دینا اور ہماری طرف سے اب تمہیں رخصت ہے"۔

حضرت فقیر نور احمد رحمۃ اللہ علیہ علومِ ظاہرہ کے ساتھ یہ باطنی امانت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکر وطن پہنچے اور علمِ دین کی اشاعت میں مصروف ہو گئے۔
اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو صاحبزادے عطا فرمائے۔ دونو کو دینی تعلیم دی اور اس انتظار میں رہنے لگے کہ جس کی امانت ہے وہ شعور اور بلوغ کی حد کو پہنچے تو میں اپنی ذمّہ داری ادا کردوں۔ آپ کے یہ خوش نصیب سعادت مند فرزند حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ تھے جو اِس نعمتِ عظمیٰ سے مشرّف ہوئے۔ اِن کے اسمِ گرامی اور نامِ نامی کو سب سے زیادہ شہرت ملی اور یہی بزرگ خاندان کی عظمتوں کو برقرار رکھنے کا باعث بنے۔

حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کے مزید حالات

تاریخی حالات اور قرائن سے جہاں تک اندازہ ہوتا ہے تو حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کا وردِ مسعود موسیٰ زئی شریف میں تیرھویں صدی ہجری کی ابتدا میں معلوم ہوتا ہے۔ البتّہ پوری مدّت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ حضرت نے مجموعی طور پر کتنے سال یہاں پر گزارے۔ آپ کے قیام سے عُلمائے ظاہر کو بڑی کوفت ہوئی۔ آپ کے مجاوروں کے طرزِ عمل سے بھی وہ نالاں رہتے۔ انہوں نے کئی دفعہ قاضی و محتسب تک بھی رسائی حاصل کی اور اس مردِ قلندر کو یہاں سے اٹھانے کی ناکام کوشش کی وہ جب بھی کسی خلافِ شرع امر کی شکایت کرتے تو تحقیق اور مشاہدے کے وقت معاملہ برعکس نکلتا۔ بالآخر علمائے ظاہر نے آپ سے تعرّض چھوڑ دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

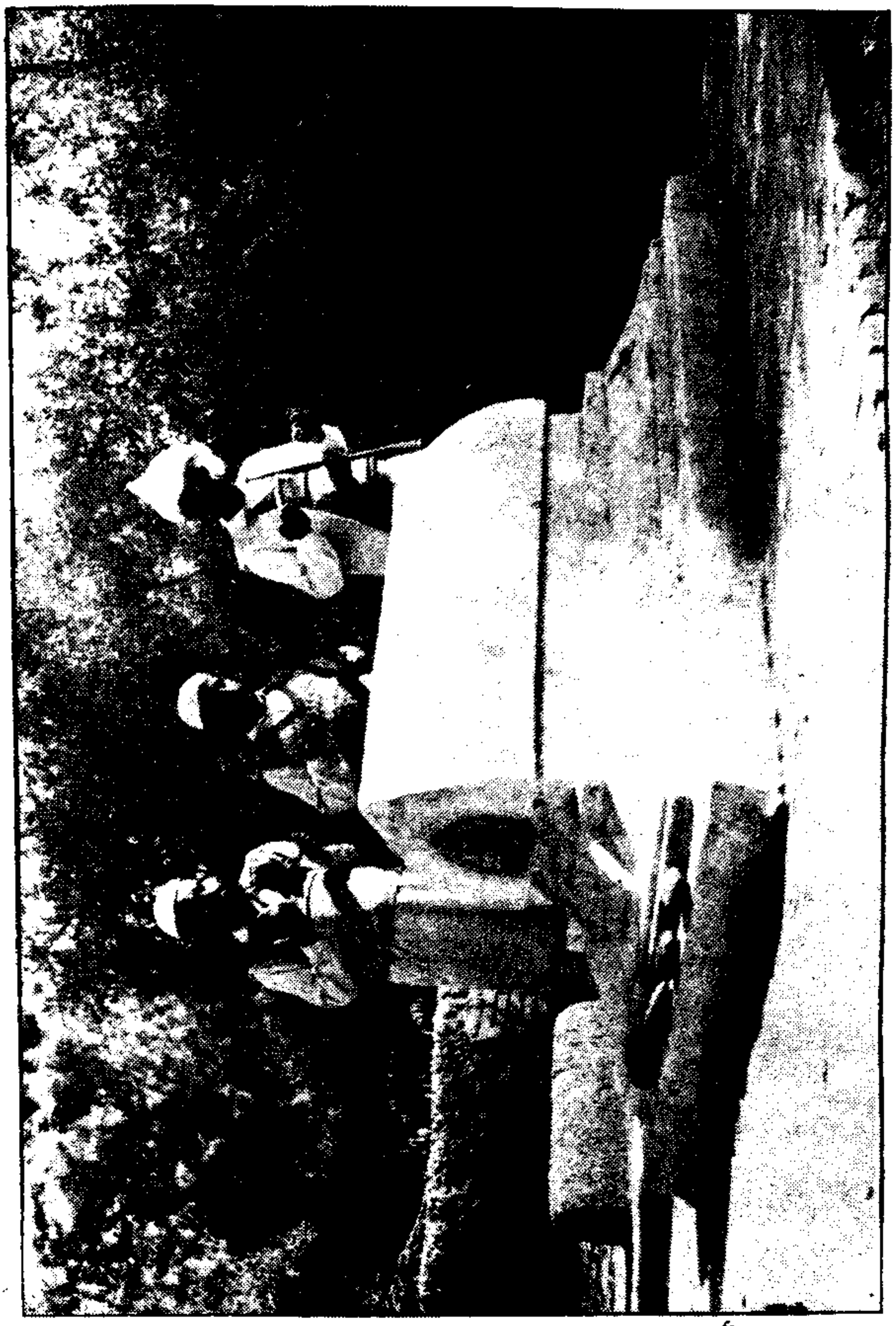
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت کی خانقاہ کے ساتھ کافی ساری جگہ ملحق ہے جہاں جال کے کافی درخت ہیں اور باغ بھی ہے۔ سرحد کے اس علاقے میں جہاں بارش بہت کم ہوتی ہے اور عموماً خشک سالی رہتی ہے یہاں تک کہ دامنِ کوہ کے وسیع و عریض میدانی اور پہاڑی علاقے میں پینے کا پانی بھی کم ہی میسر آتا ہے۔ حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کی زندہ کرامت ہے کہ پہاڑ سے ایک بہت بڑا چشمہ جاری ہوتا ہے جس کا نصف پانی چھوٹے نالے کی صورت میں آپ کے مزارِ اقدس کے سرہانے چند گز کے فاصلے پر گزرتا ہے۔ برسات ہو یا خشک سالی پانی کا یہ نالہ ہر موسم میں لگاتار جاری رہتا ہے۔ موسیٰ زئی کے باغات اور کھیت بھی اس سے سیراب ہوتے ہیں اور قصبے کی سرسبزی اور شادابی کا سماں بھی ہر وقت سہانا نظر آتا ہے

ایک مرتبہ علاقہ کے زمینداروں سے اسی پانی کے بارے تنازعہ ہو گیا، حضرت کی خدمت میں عرض کیا گیا تو فرمایا۔ جھگڑے کی ضرورت نہیں پانی جس کے ساتھ چلا جائے اسی کا ہو گا۔ اس وقت آپ پر قدرے جلال کی کیفیت طاری ہوئی چنانچہ آپ اسی نالے کے کنارے آگئے اور پانی کے بہاؤ کی مخالف سمت چلنے لگے تو پانی نالے سے نکل کر آپ کے پیچھے پیچھے چلتا گیا یہاں تک کہ آپ کسی بڑے ٹیلے یا پہاڑی پر چڑھتے تو پانی ساتھ چڑھ جاتا۔ پانی تو آپ کے ساتھ ساتھ اور آگے نالہ خالی رہ گیا۔ اس موقعے پر بہت لوگ جمع ہو گئے آخر زمینداروں نے آپ کی یہ کرامت دیکھ کر معافی مانگی اور نالہ بدستور آپ کے قریب سے گزرتا رہا جو اس وقت تک جاری ہے۔ موسیٰ زئی شہر اور مضافات کے لوگ اسی نالے کا پانی پیتے ہیں۔ کیونکہ اس سارے علاقے کا پانی کڑوا ہے۔ موسیٰ زئی شریف کے آس پاس دامنِ کوہ کے وسیع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں حضرت عاشق خان قادریؒ
کا مزارِ پُرانوار تصویر میں جال کے وہ درخت بھی نظر آرہے ہیں جن کے نیچے
آپ تشریف فرما رہتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

علاقے جسے دامان کہا جاتا ہے اور دریائے سندھ کے بالائی اور زیریں کنارے کے دیہات میں آپ کے ہزاروں عقیدت مند اور نذر گزار ہیں۔ آپ کی خانقاہ کے مجاور اسی دور سے چلے آرہے ہیں ان میں دو بزرگ میاں بشیر محمد مرحوم اور میاں خیر محمد مرحوم ہمارے علاقے میں بہت آیا کرتے تھے اور لوگ ان کی بہت خدمت کرتے۔ اب میاں خیر محمد مرحوم کے فرزند فقیر فدا حسین آیا کرتے ہیں۔ اب خانقاہ کی حفاظت اور دیکھ بھال اِن ہی کے ذمّہ ہے۔ دور دراز علاقوں سے لوگ آپ کی خانقاہ پر حاضر ہو کر نذر نیاز پیش کرتے ہیں اور عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ مزار شریف پختہ ہے۔ اردگرد کچی چار دیواری ہے اور سرہانے ایک وسیع کچا مکان ہے جس میں زائرین ٹھہرتے ہیں۔ مزار شریف کے کتبے پر حضرت کا اسمِ گرامی یوں لکھا ہوا ہے۔ مظہرِ جذب و ولایت مخزنِ عشق و محبّت حضرت عاشق خان فیض رسان رحمۃ اللہ علیہ۔ مزار شریف کے غربی جانب داخلی دروازہ ہے اور یہ جگہ سطح زمین سے پانچ چھ فٹ اونچی ہے۔

حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر باقاعدہ حاضری ہمارے بزرگوں کا معمول رہا ہے۔ چونکہ سرحد کے علاقے میں متعلقین کے ہاں ہمارے بزرگ عموماً جایا کرتے تھے۔ اس لئے ایسے موقعے پر حضرت کی خانقاہ پر بھی ضرور حاضری دیتے۔ ہمارے بعض بزرگوں سے روایت ہے کہ موسیٰ زئی شریف کی نقشبندی خانقاہ کے بزرگ حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کا بہت ہی احترام کرتے تھے۔ آپ کے مزار شریف کے مجاور کو دیکھ کر حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو جاتے اور مالی تعاون فرماتے۔ یہ بات خادموں کو ناگوار گزرتی۔ ایک مرتبہ آپ گھر تشریف رکھتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھے کہ حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مجاور آیا۔ آپ کے خادموں نے اسے سخت سست کہا اور دھکّے دے کر نکال دیا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ دوڑتے ہوئے اس مجاور کو جلالے معذرت فرمائی اور پہلے سے زیادہ مالی تعاون فرما کر راضی کیا۔ خادموں پر سخت ناراض ہو کر فرمایا خدا تمہیں ہدایت دے حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ تمہاری گستاخی پر سخت جلال میں تھے قریب تھا کہ شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیتے۔ میں نے اس مجاور کو راضی کر کے آپ کے غضب کو ٹھنڈا کیا ہے۔ خبردار آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا۔ سچ ہے۔ "ولی را ولی مے شناسد"۔ اللہ والوں کو اللہ والے ہی پہچانتے ہیں۔

حضرت فقیر نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد

پہلے بیان ہو چکا کہ حضرت عاشق خان قادری اویسی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد فقیر نور احمد وطن واپس آ گئے تھے۔ آپ کے دو فرزند تھے۔ ایک فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے مولوی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت عاشق خان رحمۃ اللہ علیہ نے فیضانِ ولایت کی امانت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے عطا فرمائی۔ جن کے حالات بعد میں تفصیل سے بیان کئے جائیں گے۔

حضرت مولوی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اپنے والد فقیر نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی علوم حاصل کئے علم کی طلب میں سفر بھی کیا۔ بڑے مستند اور متبحر عالم بنے۔ وعظ فرماتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فتویٰ دیتے اور تبلیغِ دین میں کوشش کرتے۔ ہماری خاندانی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ درس و تدریس میں بھی آپ نے خاص مقام پیدا کیا چنانچہ بہاولپور ریاست کے نواب صاحبان کے شاہی مدرسے میں تدریس کے عہدے پر بھی فائز رہے۔

اتباعِ شریعت کا آپ پر بڑا غلبہ تھا۔ کوئی بات خلافِ شریعت دیکھتے تو سخت ناراضگی کا اظہار کرتے۔

ایک مرتبہ کسی مجذوب درویش سے شرعی مسئلہ کے سلسلے میں تکرار ہو گیا۔ آپ نے حسبِ معمول ناراضگی اور غصّے کا اظہار کیا۔ مجذوب رنجیدہ ہو کر چل دیا۔ اس کے بعد آپ کو شدید احساس ہوا۔ اور آپ ایک آزمائش اور پریشانی کی کیفیت میں رہنے لگے۔ اپنے برادر محترم حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ بہتر ہے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چلے جاؤ۔ ہمارا سلام کہنا اور اپنا حال بھی بتا دینا۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ جن کا وصال ۱۲۶۷ھ میں ہوا۔ حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم زمان تھے۔

حضرت مولوی موسیٰ صاحب حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنے بھائی فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا سلام پہنچایا اور اپنا حال بھی سنایا۔

حضرت شہ سلیمان تونسویؒ کی توجّہ سے مولوی موسیٰ صاحب کی آزمائش رفع ہو گئی اور وہ خواجہ تونسویؒ کے ہاتھ پر مرید ہو گئے اس کے بعد طبیعت میں اعتدال آگیا اور آخر دم تک بڑے اطمینان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے دین کی خدمت میں مشغول رہے۔ آپ کی اولاد سے مولوی عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشہور خطیب ہوئے۔ جن کے وعظ و تبلیغ سے لوگوں کو بہت فائدہ پہنچا۔ اسی خانوادے سے مولانا محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ بڑے مشہور خطیب گزرے ہیں جو علاقائی سیاست میں بھی اچھا خاصا حصہ لیتے تھے اور وعظ و تبلیغ میں بھی مصروف رہتے۔ مولانا مرحوم بڑے بارعب اور نڈر آدمی تھے نیز مذہبی اور سیاسی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ان کی بیعت حضرت خواجہ محمود تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ مولانا موصوف کے فرزند مولوی حاجی ولی محمد حیدرآباد سندھ میں امام اور خطیب ہیں اسی طرح ان کے تین پوتے حافظ غلام رسول، مولوی محمد موسیٰ اور حافظ غریب نواز بھی امام اور خطیب ہیں۔

مولانا محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے سنہ ۱۳۹۰ھ میں وفات پائی۔ دربار حضرت فقیر صاحب کی مسجد سے متصل جنوب میں ان کا مزار ہے۔

عمرہا در کعبہ و بُت خانہ مے نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

جس بزرگ نے ہمارے خاندان کو دوامی شہرت و مقبولیت عطا فرمائی اپنے اکابر کے نام کو روشن کیا اور فیضِ تربیت سے صالحین کی ایک فعّال جماعت کو تیار کر کے ہزاروں افراد کو رشد و ہدایت کا فیض پہنچایا، ان کا نام نامی اور اسمِ گرامی حضرت فقیر میاں عیسیٰؒ اور لقب عارف سُلطان ہے تقریباً ڈیڑھ سو سال کے عرصہ سے ہمارے خانوادے کا تعارف اور امتیاز اسی مردِ کامل سے وابستہ ہے۔ آپ کی بدولت ہی علم و فقر کا یہ سلسلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اتنا طویل عرصہ جاری رہا اور آپ ہی کی برکت سے آئندہ جاری رہیگا۔
چونکہ ہمارے خاندان کے بزرگوں میں مرکزی حیثیت آپ ہی کو حاصل ہوئی اس لئے آپ کے حالات اور تعلیمات کو حتی الوسع تفصیل سے قلم بند کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ آپ کے متعلقین اور عقیدتمندوں کو آپ کی سیرت اور تعلیمات سے واقفیت ہو اور عرصۂ دراز سے ان کا شوقِ طلب منزلِ مراد سے ہمکنار ہو۔

عارف سُلطان حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

فقر و ولایت کا یہ چراغ حضرت نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے گھر روشن ہوا تاریخی قرائن اور خاندانی روایات کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ولادت باسعادت تقریباً ۱۲۱۵/۲۰ھ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد فقیر حافظ نور احمد رحمۃ اللہ علیہ بستی ڈھانڈلہ میں رہائش پذیر تھے۔ جو دریائے سندھ کے پار صوبہ سرحد کے علاقے میں واقع تھی۔ اسی بستی ڈھانڈلہ میں کئی پشتوں تک ہمارا خاندان آباد رہا ہے۔

ابتدائی حالات

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے پہلے چونکہ حضرت عاشق خان فیض رسان قادری اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے والد کو بشارت دی تھی اور روحانی فیض و برکت کی امانت حوالے کی تھی۔ اس لئے انہوں نے آپکی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی۔
اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مشائخ قادریہ کے فیضِ نظر سے حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ جب آپ سنِ بلوغ کو پہنچے تو والد ماجد نے فیضِ باطن کی امانت آپ کو سنبھال دی۔ ہماری خاندانی روایات سے یہ امر پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتا ہے کہ آپ نے علم و فقر کی تلاش میں کبھی سفر نہیں فرمایا۔ فیضِ ولایت نے باطن میں وہ اطمینان اور استقامت پیدا کر دی کہ گھر کے ماحول نے ہی درسگاہِ علم و فقر کا کام دیا۔

سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں کئی ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض خوش نصیبوں کو عنایتِ ازلی نے گھر بیٹھے ہی فقر و ولایت کی دولت سے مالا مال کر دیا۔

یہ بھی ثابت ہے کہ بعض اہلِ کمال خود اہلِ طلب کو ڈھونڈتے ہوئے ان کے ہاں تشریف لائے اور فیضِ باطن سے مشرّف فرمایا۔ اسی قسم کا معاملہ حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ جس کی مزید تفصیل آپ کے حالات کے ضمن میں لائی جائے گی۔

بستی بختاور میں تشریف آوری

بستی بختاور موضع ڈھانڈلہ ضلع بھکرؔ کے دیہات میں ایک مشہور گاؤں ہے۔ یہاں کا ایک زمیندار ملک بختاور مرحوم جو حضرت فقیر صاحب کا عقیدت مند تھا یہ بستی اسی کے نام سے موسوم ہے۔ کندیاں ملتان ریلوے سیکشن پر نوتک سٹیشن سے چھ میل دُور مغرب کی جانب یہ گاؤں واقع ہے۔ اب اسے پختہ سڑک کے ذریعے نوتک بھکر روڈ سے مِلا دیا گیا ہے۔ بستی بختاور میں گورنمنٹ ہائی سکول، معیاری ہسپتال، شفاخانہ حیوانات قائم ہیں۔ مزید ترقیاتی سکیموں میں بھی اس گاؤں کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہمیّت دی جارہی ہے۔ بھکرّ کے دیہات میں سب سے پہلے بستی بختاور کو بجلی کی سہولت دی گئی۔ یعنی آج سے تقریباً پندرہ سال پہلے یہاں بجلی کی لائن پہنچادی گئی جس کی وجہ سے گاؤں کی رونق میں اچھا بھلا اضافہ ہوا۔

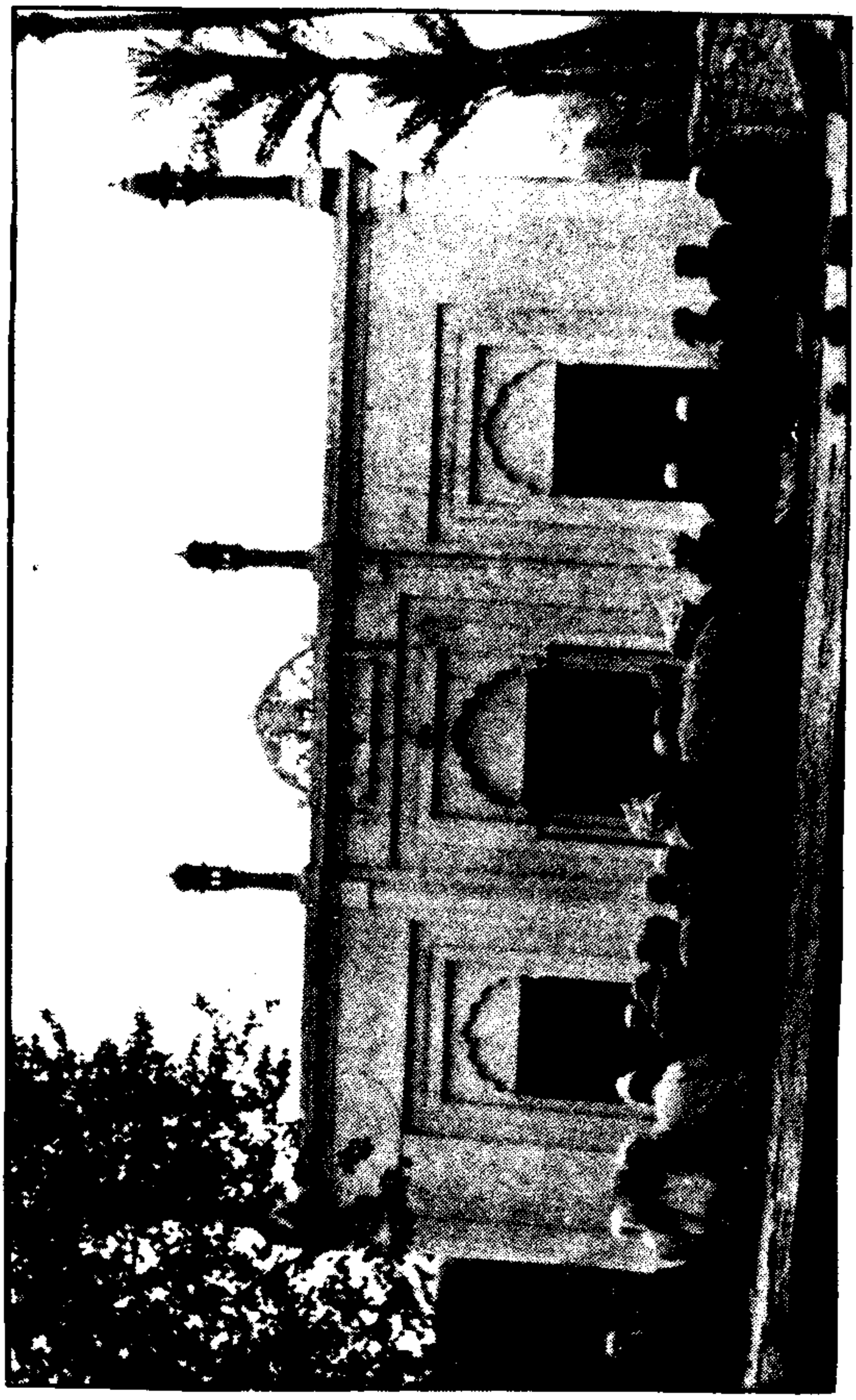
بستی بختاور کی سرزمین بڑی زرخیز بلکہ مردم خیز ہے۔ جدید ذرائع آبپاشی کی کثرت سے گاؤں کا اردگرد بڑا سرسبز و شاداب ہے اور اس میں قدرتی جاذبیت اور فطری کشش پائی جاتی ہے۔ آس پاس کے چھوٹے دیہات میں بستی بختاور کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور لوگوں کی آمدورفت سے بستی بختاور کی گلیوں میں رونق لگی رہتی ہے۔ گاؤں کے وسط میں جامع مسجد ہے جہاں جمعہ اور عیدین کی نماز باقاعدگی سے ادا کی جاتی ہے آس پاس کے دیہات سے کافی لوگ ایسے موقعے پر جمع ہوجاتے ہیں۔ اور اچھا بھلا مذہبی اجتماع ہوجاتا ہے۔

بستی بختاور کی شہرت کی اصل وجہ

بستی بختاور کو جس وجہ سے اہمیّت حاصل ہوئی اور دوسرے دیہات سے امتیازی مقام ملا وہ حضرت فقیر میاں عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے خاندان کی دینی مذہبی اور روحانی خدمات ہیں۔ آپ کی تشریف آوری سے ایسے پسماندہ علاقے میں ایک معمولی گاؤں کو علم وفقر کا گہوارہ بننے کی سعادت نصیب ہوئی اور روحانی درس گاہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی بستی بختاور میں سینکڑوں علماء درویش، سالک ذاکر شاغل اور حافظِ قرآن پیدا ہوئے جن کے ذکر وفکر، مراقبہ اور درس وتدریس نے ایک وسیع معاشرے کو اسلامی تعلیمات کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



بستی بختاور کی جامع مسجد جہاں فقیر خاندان کے بزرگ نمازِ جمعہ و عیدین پڑھاتے رہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انوار سے منوّر کر دیا۔ کیا ہی عجب سماں ہوتا جب ایک طرف مسجد کے وسیع صحن اور درختوں کے سائے میں وعظ و تبلیغ کا سلسلہ عروج پر ہوتا سامعین گناہوں سے توبہ و استغفار کرتے۔ گریہ وزاری، سوز و گداز اور عجز و نیاز کا منظر دیکھنے کے قابل ہوتا تو دوسری طرف خدا مست درویشوں کے حجروں اور خانقاہوں میں ذکر بالجہر، تزکیۂ نفس، مراقبے اور مجاہدے کی مشق جاری ہوتی اور رات کی تاریکی میں آس پاس کے جنگلوں اور صحراؤں میں درد مند دلوں سے نکلی ہوئی **اللہ ھُوْ** کی آواز سنائی دیتی۔

ملک بختاور کی مخلصانہ گزارش

ملک بختاور مرحوم نے ایک مرتبہ حضرت فقیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بستی بختاور قیام فرمائیں۔ آپ کی خدمت میں پہنچنے کیلئے دریا عبور کرنے اور دریا کی طغیانی کے باعث آپ کے عقیدت مندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ نیز کئی مرتبہ بستی ڈھانڈلہ دریا کی طغیانی کا شکار ہو چکی ہے اور نقل مکانی کی نوبت آتی رہی ہے۔ حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اعزّہ و اقارب نے بھی اسی قسم کا مشورہ دیا تو حضرت فقیر صاحبؒ بستی بختاور تشریف لانے پر راضی ہو گئے۔ آپ کے عقیدت مندوں کو اس بات سے بڑی خوشی ہوئی اور ان کے تعاون سے جلد ہی بستی بختاور میں قیام کا مرحلہ طے ہو گیا۔ آپ کے خانوادے کے لئے موجودہ بستی بختاور کے شمال مشرقی حصّے کو منتخب کیا گیا۔ جہاں پر آج تک ہمارا خاندان آباد ہے۔ ہمارے محلّے کی مسجد سے کوئی پچاس گز کے فاصلے پر حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش تھی۔ آپ کا قیام سرکنڈوں کے ایک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھونپڑے میں ہوتا اور آس پاس بھی سرکنڈوں کی چار دیواری تھی۔
ہمارے بزرگوں کی روایات اور مشاہدے کے مطابق یہ متبرک جگہ ہمارے دادا حضرت فقیر مرید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حصے میں آئی پھر ہمارے والد مرحوم نے یہاں مکان تعمیر کرایا۔

حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کافی عرصہ اسی جھونپڑے میں قیام رکھا۔ سرکنڈوں کے اس جھونپڑے میں قرآن مجید، مصلّٰی، کوزہ، چٹائی اور ایک آدھ استعمال کا پرانا کپڑا سارا ساز و سامان تھا۔ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز سے فارغ ہو کر گھر واپس آتے۔

حضرت فقیر صاحب کی صورت، سیرت اور اخلاق و عادات

حُلیہ آپ کا قد مُبارک درمیانہ تھا۔ رنگ گندمی سفید، جسم نحیف مگر صحت مند، سر پہ چھوٹے چھوٹے بال۔ داڑھی مناسب حد شرعی کے مطابق، آنکھیں تھوڑی باریک۔ رخسار چمکدار، جسم کے اعضا لطیف اور نازک۔

لباس آپ سادہ سفید کھدّر کا کرتہ اور تہمد استعمال کرتے۔ پتلے سفید کھدّر کی دستار سر پہ باندھتے۔ بعض اوقات ہلکے کھدّر کا رومال بھی سر پہ رکھ لیتے۔ باریک اور نفیس لباس کبھی استعمال نہ کیا۔

خوراک آپ بہت کم غذا استعمال فرماتے۔ دیہات کی سادہ غذا، ساگ پات اور سبزی پسند فرماتے۔ کوئی عقیدتمند کھانا پکا کر لاتا تو ایک آدھ لقمہ استعمال کر کے باقی کھانا تقسیم فرما دیتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بعض اوقات کھانے کی کئی لذیذ اور عمدہ چیزیں کافی دیر سامنے پڑی رہتیں اور آپ نفس کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے۔ تیرا کیا خیال ہے میں تجھے کھلاؤں گا۔ ذرا کھا کر تو دکھاؤ۔ گھر میں کئی مرتبہ فاقہ رہتا اور صرف پانی پر اکتفا کیا جاتا۔ بعض اوقات دریائی علاقے میں اُگنے والی گھاس سموکھا کے بُور کو پانی میں ابال کر نمک ملا کر بطور دلیا کے استعمال کرنے کی بھی نوبت آئی۔

نشست و برخاست

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ عموماً چٹائی پر بیٹھتے۔ گھٹنے کھڑے کر کے ان پہ سر رکھ لیتے اور مراقبے کی صورت میں اکثر اوقات گزارتے۔

کوئی بات کرنا ہوتی یا کسی کی بات سننا ہوتی تو مراقبے کی حالت میں پہلے علاقائی زبان میں "ہوں" فرماتے پھر سر اٹھاتے آپ بڑی دھیمی رفتار سے چلتے اور نگاہ نیچی رکھتے۔

اندازِ گفتگو

آپ بڑے نرم لہجے میں گفتگو فرماتے۔ آواز بڑی آہستہ اور نیچی ہوتی۔ گفتگو میں حد درجے کی تواضع اور عاجزی ہوتی۔ بہت کم گفتگو فرماتے۔

عجز و انکساری

آپ عجز و انکساری تواضع اور نیاز کا مجسمہ تھے۔ اپنی تعریف کا کوئی کلمہ سننا گوارا نہ تھا۔ کوئی ایسی بات کرتا تو فرماتے میں تو گناہوں کے بوجھ سے لدا ہوا ہوں۔ گناہوں کی آلودگی سے میری حالت خراب ہے۔ آپ پر اکثر گریہ اور رقت کی کیفیت طاری رہتی۔ خوفِ خداوندی سے آپ اس قدر روتے کہ آنسو بہنے سے رخساروں پر باریک سی نالیاں بن گئی تھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور بے پرواہی کے تذکرے پر آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے تو کافی وقت تک یہ کیفیت جاری رہتی اور آپ بے قراری اور اضطراب سے کانپتے رہتے۔ سیلاب کے موسم میں گاؤں کے قریب رات کے وقت اور صبح سویرے مینڈکوں کی اجتماعی آواز کان میں پڑتی تو حضرت رو رو کر بیہوش ہو جاتے۔ کسی مخلص نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ یہ بار بار کہتے ہیں۔ ڈے ڈر۔ ڈے ڈر یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب کچھ حاضر کرنے کے باوجود بھی ڈرتے رہو۔ کیونکہ وہ بے نیاز ہے اور بے پرواہ ہے۔

نام و نمود اور شہرت سے نفرت

حضرت فقیر میاں عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو نام و نمود، تکلّف تصنّع اور شہرت سے بے حد نفرت تھی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے اصرار کے باوجود بیعت کا عام سلسلہ جاری نہ فرمایا۔ جب کبھی آپ کے کسی کمال کا تذکرہ کیا جاتا یا دور دراز علاقے سے لوگ آپ کی روحانیت سے متاثر ہو کر آتے تو یہی فرماتے میرا پردہ رکھو۔ مجھے رسوا نہ کرو۔ میں کسی کام کا نہیں میں تو گناہوں کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہوں۔

اگر کوئی صاحب حال طالب صادق حاضر خدمت ہوتا تو تخلیہ میں اسے وظائف تلقین کر کے عہد لیتے کہ خدارا میرا تذکرہ کسی کے سامنے نہ کرنا اور نعمتِ الٰہی کے جو اثرات ظاہر ہوں۔ حتی الوسع پوشیدہ رکھنا اور دوبارہ میرے پاس آنے کی زحمت نہ کرنا۔ کیونکہ اسطرح میری شہرت ہو گی جو مجھے سخت ناپسند ہے۔ بعض اوقات خرقِ عادت کے طور پر کچھ باتیں ظاہر ہو جاتیں کبھی کسی کو علم بھی ہو جاتا تو آپ بڑی عاجزی اور تاکید سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرماتے کہ مجھ مسکین کے عیب پر پردہ رکھنا۔

عبادت وریاضت

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ آداب شریعت کے سخت پابند تھے۔ فرائض واجبات اور سنّتوں کی ادائیگی پورے اہتمام سے فرماتے یہاں تک کہ جذب و استغراق کی حالت سے بھی رجوع فرما کر ان امور شرعیہ کی پابندی کو پیشِ نظر رکھتے نوافل عبادات سے تو کسی وقت بھی فراغت نہ ہوتی۔ عموماً مراقبے اور مشاہدے کی کیفیت طاری رہتی۔ تفکر اور تدبر کے ساتھ طویل خاموشی معمول تھا۔ بستی بختاور سے مغربی جانب دو کلومیٹر پر بڑا سخت گھنا جنگل نہارات کی تاریکی میں عموماً اس جنگل میں محوِ عبادت رہتے۔ بعض اوقات دن کو بھی لوگوں کی آمد و رفت سے تنگ آکر اسی جنگل کی طرف تشریف لے جاتے۔ حضرت فقیر صاحب پر عشق و محبت اور جذب و مستی کا غلبہ رہتا اور عموماً استغراق اور مشاہدے کی کیفیت رہتی۔

قرآن مجید کی تلاوت، درود شریف، اسمائے الٰہی کے ورد کے علاوہ ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کون سے خاص وظائف پڑھتے تھے۔ آپ کی اولاد سے جو حضرات اہلِ کمال ہوئے ہیں ان سے دلائل الخیرات درود مستغاث اور قصیدہ غوثیہ کا پڑھنا ثابت ہے۔ غالب اندازہ یہی ہے کہ حضرت فقیر صاحب بھی یہ وظائف پڑھتے ہوں گے اور ان کے پڑھنے کی اجازت بھی فرماتے ہوں گے۔

زُہد و قناعت اور شانِ استغنا

حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دنیوی ناز و نعمت سے دُور کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واسطہ بھی نہ تھا۔ آپ کی پوری زندگی فقرِ محمدی کا عکسِ جمیل تھی۔ لباس، خوراک، رہائش اور دوسرے تمام امور میں فقر اور سادگی کا رنگ غالب تھا۔ گھر میں سونا چاندی، مال و دولت یا اناج کے ذخیرے کا کوئی تصوّر نہ تھا۔ آپ نے اپنے دَور میں نہ کوئی جائداد بنائی اور نہ ہی مال و متاع جمع کیا ہزاروں عقیدتمندوں کے اصرار کے باوجود مال و دولت اور دنیوی اسباب و ذرائع کو بالکل قریب نہ آنے دیا۔

آپ نے پوری زندگی کبھی کسی سے سوال نہ کیا۔ اپنی ضرورت اور حاجت کو کسی کے سامنے پیش نہ کیا اور دنیوی اسباب کے فقدان پر کبھی پریشان نہ ہوئے۔ ہماری خاندانی روایات سے ثابت ہے کہ جس دن گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ ہوتا تو آپ کی طبیعت پر مسرّت و انبساط کی کیفیت ہوتی اور فرماتے آج ہمارے گھر سے فقرِ محمدی کی خوشبو آرہی ہے۔

جاگیر قبول کرنے سے انکار

چونکہ سرحد کے علاقے میں حضرت کے کافی عقیدت مند تھے۔ ان کے ذریعے ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک نواب صاحب کو آپ کے حالات اور کمالات معلوم ہوئے تو وہ بہت متاثر ہوئے اور حضرت فقیر صاحب کو وہاں لیجانے اور جاگیر نام کر دینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان دنوں حضرت فقیر صاحب عموماً استغراق اور بے خودی میں رہتے تھے۔ نواب صاحب اپنے چند معتمد خدّام کے ساتھ حاضر ہوئے مگر حضرت فقیر صاحب کے ساتھ اس بارے ان کی گفتگو نہ ہو سکی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ آپ بدستور بیخودی اور مشاہدے کی کیفیت میں تھے۔ کشتی کے ذریعے زیادہ تر سفر کرتا تھا۔ نواب صاحب کے اصرار پر کچھ خادموں نے بھی رضامندی کا اظہار کر دیا اور حضرت کے لئے چارپائی پر بستر ڈال کر پالکی کی صورت میں دریائے سندھ کے کنارے آپ کو لایا گیا چند مریدین اور نواب صاحب مع خدام کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی دریا عبور کرنے لگی۔

بے ہوشم و با ہوشم بے کارم و با کارم

ابھی تھوڑا سا دریائی سفر طے ہوا تھا کہ حضرت فقیر صاحب نے علاقائی زبان میں "ہوں" فرمایا اور آنکھ کھولی۔ خادموں نے عرض کیا قبلہ! نواب صاحب آپ کو ڈیرہ اسماعیل خان لے جا رہے ہیں اور جاگیر آپ کے نام کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر فقر و استغنا کے پیکر نے بڑے نرم اور لطیف جلالی انداز میں فرمایا:

"مٹی دی مٹھ کھتاں چاتے موتی جواہرات ڈیواں چا"

یعنی کیا مٹھی بھر مٹی کے بدلے میں موتی جواہرات کے خزانے دیدوں۔ ابھی مجھے واپس لے جاؤ ورنہ میں تو بچ جاؤں گا مگر تم سب دریا میں غرق ہو جاؤ گے۔ آپ نے وہاں پر نواب صاحب کے لئے دعا فرمائی اور انہیں اجازت دے دی پھر گھر تشریف لائے۔

فقرِ محمدی کا یہ استغنا، اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے جو اتباعِ رسولؐ کی بدولت اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو نصیب ہوتا ہے۔ اور حضرت فقیر صاحب کی شان اس بارے میں خاص طور پر امتیازی حیثیت رکھتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیمات

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اولاد اور متعلقین کو ہمیشہ دنیوی ناز و نعمت ترک کرنے اور آخرت کی نعمتوں کے حصول پر توجہ دلائی۔ آپ نے ہمیشہ عاجزی انکساری اور تواضع کا درس دیا۔ شہرت نام و نمود اور دکھلاوے سے سختی کے ساتھ روکا۔ سادگی، قناعت، درویشی، غربت اور مسکنت کا راستہ اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔ فقر و ولایت کو دنیوی مال و جاہ کے حصول کا ذریعہ بنانے کی سخت مذمّت فرمائی۔

آپ نے اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی اور خوشنودی کو دین و دنیا کی حقیقی کامیابی قرار دیا۔ اور ساری زندگی اسی مقصد کے حصول میں گزار دی۔ آپ لوگوں کو اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں عاجزی اور نیاز کا تعلق پیدا کرنے کی تاکید فرماتے اور احکام شریعت کی پابندی کا احساس دلاتے۔ آپ کسی کی دل آزاری نہ کرتے اور کسی کو حقیر سمجھنے سے سخت منع کرتے۔ آپ خدا کی مخلوق سے رحمدلی، شفقت اور محبّت کا مظاہرہ فرماتے اور دوسروں کو بھی یہی تلقین فرماتے۔

اپنی تعریف اور مدح کرنا تو بجائے خود کسی دوسرے کو بھی یہ موقعہ نہ دیتے کہ وہ آپ کی تعریف کرے۔ آپ دعویٰ اور لاف زنی سے کوسوں دور تھے۔ خودستائی اور خودنمائی کے تصور سے بھی ناواقف تھے۔ آپ کا طریقِ اصلاح سختی، درشتی اور تنقید و اعتراض سے بیگانہ تھا۔ اور اس میں سراسر نرمی، بردباری۔ حوصلہ، محبّت پردہ پوشی اور خیرخواہی کے جذبات کارفرما تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعویذات اور عملیّات سے بے توجہی

حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایسے تعویذات اور عملیّات کے مخالف تو نہ تھے جو شرعی حدود اور آداب کے مطابق ہوں۔ لیکن اِن چیزوں کو مقصود سمجھنے اور ان کے حصُول میں جدّ و جہد اور کاوش کو بالکل پسند نہ فرماتے۔ آپ کا نقطۂ نظر تھا کہ کام کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے ہاں ہر کام کے اسباب اور ذرائع ہیں اگر اسباب اور ذرائع میں غلّو سے کام لیتے ہوئے انہیں مؤثر سمجھ لیا جائے تو یہ بات غلط ہے۔ خیر و شر اور نفع و نقصان سب اُس کے اذن سے ہوتا ہے۔ تعویذات اور عملیّات بھی اسی صورت میں فائدہ مند ہو سکتے ہیں جب اس مالکِ حقیقی کا اذن سَاتھ شامل ہو۔ پس تعویذات اور عملیات کے جائز اور مستحسن ہونے کے باوجود ان پر اعتماد اور یقین رکھنا اور حقیقی مؤثر سمجھنا ہرگز درست نہیں۔ آپ نے مروّجہ طریقے کے مطابق گنڈے تعویذ کا عام سِلسلہ بالکل جاری نہ کیا۔ البتّہ حاجت مندوں کے لئے دعا فرماتے انہیں استغفار اور توبہ کی تاکید فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے عجز و نیاز کا تعلق پیدا کرنے کی رغبت دلاتے۔

حضرت فقیر صَاحب کا تعویذ

چونکہ عوام الناس رواج کے مطابق تعویذ کا ضرور مطالبہ کرتے اس لئے ان کی دلجوئی کی خاطر آپ نے اپنے خادم کو حکم دے رکھا تھا کہ اگر کوئی ضرورتمند زیادہ مجبور کرے تو یہ لکھ دیا کرو۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھن بندے دی عاجزی کاغذ اُتے مَس
کیتا نقیسی رب دا کجھ نہ بندے دے وس

یعنی بندے کا کام کاغذ پر سیاہی کے ذریعے صرف عاجزی کا اظہار کرنا ہے ہو گا وہی جو رب تعالیٰ کو منظور ہو گا بندہ تو بے چارہ اور بے بس ہے۔

تعویذ یا درسِ توحید

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تعویذ سیدھے سادھے الفاظ میں درسِ توحید کا خلاصہ ہے گویا اس تعویذ کے ذریعے بھی آپ نے دعوت الی اللہ کا ایک سادہ اور آسان طریقہ اختیار کیا اور اہل حاجت کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ بندے کا کام تو محض عاجزی اور تواضع ہے اسے یہی چیز زیب دیتی ہے۔ اور یہی اس کے لائق ہے۔ کام ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ اپنے مقام پر، مگر بندے کا اپنے مالک و خالق سے حاجت طلب کرتے وقت جو عاجزانہ رابطہ پیدا ہو جاتا ہے یہ اس کے لئے مفید ہے یاد رکھو بندہ عاجز اور بے چارا ہے تمام تصرّفات اور اختیارات کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے۔

سبحان اللہ کیا ہی پیارا انداز ہے عوام الناس کو درسِ توحید دینے کا۔ اکابر بزرگانِ دین کا یہی شیوہ امتیاز ہے کہ وہ مسندِ فقر پر بیٹھ کر خدائی دعویٰ نہیں کرتے۔ اپنے اختیار اور تصرّف کی لاف نہیں مارتے اور اپنے آپ کو قبلۂ حاجات تسلیم کرانے پر زور نہیں لگاتے بلکہ لوگوں کو اس درگاہ کا راستہ دکھاتے ہیں اور اس کریم کا پتہ بتاتے ہیں جس کے درِ فیض پر وہ بھی اپنی حاجتیں لے کر جاتے ہیں گویا ان کی تعلیم یہی ہوتی ہے کہ ہم اور تم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب اسی کے محتاج ہیں۔ البتہ ہم تمہیں مانگنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔ طلب کا انداز بتاتے ہیں اور حصولِ مراد کا طریقہ سمجھاتے ہیں۔

ذوقِ سماع

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ مقامِ صحو و تمکین پر فائز تھے اور سماع کو مقصود بالذات نہیں سمجھتے تھے تاہم بعض اوقات ذوقِ محبت و جذبۂ عشق کے پیشِ نظر آپ نے سماع کو پسند فرمایا۔ اپنے ایک مخلص خادم میاں مرید گگڑ اسے بعض اوقات صوفیائے کرام کا عارفانہ کلام سماع فرماتے۔ ہمارے خاندان کے بزرگوں سے روایت ہے کہ حضرت فقیر میاں جی کامل رحمۃ اللہ علیہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ سماع کے دوران آپ پر وجد کی عجیب کیفیت طاری ہوئی۔

وجد و حال کی عجیب کیفیت

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے حضرت پر وجد طاری ہوا جس کی عجیب کیفیت تھی۔

حضوری گر ہمے خواہی از و غائب مشو حافظ
مَتیٰ مَا تَلْقَ مَنْ تَھوٰی دَعِ الدنیا وَاَھْمِلْھَا

آپ کے دونو صاحبزادے حضرت فقیر غلام محمدؒ و حضرت فقیر غلام حیدرؒ آپ کی کمر میں ہاتھ ڈالے ہوئے تھے آپ قیام کی حالت میں بازوؤں کو شدت سے جھٹکا دیتے اور صاحبزادوں کے ہاتھوں سے نکلتے نظر آتے اور یوں معلوم ہوتا کہ اگر وہ حضرات ذرا ہاتھ کھلے کریں تو آپ پرواز کرتے ہیں۔ آپ بار بار زبان سے فرماتے۔ مَتیٰ مَا تَلْقَ مَنْ تَھْوٰی دَعِ الدُّنْیَا وَاَھْمِلْھَا۔ حضرت میاں جی کامل صاحب بھی صاحبزادگان حضرات کے ساتھ حضرت فقیر صاحب کو تھامے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوئے تھے کافی دیر تک آپ پر یہ کیفیت طاری رہی پھر آہستہ آہستہ فرق پڑتا گیا۔ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر کا مفہوم یہ ہے کہ اگر محبوب حقیقی کا دوام حضور چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی اس بارگاہ سے غافل و غیر حاضر نہ رہو۔ جب تک دنیا اور اس کے مال و متاع سے مکمل طور پر تم منقطع نہیں ہو جاتے تو جس محبوب سے تمہیں عشق و محبت ہے اس کا وصال کب تمہیں میسر آسکتا ہے۔

عارفِ روم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مفہوم کو یوں بیان فرمایا۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

حضرت فقیر صاحب کی شہرت اور مقبولیت

کمالِ عجز و نیاز اور اخفائے حال میں مبالغے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپکو کافی شہرت اور مقبولیت عطا فرمائی۔ یہ وہ مصنوعی شہرت نہ تھی جس کیلئے اشتہار بازی، پروپیگنڈہ یا ذرائع ابلاغ کی کسی کوشش کا سہارا لیا گیا ہو یا مریدین کی ایک فعال اور کمربستہ جماعت کو اس مقصد کے لئے تیار کیا گیا ہو کہ وہ پیرانِ نمے پرند مریداں ہمے پرانند کا فریضہ سرانجام دیتی رہی ہو۔

یہ مقبولیت اور شہرت اس وعدۂ خداوندی کا نتیجہ تھی جو اس نے اپنے مقبول بندوں سے کر رکھا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا۔

بے شک جن لوگوں نے ایمانِ کامل کی دولت حاصل کی اور اعمالِ صالحہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا فریضہ سرانجام دیا اللہ تعالیٰ جو رحمٰن ہے ان کے لئے محبت پیدا فرمادے گا۔
اسی طرح حدیثِ پاک میں ارشادِ نبوی ہے۔
مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کیلئے عاجزی اور تواضع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے رفعت اور بلندی عطا فرماتا ہے۔
اللہ تعالیٰ جب کسی مقبول بندے کو شہرت اور مقبولیت عطا فرماتا ہے تو بعض ایسے اسباب پیدا فرما دیتا ہے جن کے ذریعے یہ سلسلہ پایۂ تکمیل کو پہنچ جاتا ہے۔ کشف و کرامات کا صدور یا بعض عجیب و غریب واقعات کا ظہور بھی ان ہی اسباب میں شامل ہے۔ ہم چند ایسے واقعات نقل کرتے ہیں جن کی وجہ سے حضرت فقیر صاحب کی شہرت و مقبولیت ظاہر ہونے لگی۔

شیر کا زیارت کے لئے حاضر ہونا

حضرت فقیر میاں علیسٰی رحمۃ اللہ علیہ مغرب کے قریب مسجد کے صحن میں تشریف رکھتے تھے اچانک بستی بخت آور کی گلیوں سے ہوتا ہوا ایک شیر مسجد میں آپہنچا۔ لوگوں میں خوف و ہراس پیدا ہوگیا اور پالتو جانور کانپنے لگ گئے۔ حضرت فقیر صاحب نے شیر کو تھپکی دے کر رخصت کر دیا اور وہ کوئی نقصان کئے بغیر آرام سے واپس چلا گیا۔

میاں غلام کی گزارش

حضرت فقیر صاحب کے ایک عقیدت مند میاں غلام نے رات کو حاضر ہو کر عرض کیا کہ شیر کی آمد سے تو ہماری بھینسوں کے دودھ خشک ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا آئندہ اس طرح نہ ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنگل میں تشریف لے جانا

اس واقعے کے بعد اکثر و بیشتر آپ دو میل پر واقع گھنے جنگل میں دن کے وقت تشریف لے جاتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔

جنگل کے جانوروں کا ہجوم

کسی کو معلوم نہ تھا کہ جنگل میں آپ کا کیا شغل ہوتا ہے۔ اتفاقاً ایک دن کچلا قوم کا ایک کسان اپنے جانوروں کو چراتا ہوا جنگل کے قریب سے آ گزرا۔ اس نے دیکھا تو جنگل کے جانور بڑی تیزی سے ایک طرف جمع ہو رہے ہیں۔ جانوروں کا انداز وحشیانہ تھا بلکہ بڑے سلیقے اور نظم و ضبط سے چل رہے تھے۔ جانوروں کی خلافِ معمول حرکات و سکنات دیکھ کر اس شخص کو حوصلہ ہوا اور وہ آہستہ آہستہ ان کے پیچھے ہو لیا۔ جوں ہی وہ آگے ہوتا گیا اس کی گھبراہٹ کم ہوتی گئی۔ کیا دیکھتا ہے کہ حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے ہیں اور جنگل کے جانوروں کا ہجوم ہے وہ خود بھی آپ کے قدم چوم رہے ہیں اور اپنے بچوں کو اٹھا کر آپ کے قدموں پر ڈال رہے ہیں جب حضرت فقیر صاحب فارغ ہوئے تو وہ شخص حاضرِ خدمت ہوا، آپ نے اسے دیکھ کر بڑے تعجب اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تاکیدی انداز میں فرمایا۔ خدا کے لئے میرے عیبوں پر پردہ رکھنا اور میرے حال کی کسی کو خبر نہ دینا۔ وہ شخص گھر آیا تو اس کی حالت بدلی ہوئی تھی۔ گھر والوں نے پوچھا تو اس سے رہا نہ گیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا۔ یہ خبر بڑی تیزی سے پھیل گئی اور حضرت فقیر صاحب کی خدمت میں بہت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے لوگوں نے حاضر ہو کر معذرت کی کہ ہمیں جناب کی شان معلوم نہ تھی۔ ہمیں تو اب پتہ چلا ہے کہ جنگل کے جانور بھی آپ کے قدم چومتے ہیں۔

حضرت فقیر صاحب کا ردِّ عمل

حضرت فقیر صاحب کی طبیعت کو بہت کوفت ہوئی بار بار یہ واقعہ سُن کر طبیعت میں سخت ملال پیدا ہوا تو فرمایا کچالا، تُو نے میرا پردہ فاش کیا ہے خدا کرے تیری زمین کا نام و نشان نہ رہے۔

قوم کچالا کا رقبہ دریا بُرد

حضرت فقیر صاحب کے اس فرمان کے کچھ دن بعد اچانک دریائے سندھ نے قوم کچالا کے رقبوں کا رخ کر لیا اور بڑی تیزی سے گرانا شروع کر دیا۔ کچھ عرصے میں قوم کچالا کا سارا رقبہ دریا برد ہو گیا اور پھر کبھی دریا نے اس جگہ کو نہ چھوڑا بلکہ یہ علاقہ ہمیشہ اس کی طغیانی کی زد میں رہا۔ سینکڑوں کنالوں پر مشتمل رقبہ آج تک دریا کے گرداب سے نہ نکل سکا۔ اور اس قوم کے لوگ آج تک لوگوں کے مال مویشی چرانے اور محنت مزدوری پر گزارہ کرتے آئے ہیں۔

یار لیشوری اور یار مُلتانی

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کبھی جنگل سے ہو کر مغربی جانب دریائے سندھ کی طرف چلے جاتے اور خادم کو بھی ساتھ لے جاتے دریا سے کچھ دُور خادم کو بیٹھ جانے کا حکم فرماتے اور خود دریا کے کنارے تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ خادم نے سوچا کہ ذرا دیکھیں فقیر صاحب وہاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کرتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ پیچھے چل پڑا اور ایک ٹیلے کی اوٹ لیکر دیکھتا رہا۔
دریا کے عین وسط سے ایک شخص ظاہر ہوا اور فقیر صاحب کی طرف آنے لگا۔ حضرت نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ "آاوئے یار لیشوری آ۔" اس کے ہاتھ میں بھونی ہوئی بوٹیوں کی ایک سیخ تھی جس سے دھواں نکل رہا تھا۔ وہ پانی میں کھڑا رہا اور آپ کنارے پر تھے وہ ایک ایک بوٹی سیخ سے اتار کر دیتا گیا اور آپ تناول فرماتے گئے۔ پھر وہ شخص پانی میں گم ہو گیا۔
کچھ دیر کے بعد ایک اور شخص اسی طرح دریا سے ظاہر ہوا اور آپکی طرف آنے لگا۔ آپ نے اسے دیکھ کر فرمایا۔ "آاوئے یار ملتانی آ۔" اس کے ہاتھ میں بھی بھونی ہوئی بوٹیوں کی سیخ تھی وہ سیخ سے بوٹی اتار کر آپ کو دیتا گیا اور آپ تناول فرماتے گئے۔ پھر یہ شخص بھی پانی میں گم ہو گیا۔ آپ کا خادم یہ دیکھ کر بے حس ہو گیا۔ آپ واپس ہوئے تو اسے اٹھایا اور پوچھا کہ تم یہاں کس طرح آ گئے اس نے معذرت کی اور آپ نے تاکید کی کہ یہ واقعہ کسی کو نہ بتلائیے۔ اس نے کافی دنوں تک اس بات کو چھپایا۔ مگر بالآخر بیان کر بیٹھا اس قسم کے واقعات سے حضرت فقیر صاحب کی شہرت کا سلسلہ پھیلنے لگا۔

بیٹھا ہوا وطن میں بھی سالک سفر میں ہے

بستی بخت در سے کافی دور علاقے کے کچھ لوگ حج پر گئے واپس آئے تو لوگ انہیں ملنے کے لئے آنے لگے۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ فقیر میاں عیسیٰ صاحب حج سے واپس آ گئے ہیں یا نہیں؟ لوگوں نے کہا وہ تو حج پر نہیں گئے تھے۔ انہوں نے کہا ہم نے کئی مرتبہ انہیں وہاں طوافِ کعبہ کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دوران دیکھا ہے مگر بعد میں کافی تلاش کے باوجود ہماری ملاقات نہ ہوسکی۔ یہ بات پھیلتی گئی اور دور دراز علاقوں سے لوگ مبارک دینے کے لئے آپکی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ آپ انہیں فرماتے میں بے چارہ تو گناہوں کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا ہوں گھر والوں سے پوچھ لو میں تو یہاں پر پڑا رہا ہوں میرا پردہ رکھو مجھے رسوا نہ کرو۔ اور مجھے میرے حال پر رہنے دو۔ اس واقعے سے بھی حضرت فقیر صاحب کی خاصی شہرت و مقبولیت ہوگئی۔

کشف و کرامات

حضرات اولیائے کرام سے کشف و کرامات کے صادر ہونے پر قرآن و حدیث شاہد ہیں۔ اہل السنۃ والجماعۃ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ بزرگانِ دین کی سب سے بڑی اور معنوی کرامت اتباعِ شریعت ہے شریعت پر عمل کرنے کو ہی طریقت کہا جاتا ہے۔ جو لوگ شریعت اور طریقت میں تفرقہ اور تضاد کی باتیں کرتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ اولیائے کرام سے خرقِ عادت کے طور پر کسی امر کا ظاہر ہونا کرامت کہلاتا ہے مثلاً ہوا میں اڑنا، پانی پر چلنا، ایک وقت میں کئی جگہ ہونا، تھوڑے سے وقت میں طویل سفر طے کر لینا، اسی طرح دل کے ارادے پر مطلع ہونا، کسی بات کی قبل از وقت خبر دے دینا یہ تمام امور اس وقت کرامت قرار پاتے ہیں جب اتباعِ شریعت کے ساتھ صادر ہوں۔ اگر خلافِ شرع امور کے ارتکاب کے باوجود ایسی باتیں ظاہر ہوں تو انہیں استدراج کہا جاتا ہے۔ جس کا کرامت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کرامت کی پہچان اتباعِ شریعت ہے۔ ورنہ بہت سے ہندو، جوگی اور سادھوؤں سے ریاضت اور مشقت کی بنا پر ایسے امور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کا صادر ہونا ثابت ہے جسے قطعاً کرامت نہیں کہا جا سکتا۔ ولی اللہ کی کرامت دراصل نبی برحق کا معجزہ ہوتا ہے۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں بے شمار اولیائے کرام ہوئے ہیں جن سے ہزاروں کرامات صادر ہوئیں اور دینِ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو تقویت پہنچی۔ حضور غوثِ اعظم محبوب سبحانی پیرانِ پیر سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات تو تمام اولیائے کرام کی کرامات سے بڑھ کر ہیں اور درجۂ شہرت و تواتر کو پہنچنے کی بنا پر قطعی اور یقینی ہیں۔

اولیائے کرام سے کرامات کا صدور لازمی اور ضروری نہیں۔ بہت سے بزرگانِ دین ایسے بھی گزرے ہیں جن سے کرامات کا صدور نہ ہوا یا بالکل نہ ہونے کے برابر ہوا۔ بہرحال اتّباعِ شریعت ایک ایسا لازمی امر ہے جو ہر ولی کے لئے ضروری ہے۔ اور ولایت کی سب سے بڑی پہچان ہے۔ حضرت فقیر میاں عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر اتّباعِ شریعت کا غلبہ تھا۔ پوری زندگی شریعت کے مطابق گزاری۔ کشف و کرامات کے اخفاء اور پردہ داری سے قلبی لگاؤ تھا۔ پھر بھی آپ سے بعض کرامات کا صدور ہوا جن کا تذکرہ محض اس لئے کیا جاتا ہے کہ حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں کی دلجوئی ہو اور ان میں حضرت فقیر صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے کا شوق پیدا ہو۔ چونکہ عوام الناس کرامات کو ولایت کا معیار سمجھتے ہیں اور بزرگوں کی عظمت ان کے دل میں راسخ کرنے کے لئے کرامات کا بیان ضروری ہوتا ہے اس لئے ہم حضرت فقیر صاحب کے فیضانِ ولایت و کرامت کے کچھ واقعات نقل کرنے پر مجبور ہیں ویسے ہمارے نزدیک حضرت فقیر صاحب کی سب سے بڑی کرامت تو یہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی اتباعِ شریعت میں گزاری اور ہمیشہ ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور خوشنودی کو مقدّم سمجھا۔

بحری جہاز کو گرداب سے بچانا

روایت ہے کہ حج سے واپسی کے موقعہ پر ایک بحری جہاز سخت گرداب میں پھنس گیا اور بچنے کی امید نہ رہی اسی جہاز میں علاقہ پشاور کے پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ بھی سوار تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر بزرگانِ دین کو پکارا تو حضرت فقیر صاحب وہاں پر ظاہر ہوئے اور جہاز آپ کی برکت سے گرداب سے نکل آیا۔ شاہ صاحب نے عرض کیا خدارا اپنا نام اور پتہ تو بتا دیجئے۔ آپ نے جلدی میں نام بتایا اور فرمایا بھکّر سے آیا ہوں۔

بھکّر کی بجائے سکھّر

پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ خیریت سے وطن واپس پہنچے تو آپ سے ملاقات کے لئے فوراً سفر اختیار کیا۔ انہیں خیال ہوا کہ شاید آپ نے سکھر فرمایا اس لئے انہوں نے علاقہ سندھ کا سفر اختیار کیا۔ وہاں کافی تلاش کی مگر بے سود، واپسی پر پنجاب آئے تو انہیں یاد آیا کہیں بھکّر نہ ہو چنانچہ وہ بھکّر آپہنچے یہاں پر انہیں کچھ اپنے متعلقین بھی مل گئے اور حضرت فقیر صاحب کا پتہ بھی چل گیا۔ بھکّر کا سودھا خاندان شاہ صاحب کا عقیدتمند تھا انہوں نے بھکّر کے مشہور خطیب سیّد جعفر شاہ مرحوم کے والد صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرحوم سے رابطہ کیا اور انکی معیّت میں شاہ صاحب بستی بخناور کی طرف روانہ ہوئے۔

مہمان آرہے ہیں

حضرت فقیر صاحبؒ شاہ صاحب کے آنے سے پہلے فرمارہے ہیں کہ آج خاص مہمان آرہے ہیں کھانے کا انتظام کرو۔ اس قسم کے الفاظ خلافِ معمول تھے۔ آپ کے صاحبزادوں اور خادموں نے دریافت کیا تو تعداد بھی بتائی اور فرمایا کہ اچھا کھانا تیار کراؤ۔ ظہر کے قریب پیر حیدر شاہ صاحب وارد ہوئے۔ حضرت فقیر صاحب نے باہر آکر ان کا استقبال کیا۔

شاہ صاحب پر وجد و گریہ کی کیفیت

حضرت شاہ صاحب نے آپ کو دیکھا تو سارا واقعہ آنکھوں کے سامنے آگیا۔ بے اختیار رو کر آپ کے قدموں پر گرنے لگے۔ حضرت فقیر صاحب نے گلے سے لگالیا اور فرمایا شاہ صاحب اس طرح ہرگز نہ کرتا میں تو آلِ رسولؐ کا غلام ہوں۔ آپ نے کیوں اتنی تکلیف فرمائی میں کہاں اس قابل تھا کہ آپ نے میری خاطر اتنا طویل سفر کر ڈالا۔

ایک ہی رات میں حصولِ مراد

پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے خلوت میں بیعت کے لئے عرض کیا تو حضرت فقیر صاحب نے معذرت ظاہر کی اور ان سے دعا کی درخواست کی شاہ صاحب نے اصرار کی کوئی حد نہ چھوڑی اور آلِ رسولؐ سے آپ کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محبت کا سہارا لیا تو حضرت فقیر صاحب مجبور ہو گئے۔
فرمانے لگے شاہ صاحب آپ کے حکم پر میں آپ کو بیعت کرتا ہوں اجازت دیتا ہوں اور جو کچھ مجھ عاجز کے پاس ہے پیش کرتا ہوں مگر ایک شرط ہے اور وہ یہ کہ آئندہ میرے پاس آنے کی زحمت نہ فرمانا اور کسی دوسرے کو بھی نہ بھیجنا کیونکہ اس سے میری شہرت ہو جائے گی اور میں چاہتا ہوں کہ میرے عیبوں کا پردہ رہ جائے۔ شاہ صاحب نے اس شرط کو قبول کر لیا اور آپ نے انہیں بیعت اور اجازت سے سرفراز فرمایا۔

روایت ہے کہ کافی عرصہ بعد ہمارے خاندان کے کچھ بزرگ کسی کام کے سلسلے میں پشاور گئے تو اتفاقاً پیر حیدر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا پہنچے۔ شاہ صاحب کی لوحِ مزار پر جہاز کے گرداب اور حضرت فقیر صاحب سے فیضیاب ہونے کا واقعہ لکھا ہوا تھا۔ آپ کی اولاد سے کچھ بزرگ فوراً تشریف لائے اور کسی سابقہ تعارف کے بغیر بہت اعزاز و اکرام فرمایا کئی دن اپنے پاس ٹھہرایا اور بڑی مشکل سے آنے کی اجازت دی۔
افسوس کہ پھر شاہ صاحب قبلہ کے خاندان سے ہمارا کوئی رابطہ نہ ہو سکا۔ اور اس تاریخی تعلق کو مزید پھلنے پھولنے کا موقعہ نہ مل سکا۔

کانی گرّم کے سادات کی امداد

روایت ہے کہ سکھا شاہی کے زمانے میں کانی گرّم علاقہ غیر پر سکھوں نے رات کے وقت حملہ کر دیا۔ سادات کے اس مشہور گھرانے میں اس رات صرف مستورات تھیں۔ قبلہ شاہ صاحب مریدین کے ہاں دورے پر تھے۔ سکھوں نے حویلی کے دروازے سے داخل ہونے کی کوشش کی تو مستورات نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا کا واسطہ دے کر کہا۔ ہے کوئی اللہ کا ولی جو اس وقت ہماری امداد کرے اور خرد دروازے کی طرف آئیں۔ دیکھا تو ایک سفید پوش میانہ قد بزرگ نے تلوار سے ایک سکھ کی گردن اڑا دی اور دوسروں کو بھگا دیا۔ مستورات نے فرمایا، خدا کے لئے اپنا نام تو بتا دو آپ نے ہم پر بڑا احسان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ہم سادات ہیں۔ آپ نے نام بتا کر فرمایا میں سادات کا ادنیٰ غلام ہوں۔

سادات کانی گرم کی فقیر صاحب سے عقیدت

اس واقعہ سے کانی گرم کے سادات کو حضرت فقیر صاحب سے بڑی عقیدت اور محبت ہوئی ان حضرات کے ہمارے علاقے میں بھی مریدین ہیں۔ یہ حضرات جب یہاں آتے تو حضرت فقیر صاحب کے مزار پر حاضری دیتے اور آپ کے خاندان کا بہت احترام کرتے۔ اس خاندان میں سے پیر غلام بادشاہ مرحوم اور ان کے صاحبزادے پیر قیمت بادشاہ مرحوم اکثر اس علاقے میں آتے رہتے تھے۔ پیر غلام بادشاہ صاحب کا معمول تھا حضرت فقیر صاحب کے مزار پر حاضری دیتے اور دنبہ ذبح کرتے پھر مریدین کی طرف جاتے۔ حضرت فقیر صاحب کے ادب و احترام کی خاطر یہ حضرات فقیر صاحب کے علاقے میں پیدل سفر کرتے گھوڑے وغیرہ پر بالکل سوار نہ ہوتے۔ دریائے سندھ کے پار پکے علاقہ میں جاتے تو پھر سوار ہوتے۔ ہم نے کئی مرتبہ انہیں دیکھا گھوڑا ساتھ ہوتا مگر شاہ صاحب مریدین کے ساتھ پیدل سفر کر رہے ہوتے اور فرماتے حضرت فقیر صاحب کے علاقے میں ہم کس طرح سوار ہوں۔ ہم پر فقیر صاحب کا بہت بڑا احسان ہے۔ ہمارے خاندان کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگ ان حضرات کے احترام کے لئے کھڑے ہوتے تو منع کر دیتے اور فرماتے ہرگز نہ اٹھنا تمہارے دادا جان کا ہم پر بڑا احسان ہے۔ اب ان حضرات نے علاقہ ٹانک میں ڈیرہ لگا رکھا ہے۔ اور پیر غلام بادشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار بھی وہیں ہے۔

بی بی سیّدہ زہرا لالؒ کا پیغام

قصبہ بہل سے جنوب کی طرف واقع چونہڑیں محمد حسن میں مقیم بی بی زہرا لالؒ خاتون حضرت فقیر صاحب کو بھائی میاں عیسیٰؒ کہتی تھیں ان کی بھینسیں چرنے کے لئے گئیں تو واپس نہ آئیں اور تلاش کرتے دو تین دن گزر گئے۔ مائی صاحبہ نے بستی بختاور آدمی بھیجا اور پیغام دیا۔ میرے بھائی میاں عیسیٰؒ سے کہو کہ میں تو رو رہی ہوں اور تم آرام سے بیٹھے ہو تین دن ہو گئے میری بھینسیں گم ہیں

فقیر صاحب کا جواب

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے پیغام سن کر فرمایا میری بہن سے جا کر کہو کہ میں ابھی ابھی تمہاری بھینسیں دریا سے پار پہنچا کر آ رہا ہوں جواب تمہارے پاس پہنچ چکی ہوں گی۔ اگر آپ بھائی کو پہلے یاد فرماتیں تو اتنی دیر نہ ہوتی۔ اس وقت علاقے میں سیلاب تھا حضرت فقیر صاحب اپنی جگہ بیٹھے ہوئے فرماتے بڑا پانی ہے۔ بڑے کانٹے ہیں۔ بڑی دور بھینسیں جا پہنچی ہیں۔ ہمارے ہاتھوں اور پاؤں میں چھالے پڑے ہوئے ہیں آپ نے قاصد کو ہاتھوں اور پاؤں کے چھالے دکھائے اور فرمایا واپس چلے جاؤ میں ابھی بھینسیں پہنچا کر آ رہا ہوں۔ قاصد پہنچا تو بھینسیں پہلے پہنچ چکی تھیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور مائی صاحبہ حیران تھیں کہ یہ کس طرح ہو گیا۔ جواب سنا تو بہت خوش ہوئیں اور دعائیں دیتی رہیں۔

قرآنِ مجید سے نقد رقم برآمد

ایک مرتبہ آپ قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک سیّد صاحب آئے اور آتے ہی سوال کیا کہ مجھے لڑکی کی شادی کرنا ہے میری امداد کریں۔ آپ چونکہ سادات کا بہت خیال فرماتے تھے۔ اس لئے بلا توقف شاہ صاحب سے فرمایا جھولی پھیلائیں آپ نے قرآن مجید کو ذرا ہلایا تو چاندی کے روپے گرنے لگ گئے۔ آپ نے فرمایا شاہ صاحب کافی ہیں انہوں نے کہا کچھ اور ہوں تو اچھا ہے آپ نے دوبارہ قرآنِ مجید کو تھوڑا سا ہلایا تو مزید روپے گرنے لگے پھر فرمایا کہ شاہ صاحب کافی ہیں انہوں نے جھولی کو مزید پھیلاتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ پھر ایسا فرما دیں تو بہت اچھا ہو گا تیسری مرتبہ جب آپ نے قرآن مجید کو ذرا ہلایا تو اتنے روپے گرے کہ شاہ صاحب کی جھولی بھر گئی۔ شاہ صاحب خوش بھی ہوئے مگر خیال کیا کہ اس کام کے لئے حضرت فقیر صاحب کو تکلیف دیکر غلطی کی ہے بہت سے قرآنِ مجید ہمارے گھر رکھے ہوئے تھے ہم خود ہی یہ کام کر لیتے۔ وہ بڑی تیزی سے روانہ ہوئے نقدی کو جلدی سے رکھا اور طاق میں رکھے ہوئے قرآن مجید کے نسخوں کا رخ کیا۔ شاہ صاحب نے قرآن مجید کے نسخوں کو بڑے زور سے ہلایا اور بار بار ہلایا مگر ایک روپیہ بھی برآمد نہ ہو سکا پھر خیال کیا کہ وہ قرآن جس پر حضرت فقیر صاحب تلاوت کر رہے تھے کسی خاص کمپنی کا ہو گا۔ ان سے دریافت کرنا پڑے گا اور پھر کام بن جائے گا۔ صبح سویرے پھر شاہ صاحب نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بستی بختاور کا رخ کیا حضرت فقیر صاحب کے دروازے پر پہنچے اور کہلا بھیجا کہ ملاقات کی تکلیف نہیں دیتا بس اتنا فرما دیجئے کہ آپ کا قرآن مجید کس کمپنی کا ہے۔ آپ کو سارا قصہ معلوم تھا فرمایا شاہ صاحب خواہ مخواہ آپ قرآن مجید کے نسخوں کو بار بار ہلا کر تکلیف دیتے رہے۔ قرآن مجید کی ایک ہی کمپنی لوحِ محفوظ ہے فرق صرف یہ ہے کہ ہاتھ اِس عاجز کا تھا۔ اس پر شاہ صاحب نے معذرت کی اور روانہ ہو گئے۔

کنویں کا نام و نشان مٹا دیا

بستی بختاور سے ایک میل کے فاصلے پر بستی جمال کے جنوب میں ایک کنواں جو تقریباً تیار ہو چکا تھا راستے پر واقع تھا۔ اس کنویں پر حضرت فقیر صاحب کے ہمعصر بزرگ سلطان عطا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین کا قبضہ تھا حضرت سلطان عطا صاحب خود تو شرعی احکام کے پابند تھے مگر ان کے یہ حواری ملنگ قسم کے آزاد لوگ تھے۔

بستی جمال کے عقیدتمندوں نے حضرت فقیر صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ جناب اگر کنواں آباد ہو گیا تو یہاں پر یہ ملنگ بیٹھ کر غیر شرعی حرکات کریں گے ہماری عورتوں کے گزرنے کا یہی راستہ ہے۔ ہمارے لئے بڑی تکلیف کی بات ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی آج رات مجھے وہ کنواں ذرا دکھا دے میں خود اس کے ساتھ چلوں گا۔ رات کو حضرت فقیر صاحب کنویں پر تشریف لے گئے اس پر کھڑے ہو کر تین مرتبہ اپنے قدم کی ضرب لگائی تو کنواں زمین میں دھنسنے لگا صبح ہوئی تو ایک ٹیلے کے علاوہ کنویں کا نام و نشان تک نہ تھا ملنگ حواریوں نے حضرت سلطان عطا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صاحب کی خدمت میں حال عرض کیا تو فرمایا میں کیا کروں. بھائی میاں عیسیٰ نے تو کنویں کا تختہ اُلٹا ہے۔

دریائے سندھ کی طغیانی اور کٹاؤ کو روکنا

ایک مرتبہ دریائے سندھ میں شدید طغیانی تھی اور دریا لوگوں کی زمینیں اور بستیاں گرا رہا تھا حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ عقیدت مند حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا قریب ہے کہ ہمارے رقبہ جات اور مکانات گر جائیں. آپ نے فرمایا جلدی چلے جاؤ دریا پر مہتر خضر علیہ السلام سے میرا سلام کہو اور اپنی پریشانی بیان کرو۔ انہوں نے دریا پر پہنچ کر سلام کہا اور حال بیان کیا۔ مگر دریا کی کارکردگی میں کوئی فرق نہ پڑا۔ انہوں نے فوراً گھوڑے سوار روانہ کیا۔ اس نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حال تو وہی ہے۔ آپ نے پھر وہی سلام اور پیغام دیا۔ اس مرتبہ بھی کوئی فرق نہ پڑا تو چند گھوڑے سوار گریہ و زاری کرتے ہوئے حضرت فقیر صاحب کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا کہ ہم الوداعی سلام عرض کرنے آئے ہیں۔ ہماری بستی اور زمینیں اب دریا کی زد سے نہیں بچ سکیں گی۔

بس او خضرؑ آ۔ رہ او خضرؑ آ

جب دوسری مرتبہ گھوڑے سواروں نے رو کر حال عرض کیا تو حضرت فقیر صاحب جلال اور وجد کی کیفیت میں کھڑے ہوئے اور بڑے جذبے سے فرمایا بس او خضرؑ آ۔ رہ او خضرؑ آ۔ یعنی اے خضرؑ اب بھی بس نہیں کرتے اور اب بھی نہیں رکتے۔ پھر فرمایا مطمئن ہو کر چلے جاؤ تمہاری زمینوں اور آبادیوں کو دریا کچھ نہیں کہے گا۔ وہ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی زمینوں اور مکانوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی حدود کا ایک انچ بھی دریا نہ گرا سکا۔ علاقے کے لوگوں نے یہ منظر جا کر دیکھا اور اس کو حضرت فقیر میاں عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خاص توجہ کا نتیجہ قرار دیا۔

ایک باؤلے (چھتّے) کو اسمِ ذات جاری کرا دیا

نور محمد کلاچی بلوچ جو بعد میں فقیر نور محمد چھتّا کے نام سے مشہور ہوئے باؤلے کتّے کے کاٹنے سے باؤلے ہو گئے تھے۔ رنگ نیلا سیاہ ہو گیا۔ رسّیوں سے جکڑے ہوئے بڑی مشکل سے ان کو بستی بختاور لایا گیا۔ اچھے بھلے جوانمرد ان کی اس حالت سے خوف کھاتے۔ ان کو لایا گیا تو سینکڑوں آدمی ساتھ جمع ہو گئے اور ایک شور بپا ہو گیا، حضرت فقیر صاحب باہر تشریف لائے تو فرمایا اس کی رسّیاں کاٹ دو۔ لوگوں نے عرض کیا حضور اسی حالت میں دم فرما دیں چھوٹ جانے سے سخت خطرہ ہے۔ آپ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں اسے چھوڑ دو۔ چھوڑا گیا تو بڑی شدت اور دیوانگی کے عالم میں اچھل کر وہ فقیر صاحب پر حملہ آور ہوا۔ آپ نے دور سے پھونک ماری اور لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈالا تو اسمِ ذات اللہ اس کی زبان پر جاری ہو گیا۔ پھر اس کی یہ حالت تھی کہ زبان کسی بھی وقت ذکر سے رُکتی نہ تھی اور قضائے حاجت کے وقت وہ زبان کو ہاتھ سے پکڑ لیتا۔ پھر یہ فقیر نور محمد چھتّا کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا باؤلے کا دم بہت مشہور ہوا بلوچے والی علاقہ زیریں کروڑ لعل عیسن کے سادات خاندان کو باؤلے کے دم کی اجازت فقیر نور محمد چھتّا سے تھی۔ اب تو یہ لوگ شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔ ویسے ان کے بزرگ اہلِ سنّت تھے۔ چنانچہ مرید حسین شاہ صاحب غلام اکبر شاہ صاحب اور اللہ بخش شاہ صاحب یہاں بستی بختاور آیا کرتے تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے بزرگوں کی اقتدا میں نماز با جماعت مسجد میں ادا کرتے۔

دریا میں ڈوبنے سے بچا کر پار لگا دینا

کڑی شموزئی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک پٹھان درویش حضرت فقیر صاحب کی زیارت کے لئے دریائے سندھ کے کنارے آ پہنچا تو وہاں کوئی کشتی نہ تھی کیونکہ کشتی دن چڑھنے کے کچھ دیر بعد روانہ ہو جاتی تھی۔ شام ہونیوالی تھی درویش نے کچھ دیر تو انتظار کیا جب رات ہوتے دیکھی تو صبر نہ کر سکا۔ حضرت فقیر صاحب کو درد بھری آواز دی اور دریا میں چھلانگ لگا دی۔

شام کے بعد حضرت فقیر صاحب گھر تشریف رکھتے تھے۔ بیٹھے بیٹھے اچانک ہاتھ لمبے کرتے ہوئے فرمایا۔ "او خدا کے بندے یہ کیا کر دیا توبہ" پھر اپنی جگہ پر بیٹھے ہی فرمایا میرے کرتہ کی آستینیں پانی سے تر ہو گئی ہیں۔ انہیں اچھی طرح نچوڑ دو اور خیال رکھنا ایک دیوانہ پٹھان رات کو آ پہنچے گا۔ اسی کو دریا سے نکالتے ہوئے ہمارے کپڑے پانی سے بھیگ گئے ہیں۔ آدھی رات کو پٹھان فقیر صاحب کے دروازے پر آ پہنچا اور زور سے کہا "بابو خو آج تو ہم مرتا تھا" فقیر صاحب نے خود جا کر اسے دلاسہ دیا اور اس کی دلجوئی فرمائی۔

اسی واقعے پر کرامات کا باب اختتام پذیر ہوتا ہے۔ بطور نمونہ آپ کی چند کرامات بیان کر دی گئیں ورنہ کرامات کی تفصیلی روداد کے لئے تو دفتر درکار ہیں۔ کرامات کے کچھ واقعات بعض عنوانات کے ضمن میں بعد میں بھی آئیں گے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیر صاحب کے ہمعصر درویش بزرگ

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض ہمعصر درویش بزرگوں سے تعلقات تھے۔ ان میں سے بعض سے غائبانہ تعارف اور تعلق تھا اور بعض سے ملاقات تھی۔ جن بزرگوں کے متعلق ہمیں معلوم ہو سکا ہے ان کا مختصر تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت پیر امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ چونیاں والے

(موضع بگڑیں علاقہ شجاع آباد) ملتان

حضرت پیر امام شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ میں خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں ان کی ولادت ہوئی۔ مزاج میں جذب و مستی کا غلبہ تھا۔ سماع کا ذوق غالب تھا۔ ایسے مردِ کامل کی تلاش میں تھے جو انہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا دے۔ خواجہ خدا بخش صاحب خیر پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے از روئے کشف ان کی آرزو معلوم کر لی۔ ملتے ہی فرمایا ذرا حجرے سے لوٹا تو اٹھا لائیں شاہ صاحب حجرے میں داخل ہوئے تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ پیر امام شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں لوگوں کو رشد و ہدایت کا فیض پہنچایا آپ کی وفات ۲۳ جمادی الثانی ۱۲۷۹ھ میں ہوئی۔ آپ کے چند مشہور خلفاء یہ ہیں۔

۱:۔ فقیر میاں جان محمد رحمۃ اللہ علیہ ناوڑیں علاقہ کروڑ لعل عیسن۔

۲:۔ مولوی نور محمد جنڈ سے والا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳:- پیر محمد شاہ رنگیلا عارف والا
۴:- مولانا اللہ بخش صاحب خان گڑھ
۵:- مولوی نور محمد گانگا جلال پور۔

حضرت فقیر صاحب سے غائبانہ تعلق

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان غائبانہ محبت کا گہرا رابطہ تھا۔

حضرت فقیر میاں جان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں ظاہری رابطہ کا کام دیتے تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے خلیفہ فقیر جان محمد صاحب کو حکم فرمایا ہوا تھا کہ جب آئیں تو فقیر میاں عیسیٰ صاحب سے مل کر آیا کریں اور جب واپس ہوں تو انہیں جا کر ملا کریں۔ اور میرا سلام پہنچایا کریں۔

حضرت فقیر صاحب کا پیغام

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ایام تھے میاں جان محمد صاحب قبلہ شاہ صاحب کی زیارت کے لئے جانے لگے تو حسب معمول فقیر صاحب سے ملاقات کرنے آئے۔ حضرت فقیر صاحب نے شاہ صاحب کی خدمت میں سلام فرمائے اور فرمایا کہ میری طرف سے کہنا زندگی کا کوئی پتہ نہیں میری اولاد کا خیال رکھنا۔ فقیر جان محمد صاحب شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے پہلے فقیر میاں عیسیٰ صاحب کا حال پوچھا۔ فقیر جان محمد نے سلام عرض کر کے پیغام دیا تو فرمانے لگے کیا ان کے اپنے پاس کچھ نہیں تھا۔ فقیر صاحب نے عرض کیا حضرت میں کیا کہہ سکتا ہوں آپ جانیں اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ میں نے تو پیغام پہنچا دیا۔

شاہ صاحب کا جواب

یہ سُن کر شاہ صاحب نے فرمایا اچھا بتاؤ انہوں نے کیا کہا تھا فقیر صاحب نے پیغام سنایا تو شاہ صاحب جلال میں آگئے اور وجد و حال میں چکر لگاتے ہوئے فقیر میاں عیسیٰ صاحب کے خاندان کو ان الفاظ میں دعا فرمائی۔ زیادے زیادے ہوسن۔ زیادے زیادے ہوسن۔ زیادے زیادے ہوسن۔ یعنی شاہ صاحب نے تین مرتبہ فرمایا کہ وہ زیادہ سے زیادہ ہوں گے۔

حضرت شاہ صاحب کی دُعا کا مفہوم

حضرت پیر امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے خاندان کے حق میں جامع دعا فرمائی۔ ہمارے بزرگوں کا فرمان ہے کہ حفظِ قرآن، علومِ شرعیہ اور فقر و تصوّف کے بارے میں شاہ صاحب قبلہ نے دعا فرمائی جس کا اثر اب تک ظاہر ہو رہا ہے۔ اللہ والوں کی باتیں اللہ والے جانتے ہیں۔ بہرحال تین مرتبہ ایسی دُعا بڑی اہمیّت رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے شاہ صاحب قبلہ نے دین، دنیا اور آخرت کے بارے میں دعا فرمائی ہو۔

حضرت فقیر جان محمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے فقیر میاں شیر محمد کا ہمارے خاندان کے بزرگوں سے رابطہ اور محبّت کا تعلّق تھا۔ حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے باہمی تعلق کی بنا پر یہ فقیر خاندان ہمارے بزرگوں کا احترام کرتا آیا ہے۔ استاذ العلماء حضرت مولانا فیض احمد مدظلّہ بیان فرماتے ہیں کہ بچپن میں اپنے والد فقیر حافظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور چچا بزرگوار فقیر مرید احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ایک مرتبہ بستی ناوڑیں حضرت فقیر جان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ پر عرس کے موقعہ پر جانا مجھے اچھی طرح یاد ہے حضرت فقیر شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ کا آخری دور تھا۔ اور انکی کافی عمر ہو چکی تھی۔ چونہ شریف کے سجّادہ نشین بھی آئے ہوئے تھے سماع کی مجلس میں ملتانی قوالوں نے جب یہ کافی پڑھی۔

"تینوں کون تانگھ سانول دی ازل دی ہے نہ اجکل دی"

تو قبلہ والد صاحب اور چچا جان دونوں حضرات وجد میں آگئے۔ مجلس میں شریک تمام لوگ تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ قوال بار بار یہی مصرعہ پڑھنے لگے اور ان حضرات کے وجد و حال نے شور و غوغا برپا کر دیا حضرت فقیر شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے فرزند میاں صالح محمد کو جو اس وقت چھوٹے تھے۔ اٹھا کر لاتے اور ہمارے بزرگوں کا ہاتھ پکڑ کر ان کے سر پر پھیرتے۔ مجلس کے اختتام پر والد ماجد قبلہ مجھے حضرت فقیر شیر محمد کے سامنے لے گئے اور دعا کے لئے کہا تو فقیر صاحب فرمانے لگے۔

"حضرت آپ کے لئے دعائیں پہلے سے ہو چکی ہیں"۔

یعنی آپ کو قبلہ پیر امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ دعائیں دے چکے ہیں۔

راقم الحروف کے ساتھ ملتان میں میاں صالح محمد مرحوم کی کئی مرتبہ ملاقات ہوئی۔ عموماً وہ اپنے پیر طریقت میاں غوث محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں حاضری دیتے ختم شریف کے بعد ملاقات ہوتی تو بڑے احترام و محبت کا اظہار فرماتے۔ ہمارے ہاں مدرسہ انوار العلوم بھی کئی مرتبہ آتے اور سابقہ خاندانی تعلق کی یاد تازہ کرتے ہوئے فرماتے۔ "ہم نے بھی آپ کی وکالت کی تھی"۔ اس سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ان کا اشارہ اس بات کی طرف ہوتا کہ ہمارے بزرگوں نے حضرت پیر امام شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے حق میں دعا کرائی تھی۔

حضرت فقیر جان محمد رحمۃ اللہ علیہ، فقیر شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ اور فقیر میاں صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار کروڑ لعل عیسن سے شمال مغربی جانب چند میلوں پر بستی نادڑیں (گڑہ جان محمد) میں ہے۔

حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ خانیں شریف

(علاقہ پرویہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان)

خانیں شریف پرویہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان سے قریب مغرب میں واقع ہے۔ یہاں حضرت شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ آپ ایک مجذوب صاحب جلال بزرگ تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روابط کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان دو بزرگوں کے آپس میں تعلقات تھے۔

فقیر صاحب کا پیغام

روایت ہے کہ ملانہ خاندان کے پانچ آدمیوں کو کالا پانی کی سزا ہوئی۔ ان پر قتل کا الزام تھا اور یہ لوگ فقیر صاحب کے عقیدت مند تھے۔ انہیں کالا پانی بھیجا گیا تو ان کے پسماندگان فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ فقیر صاحب نے انہیں فرمایا کہ شاہ حسین صاحب کی خدمت میں جاؤ۔ میرا سلام کہو اور پیغام پہنچاؤ کہ میرے آدمیوں کو جلد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چھڑا دیں خیال کرنا چمڑے کی ایک خوبصورت مشک بھی ساتھ لیتے جانا۔ یہ لوگ وہاں پہنچے تو شاہ صاحب ایک اونچے ٹیلے پر مستی کے عالم میں پھر رہے تھے۔ انہوں نے پیغام پہنچایا اور مشک بھی پیش کر دی۔

شاہ صاحب کا جواب

شاہ صاحب نے پیغام سنا تو فرمایا، آپ آرام سے بیٹھا ہے سختی میرے گلے ڈالتا ہے پھر اس مشک کو سینے کے نیچے رکھ کر خشک ٹیلے پر تیرنا شروع کر دیا بڑا زور لگایا یہاں تک کہ پسینہ پسینہ ہو گئے۔ اُن لوگوں سے فرمایا بھائی میاں عیسیٰ کو میرا سلام کہنا اور پیغام دینا کہ پانچ آدمیوں میں دو تو مر چکے ہیں۔ تین آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ بالکل اسی طرح ہوا۔ ان میں سے تین آدمی فوراً رہا ہو کر گھر پہنچ گئے اور دو وہاں ہی مر گئے۔

شاہ صاحب کے مزار پر بہت لوگ نذر و نیاز لے کر جاتے ہیں اور ہر وقت زائرین کا میلہ لگا رہتا ہے۔ افسوس کہ وہاں پر احکام شریعت نماز باجماعت وغیرہ کا کوئی خاص خیال نہیں رکھا جاتا۔ عورتوں مردوں کا عام اختلاط ہوتا ہے اور بعض خلافِ شرع امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے جس سے درگاہ کا تقدس مجروح ہوتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت سُلطان عطار رحمۃ اللہ علیہ

بستی بجناور سے ایک کلومیٹر شمال مشرق میں حضرت سلطان عطار رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے آپ کے نام پر یہ جگہ جھوک فقیر عطا محمد کہلاتی ہے۔ آپ کے اور حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان محبّت کا تعلق تھا۔ آپ کی اولاد میں کسی مشہور بزرگ کے متعلق ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔ آپ کے متعلقین اور عقیدت مند کچھّے اور تھل کے علاقے میں بہت سے لوگ تھے۔ نذر و نیاز کا سلسلہ بھی وسیع تھا۔ آپ کا مزار نوتک میں ہے۔ موجودہ خاندان کے لوگ شیعہ ہیں۔ جھوک فقیر پر آپ کے خاندان کے افراد سے ہماری ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ ایک مرتبہ قبلہ والد صاحب مرحوم جھوک فقیر گئے تو اس خاندان کے کچھ لوگ حضرت سلطان عطار رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف اٹھا لائے جو بہت ہی بوسیدہ حالت میں تھے۔ ان وظائف میں درود مستغاث شریف۔ دلائل الخیرات اور قصیدہ غوثیہ شامل تھے۔ والد صاحب قبلہ نے باتوں باتوں میں انہیں کہا کہ خدا تمہیں ہدایت دے تم کیا راستہ اختیار کئے ہوئے ہو تمہارے بزرگ تو قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتے تھے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے نیاز و عقیدت رکھتے تھے۔

حضرت سلطان عطار رحمۃ اللہ علیہ باکمال بزرگ تھے۔ شریعت کے پابند اور طریقت کے آداب کا لحاظ فرماتے تھے فقیر صاحب کو بھائی صاحب کہتے تھے اور دونوں طرف سے محبّت کا تعلق قائم رہا۔ ہمیں یہ وضاحت تو نہیں ہو سکی کہ آپ کا سلسلۂ طریقت کیا تھا مگر وظائف اور دوسرے قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ سلسلہ قادریّہ سے تعلق رکھتے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فقیر صاحب سے فیضیاب درویش

حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے ہزاروں افراد نے رشد و ہدایت کا فیض پایا اور آپ کی ساری زندگی اللہ اللہ سکھانے میں گزر گئی۔ اگرچہ باقاعدہ خلافت اور عام اجازت بیعت آپ کا طریقہ نہیں تھا تاہم چند خوش نصیبوں کو آپ نے بیعت اور تلقین کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ جن حضرات کو یہ سعادت نصیب ہوئی ان میں دو بزرگ تو آپ کے صاحبزادے ہیں۔

حضرت فقیر غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت فقیر غلام حیدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ ان حضرات کے علاوہ پیر حیدر شاہ صاحب پشاوری رحمۃ اللہ علیہ۔ میاں جی حافظ کامل رحمۃ اللہ علیہ اور میاں جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ سعادت حاصل ہوئی حضرت فقیر صاحب کے دونوں صاحبزادوں کے حالات بعد میں تفصیل سے بیان کئے جائیں گے۔

پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ قبل ازیں ہو چکا ہے۔ میاں جی حافظ کامل رحمۃ اللہ علیہ حضرت فقیر صاحب کے سوتیلے بیٹے تھے۔ آپ کے فیضِ نظر نے ان کو حافظ، عالم اور کامل بنا دیا۔ میاں جی کامل صاحب بستی بختاور سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر بستی کھیوا میں رہا کرتے تھے۔ ان کا خاندان اب بھی وہاں آباد ہے۔ میاں جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت فقیر صاحب کے نواسے تھے حضرت سے فیضیاب تھے۔ بڑی طویل عمر پائی تھی۔ بستی بختاور سے مغرب جنوب کی طرف تین چار میل کے فاصلے پر بستی چنڑ میں قیام رکھتے تھے بہت ہی سادہ مسکین اور درویش بزرگ تھے۔ آپ کی اولاد میں میاں جان محمد مرحوم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور میاں خیر محمد مرحوم بھی درویش بزرگ تھے۔ آپ کی اولاد پرانی بستی چنڑ سے کچھ فاصلے پر آباد ہے۔

میاں جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ یعنی حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی **مائی عائشہ بی بی** رحمۃ اللہ علیہا بڑی خدا یاد صالحہ اور عارفہ تھیں ہر وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتی تھیں اور دنیوی مال و متاع سے انہیں سروکار نہ تھا کبھی کبھی بستی بخناور تشریف لے آتیں تو عجیب سماں ہوتا خاندان کے سارے بزرگ اُن کی زیارت کے لئے جمع ہو جاتے اور ذکرِ الٰہی کی محفل قائم ہو جاتی۔

حضرت مولوی حاجی محمد موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن کا تذکرہ بعد میں آئے گا ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ان کے عالمانہ شان اور وقار پر خوشی کا اظہار فرماتی تھیں۔ ساتھ ہی بڑی مختصر مگر جامع نصیحت فرماتے ہوئے ارشاد فرماتیں۔

"موسیٰ علم وڈائی تے فقر جھکائی"

یعنی اے موسیٰ علم میں بڑائی اور فخر کا پہلو ہے جبکہ فقر میں سراسر عاجزی اور نیاز ہے۔

جب عمر رسیدہ ہو گئی تھیں تو پھر بستی بخناور آنا مشکل ہو گیا۔ تاہم وہاں فرمایا کرتی تھیں اگر مجھے کوئی بستی بخناور پہنچا دیتا تو میں وہاں کے در و دیوار اور پرندوں سے بھی اللہ کا ذکر جاری کرا دیتی۔ ان ہی کی تربیت سے میاں جی عبداللہ مرحوم کے خاندان میں کئی دوسری مستورات بھی فقر و ولایت سے فیضیاب ہوئیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فقیر صاحب کا حلقۂ ارادت

اِس سے پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو شہرت و اشاعت سے سخت نفرت تھی اور آپ اس بارے میں کسی اقدام کو پسند نہ فرماتے تھے۔ ذرائع مواصلات کی شدید کمی، ذرائع ابلاغ کے فقدان اور شہرت و نام نمود کے کسی اقدام و اہتمام کے بغیر اللہ تعالیٰ نے آپ کو شہرت و مقبولیت عطا فرمائی اور آج تقریباً ایک سو تیس سال گزرنے کے باوجود ہزاروں لوگوں کے دلوں میں آپ کی محبّت و عقیدت ہے اور ایک وسیع حلقۂ عقیدت آپ سے وابستہ ہے۔

ضلع بھکّر، میانوالی، ڈیرہ اسماعیل خان، لیہ، مظفر گڑھ کے اضلاع خاص طور پر ڈیرہ اسماعیل خان کے شمالی علاقے سے لیکر ڈیرہ غازیخان تک دریائے سندھ کے طویل و عریض بالائی اور زیریں دیہاتی علاقے میں حضرت فقیر صاحب کے ہزاروں عقیدت مند ہیں جو آج تک آپ کے خاندان سے محبّت و عقیدت کا تعلق رکھتے ہیں۔ دریائے سندھ کے پار مغربی جانب دامنِ کوہ کا وسیع علاقہ جسے دامان کہا جاتا ہے اسمیں بھی حضرت فقیر صاحب کے عقیدت مند کثرت سے ہیں۔ ہمارے خاندان کے مختلف بزرگ ان علاقوں میں تشریف لے جاتے تھے اور کئی مہینوں تک وہاں عقیدت مندوں کے ہاں قیام رہتا۔ دامان کے اس طویل و عریض علاقے میں سپرا، سکندر، بیّر، گولسر، ماہڑہ، پرویہ، رنگچور، پچانڑیں۔ رشید، جھوک مسّو خان، گرہ کھوکھراں، کانواں والی جھوک، ککری اور روڑا کے دیہاتوں میں آپ کے ہزاروں عقیدت مند ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈیرہ اسماعیل خان سے چشمہ بیراج جانے والی سڑک کے آس پاس کے دیہات رنگپور، مٹھ پور، پہاڑپور، کڑی وغیرہ میں بھی آپ کے کافی عقیدت مند ہیں۔

موضع ڈھانڈلہ، موضع ہمونوالہ، موضع عنایت آباد اور موضع بھڑ رسید شاہ ضلع بھکر میں واقع دیہات تو حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت اور محبت کا خاص علاقہ ہے جہاں ہزاروں لوگ آپ کی محبت و ارادت کے سلسلے سے منسلک ہیں اور آپ کے خاندان کا قلبی احترام کرتے ہیں۔

ڈھانڈلہ خاندان کی عقیدت

یوں تو ڈھانڈلہ قوم سے تعلق رکھنے والے لوگ ملک میں اور ہمارے علاقے میں کئی مقامات پر آباد ہیں مگر اس قوم کا جو خاندان حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ کرم سے مسندِ اقتدار پر فائز ہوا سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے مرکزی حیثیت کا حامل بنا اور ڈھانڈلہ قوم کی شہرت اور تعارف کا باعث بنا اس کا تعلق جلال خان ڈھانڈلہ مرحوم سے ہے جو حضرت فقیر صاحب کا سچا نیازمند مخلص عقیدت مند اور منظورِ نظر خدمت گار تھا۔ جلال خان ڈھانڈلہ مرحوم اور اس کی اولاد کا حضرت فقیر صاحب اور آپ کے خاندان سے تاریخی تعلق ہے۔ جلال خان کی محبت و عقیدت نے حضرت فقیر صاحب کے دریائے فیض و کرم کا رُخ اس خاندان کی طرف موڑ دیا اور آپ کی دعا سے اس خاندان کو شہرت، دولت اور عزت نصیب ہوئی اور اقتدار کا ایک طویل دور اس کے قبضے میں آیا۔ یہ خاندان بستی بختاور سے دو کلومیٹر مغرب میں ایک گاؤں مٹھو موضع ہمونوالہ میں آباد ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور اس خاندان کے کچھ افراد بھکر میں قیام پذیر ہیں۔

جلال خان ڈھانڈلہ کا پس منظر

حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ فیض پڑنے سے پہلے جلال خان ڈھانڈلہ ایک غریب کسان تھے۔ موضع ڈھانڈلہ اور موضع ہمولوالہ کے علاقے میں روانہ قوم کی سرداری اور اقتدار تھا جس کا سربراہ ملک حسّو روانہ تھا۔
جلال خان ڈھانڈلہ ایک محدود علاقے میں ان کے کاردار تھے۔ کچھ زمین ٹھیکے پر بھی لے رکھی تھی اور سادہ غریبانہ زندگی بسر کرتے تھے۔

جلال خان کو حضرت فقیر صاحب سے بے پناہ محبّت تھی جو درجۂ عشق کو پہنچی ہوئی تھی۔ سردی ہو یا گرمی، آرام ہو یا تکلیف، مصروفیت ہو یا فراغت جلال خان مرحوم حضرت فقیر صاحب کی خدمت میں روزانہ حاضر ہوتے۔
حضرت فقیر صاحب کی چار دیواری سے دُور ہی ننگے سر ننگے پاؤں کپڑا گلے میں ڈالے ہوئے ہوتے اور دروازے پر پہنچکر دست بستہ کھڑے ہو جاتے۔ اکثر و بیشتر حضرت فقیر صاحب خود فرماتے پردے کا انتظام کرو اور جلال کو اندر آنے دو۔ کبھی ایسا ہوتا کہ جلال خان کافی دیر کھڑے رہتے کوئی اندر جاتے لگتا تو کہتے عرض کر دینا عاجز کتّا حاضر ہے یا عاجز کتّا دروازے پر کھڑا ہے۔ حضرت فقیر صاحب اجازت فرماتے اور جلال خان کو باریابی کا شرف حاصل ہوتا۔ بس زیارت کرنا۔ قدم بوس ہونا اور اجازت لینا یہ جلال خان کا معمول تھا زیادہ دیر بالکل نہ کرتے شاید یہ خیال ہوتا ہو گا کہ پڑے کی تکلیف ہو گی۔
عموماً حضرت فقیر صاحب پوچھتے۔ جلال کیا کر رہے ہو۔ کیا کھا رہے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جلال خان عرض کرتے۔ آپ کی خیر ہو اور پھر حال بیان کرتے۔ کئی مرتبہ عرض کرتے قبلہ ہمو کھا (گھاس) کا بُورا اور نمک مِلا کر دلیا کھا رہے ہیں۔ کبھی یہ دلیا حضرت کی خدمت میں لاتے اور آپ شوق سے تناول فرماتے۔

جلال خان پر خاص عنایت کی وجہ

جلال خان ڈھانڈلہ پر حضرت فقیر صاحب کی خاص نظرِ عنایت کا تعلق ایک ایسے واقعے سے ہے جس میں جلال خان نے عقیدت و محبّت کے جذبے کو انتہائی عروج پر پہنچاتے ہوئے صدق و صفا کا اعلیٰ معیار پیش کیا۔ یہ مشہور روایت ہمارے خاندان کے بزرگوں سے منقول ہے اور ڈھانڈلہ خاندان سے بھی پشت بہ پشت نقل ہوتی چلی آرہی ہے۔

حضرت فقیر صاحب کی قوم کے کسی فرد سے روانہ قوم کے ملک حسّو کو کسی معاملے میں ناراضگی اور غصّہ تھا۔ ڈیرے پر بیٹھ کر عام لوگوں کے سامنے اس شخص کے بارے میں ملک حسّو نے نامناسب الفاظ کہے تو کسی نے کہا پھر بھی حضرت فقیر صاحب کا لحاظ رکھو۔ اس پر ملک حسّو نے غصّے میں کہہ دیا کیا فقیر صاحب کی عزّت ہماری عزّت پر مقدّم ہے؟ ہم اس معاملے میں کوئی لحاظ نہیں کریں گے۔

جلال خان اس مجلس میں موجود تھے جب ملک حسّو نے یہ بات کہی تو جوشِ محبّت میں کھڑے ہو کر جلال خان نے کہا۔

ملک صاحب! حضرت فقیر صاحب کی عزّت کے بارے میں دوبارہ ایسا کلمہ نہ کہیں۔ خدا کی قسم میری عزّت و آبرو حضرت فقیر صاحب کے نام پر قربان ہے مجلس میں جلال خان کی یہ غیرت و حمیّت جولان میں آئی تو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک سکتہ طاری ہوگیا اور اس سچّے نیاز مند سے کسی کو الجھنے کی جرأت نہ ہوئی جلال خان نے محبّت اور عقیدت کا جو مظاہرہ کیا وہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا اور جس جوشِ جنوں میں حق ارادت ادا کیا الفاظ میں اس کی کیفیت بیان نہیں کی جا سکتی۔ ہم نے چند لفظوں میں اس کے جذبات کی نامکمل ترجمانی کر دی ہے ویسے جو کچھ اس نے کہا محبّت و عقیدت اور فرطِ شوق و عشق کے اظہار کا بھرپور انداز اس سے بڑھ کر تصوّر میں نہیں آ سکتا۔ ہم نے مصلحت کے تحت بعینہٖ اس کے الفاظ کو نقل نہیں کیا۔

دریائے فقر و ولایت میں جوش و خروش

جلال خان تو جوشِ محبّت کا اظہار کر کے مجلس سے اُٹھ آئے اور خیال کیا کہ حسبِ معمول سویرے حاضری دوں گا۔ ادھر اس واقعہ کے بعد حضرت فقیر صاحب کی طبیعت میں خلافِ معمول پیچ و تاب نظر آنے لگے۔ کیفیات بدلتی ہوئی دکھائی دینے لگیں اور حالات کا رنگ بتانے لگا کہ کچھ ہونے والا ہے۔

تہجّد کے بعد ہی سے دمبدم فرماتے ہمارا جلال نہیں آیا۔ ابھی جلال نہیں آیا۔ ذرا دیکھو کہیں جلال آیا ہوا نہ ہو۔

صبح دن چڑھنے کے بعد کچھ اور لوگوں کے ذریعے جلال خان کی داستانِ محبّت کانوں میں پہنچی تو حضرت فقیر صاحب کا دریائے جلال مزید موجزن ہونے لگا۔ بالآخر جلال خان خود بھی حاضر ہو گئے۔ مگر آج پہلے ہی اندرونِ خانہ پردہ کرایا جا چکا تھا۔ طالبِ صادق آیا تو مطلوب نے خود اس کا استقبال کیا۔ جلال خان قدموں میں گرا تو حضرت نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا بتاؤ ملک حسّو نے کیا کہا تھا اور تم نے کیا کہا۔
تین مرتبہ آپ نے یہی سوال فرمایا اور تینوں بار جلال خان نے وہی ایک جواب دیا کہ میری عزت و آبرو جان و مال اولاد فقیر صاحب کے نام پر قربان ہے۔
حضرت نے سادہ سی کھدر کی دستار جلال خان کے سر پر بندھوائی اور ارشاد فرمایا، جلال آج ہم نے ملک حسّو سے سرداری لیکر تمہیں عطا کر دی۔ زمینیں جاگیر، مال و دولت اور اقتدار تمہارے پاس ہو گا اور تمہاری اولاد کے پاس رہے گا سات پشتوں تک یہ عاجز تمہاری دنیا اور آخرت کا ضامن ہے۔

جہانے را دگرگوں کرد یک مردِ خود آگاہے

حضرت فقیر میاں عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زبان سے نکلا ہُوا ارشاد حرف بحرف درست ثابت ہوا۔ فوراً حالات نے پلٹا کھایا اچانک روانہ قوم کی آپس میں بے اتفاقی اور جھگڑا ہو گیا۔ ایک دوسرے سے اُلجھنے لگے۔ کہیں اقتدار گیا، کہیں دنیا اور کہیں مال و دولت، جلال خان کی شہرت ہونے لگی۔ لوگ انہیں بڑا سمجھنے لگے، ٹھیکے والی زمینیں انہیں مُفت مل گئیں۔ ذیوی ساز و سامان جمع ہونے لگا۔ زمینیں خرید کر لی گئیں۔ سواری کے لئے گھوڑے آگئے دیکھتے ہی دیکھتے نقشہ بدل گیا۔ روانہ قوم کے لوگ جلال خان کے ہاں ملازم اور مزارع بن گئے۔ سردار جلال خان کا ہر طرف چرچا ہونے لگا۔ جلال خان ڈھانڈلہ اور اس کی اولاد کو سینکڑوں مربع اراضی کی اعلیٰ ملکیت حاصل ہوئی۔ موضع ڈھانڈلہ، موضع ہمونوالہ سے دریائے سندھ اور پھر دریا کے پار دامنِ کوہ تک پوری جاگیر اسی خاندان کو ملی۔ اس کے علاوہ جلال خان کی اولاد کو ڈیرہ اسماعیل خان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میانوالی، بھکرؔ اور ملتان کے علاقوں میں بھی وسیع رقبے کی ملکیّت حاصل ہوئی۔ تھل، کچّہ یا دامان کوئی علاقہ ایسا نہ رہا جہاں اس خاندان کو زمین کی ملکیت حاصل نہ ہوئی ہو۔ یہ لوگ سردار بنے۔ جاگیردار کہلائے۔ خان مشہور ہوئے۔ ذیلدار بنائے گئے۔ آنریری مجسٹریٹ رہے۔ تحصیل و ضلع کی سیاست پر چھائے اور نیشنل اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

یہ سب کچھ ان کو حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے حاصل ہوا اور دعا کی محرّک ان کے مورثِ اعلیٰ جلال خان ڈھانڈلہ مرحوم کی وہ نیاز و عقیدت تھی جو اسے حضرت فقیر صاحب کی ذات اور آپ کے خاندان سے تھی۔

جلال خان کی اولاد پر شفقت

جلال خان مرحوم کے دو فرزند تھے۔ میر خان اور نور خان یہ دونو اپنے والد کے نقشِ قدم پر تھے اور حضرت فقیر صاحب کے ساتھ سچی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت فقیر صاحب ان کے حال پر بھی بے حد کرم فرماتے۔

مقدّمہ قتل میں گرفتاری

حضرت فقیر صاحب کا آخری دور تھا، جلال خان فوت ہو چکے تھے میر خان اور نور خان ڈھانڈلہ کو چند ساتھیوں سمیت آبائی گاؤں مٹھوسے انگریز پولیس افسر قتل کے الزام میں گرفتار کر کے لے گیا۔ دریائے سندھ میں طغیانی کا موسم تھا بھکرؔ تک راستے میں اکثر پانی تھا۔ پولیس افسر گھوڑے پر سوار تھا اور یہ آگے پیدل چل رہے تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ادھر ڈھانڈلہ خاندان کی مستورات گریہ وزاری کرتی ہوئی حضرت فقیر صاحب کی خدمت میں آپہنچیں۔ آپ اس وقت مراقبے کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ رونے دھونے کی آواز سنی تو فرمایا (ہُوں) یعنی کیا ہوگیا ہے۔ عورتوں نے عرض کیا ہمارا کیا باقی رہ گیا ہے ہم تو اب یہاں رہینگی۔ ہم مٹھو پر نہیں جائیں گی آپ کے ہوتے ہوئے ہمارا یہ حال ہو۔ ہمارا آپ کے سوا کون ہے۔

حضرت فقیر صاحب پر جلال طاری ہوگیا

جلال خان کی اولاد کا حال معلوم ہوا اور مستورات کی پریشانی اور بے کسی دیکھی تو فقیر صاحب کی شانِ وفا جلوہ گر ہوئی۔ آپ پر جلال کی کیفیت طاری ہوئی آپ کھڑے ہوگئے اور عمر نامی خادم سے فرمایا۔ میری کمر باندھو۔ وہ ایک کمر بند سے کمر باندھنے لگا۔ جب وہ کمر کے ارد گرد کمر بند ڈالتا اور اسے گانٹھ دینے کی کوشش کرتا تو کمر اس کمر بند کے حلقے میں نہ آتی اور صرف کمر بند کو گانٹھ دیجاتی۔ بالآخر اس نے یہ کوشش ترک کردی اور سمجھ گیا کہ اس وقت حضرت فقیر صاحب ظاہری وجود کی قید سے بلند و بالا ہیں۔

کافرا، تُو کہاں تک جائے گا

اسی جلال کے عالم میں آپنے فرمایا۔ اے کافر تم کہاں تک جاؤ گے۔ جب تشریف فرما ہوئے تو آنے والی عورتوں سے فرمایا۔ میر خان اور نور خان کو افسر نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ واپس آرہے ہیں تم جلدی اپنے گھر چلی جاؤ۔ بستی مُلّانوالی کے قریب اس انگریز افسر کی یہ حالت ہوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس پر پیاس کا غلبہ ہوا اور اس قدر مجبور ہوا کہ راستے میں ایک موچی کے ہاں جوتوں کو تر کرنے والے پانی کا لگن پڑا دیکھا تو اشارہ کیا مجھے پانی دو۔ اس موچی نے گھر سے پانی لانے کا ارادہ کیا تو انگریز افسر گر پڑا اور مرنے کے قریب ہونے لگا آخر وہی جوتوں والا پانی اس کے منہ میں ڈالا گیا اور اسے کچھ ہوش آیا۔ ایک روایت یہ ہے کہ فقیر صاحب نے وہاں سامنے ہو کر جلالی انداز میں اسے زور سے جھڑکا تو وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

ڈھانڈلوں کا پیر کامل ہے

انگریز پولیس افسر کے ساتھ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اسی وقت اسی جگہ پر میر خان اور نور خان کو رہا کر دیا اور ان سے یہ بھی کہا کہ تمہارا اور کون سا ساتھی ہے اچانک خوشی سے گھبراہٹ کے عالم میں ان کو ایک ساتھی کا نام تو بھول گیا ایک دو کو چھڑا لائے۔ چونکہ تفتیش میں کئی آدمی شامل تھے دوسروں کو وہ بھگتا لے گیا۔

میر خان اور نور خان کو رہا کرتے وقت اس نے کہا "ڈھانڈلوں کا پیر کامل ہے" ہم اس کو سلام کرتا ہے شام کے وقت میر خان اور نور خان اپنے ساتھیوں سمیت گھر آ پہنچے اور پورے علاقے میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ ڈھانڈلوں کو حضرت فقیر صاحب نے راستے ہی میں چھڑا لیا۔ اس واقعہ سے ڈھانڈلہ خاندان کی عقیدت اور نیاز کو مزید تقویت پہنچی اور پھر انہوں نے ہر مشکل وقت میں حضرت فقیر صاحب سے روحانی امداد طلب کی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ڈھانڈلہ خاندان کے مزید حالات

میر خان ڈھانڈلہ کی اولاد سے حاجی احمد خان ڈھانڈلہ مشہور و معروف زمیندار ہوئے۔ حاجی احمد خان مرحوم کی عقیدت کے چند واقعات حضرت فقیر غلام اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے ضمن میں بیان کئے جائیں گے۔

حاجی احمد خان ڈھانڈلہ کی اولاد سے غلام سرور خان، بہادل خان اور محمد افضل خان ہوئے۔ غلام سرور خان مرحوم کو حضرت فقیر صاحب اور آپ کے خاندان سے بڑی محبت تھی۔ حضرت فقیر غلام اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیتے تو آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ ان کی راقم الحروف کے والد صاحب قبلہ سے ملاقات ہوتی تو والد صاحب سے اکثر اوقات حضرت فقیر صاحب کے واقعات سنتے رہتے۔

محمد افضل خان مرحوم تحصیل کی سطح پر چوٹی کے معروف زمیندار اور سیاستدان تھے ڈھانڈلہ خاندان میں محمد افضل خان جیسا بارعب مدبر اور سیاست دان پیدا نہیں ہوا۔ ٹاؤن کمیٹی بھکر کے چیئرمین رہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے رکن رہے اور علاقائی سیاست پر چھائے رہے۔

موضع ہونوالہ کے کسانوں کے ساتھ زمین کے تنازعہ پر ایک قتل کے الزام میں محمد افضل خان کے بیٹے محمد اسلم خان اور بھتیجے اللہ بخش خان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس موقعے پر محمد افضل خان کو حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی پھر خواب ہی میں حضرت فقیر غلام اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت فقیر غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے لڑکوں کو چھڑا دیا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان کی ضمانت ہو گئی۔ مقدمہ چلتا رہا اور انہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بری کر دیا گیا. محمد افضل خان مرحوم نے اس موقعہ پر راقم الحروف کے قبلہ والد صاحب مرحوم سے کہا مجھے حضرت فقیر صاحب کا حلیہ بتائیں. جب انہوں نے حلیہ بتایا تو مسکرا کر کہنے لگے مجھے حضرت کی زیارت ہوئی ہے اب بتائیں کہ میں کیا خیرات کروں. والد صاحب قبلہ نے فرمایا دربار شریف پر کھلے دل سے خیرات کرو چنانچہ محمد افضل خان نے دربار شریف پر خیرات کا وسیع انتظام کیا۔

محمد افضل خان ڈھانڈلہ مرحوم کا اظہارِ عقیدت

ایک مرتبہ بستی بخاور کے منشی سلطان محمود گاذر کی چوری ہوگئی. ہمارے بعض مذہبی مخالفین کے ایما پر اس نے ہمارے خاندان کے بعض افراد اور بعض متعلقین کے خلاف رپورٹ درج کرائی. انکوائری کے لئے پولیس آئی. محمد افضل خان ڈھانڈلہ مرحوم نے پولیس انسپکٹر کی برسرِ عام بے عزتی کی اور ہمارے افراد کو گھر بھجوا دیا۔

کچھ دنوں بعد خان صاحب اپنے گھر بستی مٹھو آئے تو منشی سلطان محمود چوری کی بازیابی کی خاطر وہاں پہنچ گئے. مجمع عام تھا سینکڑوں لوگ جمع تھے جوں ہی وہ سامنے ہوا محمد افضل خان کی رگِ حمیت پھڑک اٹھی۔ اس موقعہ پر حضرت فقیر صاحب کے خاندان کے ساتھ احترام و عقیدت کا جو مظاہرہ انہوں نے کیا قابلِ تحسین ہے اور ڈھانڈلہ خاندان کے لئے عقیدت کا قابلِ عمل نمونہ ہے۔ خان صاحب نے گرج کر کہا۔

"کیا میں بے غیرت ہوں کہ فقیر خاندان کو چور بناؤں تمہیں اپنا مذہب پیارا ہے اور تم اپنے مذہب والوں کے کہنے پر فقیروں کا نام لیتے ہو اب تمہاری چوری واپس ہو جائے تو مجھے ڈھانڈلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی نسل سے نہ کہنا۔ میری آنکھوں کے سامنے سے دُور ہو جاؤ
ورنہ کچھ اور ہو جائے گا۔"

ایک موقعہ پر بستی جمال کپڑے کا کوٹہ تقسیم ہو رہا تھا۔ خان صاحب آئے ہوئے تھے۔ کوٹے پر ہندوؤں کی اجارہ داری تھی اور ایک چوہدری صاحب ذمہ دار کی حیثیت سے ڈیوٹی دے رہے تھے۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ کپڑے کی قلت کے باعث لوگ چوہدری صاحب کی منّت سماجت کر رہے تھے اس موقعہ پر قبلہ والد صاحب فقیر غلام رسول مرحوم بھی کپڑا لینے گئے تھے۔ چوہدری صاحب نے کچھ ردّی سے کپڑے دکھائے تو قبلہ والد صاحب نے کہا یہ تو بے کار ہیں کچھ اور کپڑے دکھاؤ۔ چوہدری صاحب کا دماغ اونچا تھا، لوگوں کی منّت سماجت نے مزید خراب کر دیا تھا کہنے لگا لینے ہیں تو یہی لیں اور کپڑے وغیرہ نہیں ہیں۔ بس اس کا یہ کہنا تھا کہ قبلہ والد صاحب نے زور سے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا اور کہا، کافر کتا تو ہے کپڑے نہ دینے والا میں تمہارے باپ سے بھی کپڑے لیکر جاؤں گا۔ مزید بھی کچھ پٹائی ہوتی۔ مگر لوگوں نے قبلہ والد صاحب کو پکڑ لیا۔ چوہدری صاحب بھاگتے ہوئے روتے دھوتے خان صاحب کے پاس پہنچ گئے اور سارا حال بیان کیا۔

محمد افضل خان صاحب کہنے لگے "چوہدری! وہ تو فقیر صاحب ہیں میں کیا کر سکتا ہوں وہ تو میرے ساتھ بھی ناراض ہو جائیں گے۔ جو کپڑے وہ مانگتے ہیں انہیں دے دو اور جان چھڑاؤ۔"

چوہدری صاحب واپس آئے تو اندر سے سارے تھان اٹھا کر سامنے رکھ دیئے۔ اور کہنے لگے آپ تو بڑے سخت لوگ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک مرتبہ دونوں کے سلسلے میں خان صاحب بہت سے معززین کے ہمراہ بستی بخت ور آئے ہمارا خاندان ان کے مدمقابل اور قریبی عزیز محمد خان ڈھانڈلہ کا معاون تھا۔ خان صاحب نے تعاون کا کہا، تو ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں نے خان صاحب کو سخت سُست کہا ناراضگی کا اظہار کیا اور غصّے میں کئی ایسی باتیں سنادیں جو اس وقت مناسب نہ تھیں۔

خان صاحب یہ سب کچھ بڑی خندہ پیشانی اور حوصلے سے سنتے رہے جب معاملہ زیادہ تیز ہوا تو ملک فتح روانہ اور ملک حسّو کانجو کھور جو خان صاحب کے خاص معتمد تھے۔ کہنے لگے فقیر صاحبان اتنا غصّہ نہ کریں کچھ تو خان صاحب کا لحاظ کرلیں۔

اس موقعہ پر محمد افضل خان مرحوم نے انہیں ڈانٹا اور کہا۔ انہیں کچھ نہ کہو یہ مجھے کچھ بھی کہتے رہیں بجا ہے کیونکہ انہیں حق پہنچتا ہے۔ ہمیں جو ہر حال میں نیاز ہے۔

غلام سرور خان مرحوم ڈھانڈلہ کو بشارت

غلام سرور خان ڈھانڈلہ مرحوم کے اکلوتے بیٹے عبدالرحمٰن خان جوانی میں فوت ہوگئے تھے۔ غلام سرور خان کو بڑا صدمہ ہوا۔ کافی عرصہ گزر گیا خان صاحب کچھ بوڑھے ہوگئے۔ لوگ شادی کا مشورہ دیتے مگر خان صاحب آمادہ نہ ہوتے۔ اور خیال کرتے کہ معلوم نہیں اولادِ نرینہ ہوتی ہے یا نہیں۔ خواب میں حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے فرمایا۔ "سرور شادی کیوں نہیں کرتے شادی کرو۔ بچوں کا منہ دھوتے دھوتے تمہاری بیوی تھک جائیگی"۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ غلام سرور خان مرحوم نے شادی کرلی اور اللہ تعالےٰ نے چھ لڑکے عطا کیئے۔

محمد اکبر خان ڈھانڈلہ مرحوم کی عقیدت

نور خان ڈھانڈلہ مرحوم کی اولاد سے محمد خان اور محمود خان مشہور زمیندار ہوئے۔ محمد خان کی اولاد سے محمد اکبر خان مرحوم کو حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا اعتقاد اور یقین تھا۔ کوئی مشکل موقعہ ہوتا تو ہمارے دادا حضرت فقیر مرید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ جاتے انہیں گھوڑے پر سوار کرا کے دربار فقیر صاحب پر دعا کے لئے روانہ کرتے اور سانھ ہی بار بار تاکید کرتے کہ حضرت فقیر صاحب سے جواب ملے تب واپس تشریف لانا۔ ہمارے دادا صاحب اور خاندان کے دوسرے بزرگ گرمیوں میں کنویں پر نہانے کے لئے جاتے اور کنواں نہ چل رہا ہوتا تو محمد اکبر خان نوکروں کی موجودگی میں خود کنواں چلاتے اور اس پر فخر محسوس کرتے۔ خان صاحب بار بار کہتے اچھی طرح نہائیں، خوب پانی بہائیں اور بزرگ انہیں دعائیں دے رہے ہوتے۔

محمد اکبر خان پر قتل کا مقدمہ

دریائے سندھ کے پار ایک قتل کے سلسلے میں محمد اکبر خان پر الزام تھا انہوں نے اپنے اثر و رسوخ سے جان چھڑالی۔ فریق مخالف نے ان کے مخالف زمینداروں کے تعاون سے دوبارہ مسل نکلوالی اور بڑے زور شور سے انکوائری شروع ہوگئی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس موقعے پر سارا ڈھانڈلہ خاندان پریشان تھا۔ محمد اکبر خان کو صبح سویرے پتہ چلا تو فوراً بستی بختاور پہنچے۔ حضرت فقیر مرید احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گھوڑے پر سوار کرایا اور عرض کیا کہ حضرت فقیر صاحب کے مزار پر رات کو ضرور ٹھہرنا، جواب لے کر آنا میں یہاں آپ کی انتظار میں رہوں گا۔ حضرت فقیر مرید احمد رحمۃ اللہ علیہ دربار پر حاضر ہوئے اور ظہر کی نماز پڑھ کر واپس روانہ ہو گئے۔ محمد اکبر خان کو کسی نے بتایا کہ فقیر صاحب تو واپس آ رہے ہیں۔ بیچارے ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے آگے جا ملے اور عرض کیا خیر ہو آپ رات نہیں ٹھہرے۔ فقیر صاحب نے فرمایا جاتے ہوئے جواب مل گیا تسلی رکھو مسل دفتر داخل ہو گئی ہے۔ پھر میں رات کس لئے ٹھہرتا۔ بالکل اسی طرح ہوا۔ چند ہی دنوں میں مقدمے کا نام و نشان بھی نہ رہا۔ اور محمد اکبر خان کو بلوایا تک نہ گیا۔

محمود خان ڈھانڈلہ مرحوم کی عقیدت

نور خان ڈھانڈلہ مرحوم کے دوسرے لڑکے محمود خان مرحوم کے پوتے کا نام بھی محمود خان تھا یہ علی محمد خان کے فرزند تھے۔ اس قریب کے دور میں محمود خان ڈھانڈلہ مرحوم میں حضرت فقیر صاحب اور آپ کے خاندان سے محبت کی جھلک دکھائی دیتی تھی۔ بغیر تکلف اور تصنع کے ان کے دل میں ہمارے خاندان کا قلبی احترام تھا جس کا مظاہرہ کئی مرتبہ ہمیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔

بنیادی جمہوریت کے انتخابات تھے خان صاحب نے مجبور کر کے بستی بختاور سے قبلہ والد صاحب کو امیدوار نامزد کر دیا۔ اس مرتبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بستی سوڑکپ کے بلوچوں نے بھی اپنا ممبر نامزد کیا ہوا تھا۔ خان صاحب کی کوشش تھی کہ مقابلہ نہ ہونے پائے۔ سوڑکپ کے بلوچ جمع ہو کر مٹھو پر محمود خان مرحوم کے پاس گئے کہ اگر بستی بجنات در میں فقیر غلام رسول درخواست واپس لے لیں تو ہم سوڑکپ کی سیٹ پر اپنے امیدوار کی درخواست واپس لے لیں گے۔

محمود خان ڈھانڈلہ مرحوم نے یہ بات سنی تو سخت غصّے میں آ کر کہا یہ غلط فہمی دل سے نکال دو۔ ہم یونین کونسل ڈھانڈلہ کی اپنی سب نشستیں چھوڑ سکتے ہیں مگر فقیر صاحب کی سیٹ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ایک مرتبہ راقم الحروف اور عزیز محمد نواز سلّمہٗ گاڑی پر بھکّر سے نوتک اسٹیشن اترے محمود خان مرحوم بھی اسی گاڑی سے نوتک آئے۔ ان کی سواری کے لئے گھوڑے لائے گئے تھے ہم نے خیال کیا سواری کی خاطر ان کے سامنے نہیں ہوتے۔ چنانچہ ہم کچھ دیر ٹھہر گئے تاکہ وہ روانہ ہو جائیں خان صاحب کو کسی طرح علم ہو گیا تھا۔ وہ کافی دیر انتظار کرتے رہے ہمیں بلوایا پہلے ہمیں گھوڑے پر سوار کرایا اور پھر خود سوار ہوئے۔

قبلہ والد صاحب مرحوم کے ساتھ محمود خان ڈھانڈلہ کو قلبی محبّت تھی اس محبّت کے اظہار کی کئی حسین یادیں ہیں جن کے نقوش اب تک ہمارے دل پر ثبت ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور جنّت الفردوس میں جگہ دے۔

حاجی غلام حسن خان ڈھانڈلہ مرحوم

حاجی غلام حسن خان ڈھانڈلہ مرحوم ضلع بھکّر کی سیاست پر چھائے رہے اور انہیں طویل دورِ اقتدار ملا۔ انہوں نے اپنے دور میں ڈھانڈلہ خاندان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی سیاسی قوت کو بڑا مضبوط کر دیا تھا. حاجی غلام حسن خان مرحوم حضرت فقیر میاں علیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی عنایات و کرامات کا بہت تذکرہ کرتے اور اپنی کامیابیوں کو حضرت فقیر صاحب کی دعاؤں کی برکت سمجھتے۔ انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب آپ حضرت فقیر صاحب کے حالات قلمبند کریں گے تو میں آنجناب کے تصرّفات اور عنایات کے تفصیلی حالات لکھ کر پیش کروں گا۔ مگر افسوس کہ ۱۹۸۴ء میں وہ جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ حاجی غلام حسن خان مرحوم ٹاؤن کمیٹی بھکرؔ کے چیئرمین رہے۔ وفاقی مجلسِ شوریٰ کے رُکن بنے اور دو مرتبہ قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے. حاجی غلام حسن خان مرحوم کے فرزند محمد ظفر اللہ خان ڈھانڈلہ اس وقت صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں، غلام سرور خان ڈھانڈلہ مرحوم کے فرزند نذیر اللہ خان ڈھانڈلہ ٹاؤن کمیٹی بھکرؔ کے چیئرمین ہیں اور فیض اللہ خان ڈھانڈلہ یونین کونسل ڈھانڈلہ کے چیئرمین ہیں۔ حضرت فقیر میاں علیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا و برکت سے یہ خاندان اب بھی برسرِ اقتدار ہے۔

ڈھانڈلہ خاندان کے بارے میں عجیب خواب

ڈھانڈلہ خاندان کا ہمونوالہ کے کسانوں کے ساتھ زمینوں کے بارے تنازعہ رہتا تھا۔ مولوی محمد بخش صاحب مرحوم کسانوں کی قیادت کرتے تھے اس لئے لڑائی جھگڑے مقدمہ بازی اور قید و بند تک بھی نوبت آپہنچی تھی۔ ایک مرتبہ مولوی صاحب مرحوم کی والدہ ماجدہ نے حضرت فقیر میاں علیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے میاں جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی خدمت میں عرض کیا کہ مدت ہوگئی ہے ہم ڈھانڈلہ قوم کے مظالم سے تنگ آچکے ہیں ہم نے کئی مرتبہ اپنے پیر خواجہ شہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کی ہے مگر کوئی جواب نہ ملا۔ آپ ہمارے بزرگ ہیں آپ ان کی خدمت میں ہماری طرف سے فریاد کریں میاں جی عبداللہ نے فرمایا کل بتاؤں گا۔ رات کو میاں جی عبداللہ خواب میں دیکھ رہے ہیں کہ دریا کے کنارے ایک بڑا اونچا درخت کھڑا ہے جنوب کی طرف سے ایک نورانی شکل بزرگ کلہاڑا کندھے پر رکھے ہوئے بڑے جلال میں آرہے ہیں۔ وہ درخت کو کاٹنا چاہتے ہیں اور کلہاڑا اٹھاتے ہیں تو حضرت فقیر میاں علیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ پہنچ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

"ہاں ہاں خیال کرنا یہ درخت ہمارے ہاتھ کا لگایا ہوا ہے"۔

یہ سن کر وہ بزرگ جنوب کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں اور ان کی نیند کھل جاتی ہے فرمانے لگے مسئلہ حل ہوگیا ہے ہماری فریاد پر شہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ڈھانڈلوں کو ختم کرنے کے لئے آئے مگر نانا جی قبلہ نے ان کو بچالیا۔

یہ روایت بڑی مشہور ہے اور ہم نے بچہ ذرائع سے سنی ہے ویسے بظاہر ایسے ہی ہوتا آیا ہے کہ جب بھی یہ خاندان کسی سخت پریشانی سے دوچار ہوتا ہے۔ تو حضرت فقیر صاحب کی امداد اور توجہ سے ان کی مشکل حل ہوجاتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فقیر صاحب کا وصال

حضرت فقیر میاں علیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وسیع حلقۂ ارادت کو فیضیاب کرنے اور ایک طویل و عریض پسماندہ علاقے کو فقر و درویشی کی برکات سے متبرک کرنے کے بعد پورے ترسٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے عالم بقا کی طرف انتقال فرمایا۔ آپ کے سنِ وفات کا صحیح تعین تو نہیں ہو سکا لیکن خاندانی روایات، تاریخی قرائن اور حالات کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے ۸۰-۱۲۷۵ھ کے درمیان عالمِ قدس کا سفر اختیار کیا۔ البتہ اسقدر معلوم ہوا ہے کہ شعبان المعظم کی اٹھائیس تاریخ تھی۔

وصال کے وقت حضرت فقیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر جذب و مستی کا عجیب عالم تھا۔ چونکہ بظاہر اس قسم کے حالات نہ تھے کہ آپ کے سفرِ آخرت کا اندازہ ہو جاتا اس لئے آپ کے فرزند حضرت فقیر غلام محمد صاحب اور حضرت فقیر غلام حیدر صاحب کچھ دیر کے لئے آپ کے ہاں موجود نہ تھے۔ آپ کی زوجہ محترمہ حاضرِ خدمت تھیں کہ آپ یک دم وجد و جلال میں آگئے اور اپنے صاحبزادوں کو نام لے کر بلایا۔ صاحبزادے حاضرِ خدمت ہوئے تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت محض ان کی انتظار میں تھے کہ امانت ان کے حوالے کی جائے۔ آپ نے دونو صاحبزادوں کو فقر و ولایت اور فیضِ باطن کی امانت سے مالا مال کیا اور اسمِ ذات کا ورد کرتے ہوئے جہانِ فانی سے سفر اختیار کیا۔

صورت از بے صورتی آمد بروں
باز شد انا الیہ راجعون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تجہیز و تکفین اور جنازہ و تدفین

حضرت فقیر صاحب کے وصال کی خبر تیزی سے پورے علاقے میں پھیل گئی اور آپ کے ہزاروں عقیدت مند آپ کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ عوام الناس کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوا اور نمازِ جنازہ کے بعد تدفین کے لئے آپ کے جنازہ کے صندوق کو دریائے سندھ کے پار مغرب میں لے جایا گیا یہ قبرستان آپ کے آبائی وطن میں تھا اور آپ کے آباؤ اجداد یہاں پر مدفون تھے۔

مخدوم صاحب اُچ شریف کا اظہارِ افسوس

علاقہ کے درویش اور صوفی بزرگوں نے تو اس باخدا مردِ درویش کے وصال پر جو اظہارِ افسوس کیا اپنے مقام پر تعجب ہے کہ سینکڑوں میل دور اُچ شریف کے مخدوم صاحب کو بھی اس سانحہ کا علم ہوا اور انہوں نے عجیب محبت بھرے انداز میں اظہارِ افسوس فرمایا۔ ہمارے علاقہ کے بہت سے لوگ اُچ شریف جاتے تھے کچھ لوگ حضرت مخدوم صاحب بخاری کی مجلس میں موجود تھے کہ اچانک انہوں نے زور سے اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر مارا اور ارشاد فرمایا۔

"تریسٹھ سال تک بستی بختاور میں خدا جلوہ گر رہا ہے افسوس کہ اندھی دُنیا کو خبر نہ ہوئی۔"

پھر مخدوم صاحب نے وضاحت فرمائی کہ بستی بختاور والے فقیر صاحب اس جہان سے رخصت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ واپس پہنچے تو معلوم ہوا کہ واقعی اسی دن اور اسی وقت فقیر صاحب کا وصال ہوا تھا۔

★

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صندوقِ جنازہ برآمد کیا گیا

حضرت فقیر صاحب کا مزار تقریباً بیس۲۰ سال اسی آبائی قبرستان میں رہا یہاں تک آپ کے صاحبزادے فقیر غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہیں دفن کیا گیا جب ان کی تدفین کو چھ سال گزر گئے تو حضرت فقیر صاحب نے اپنے صاحبزادے فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ کو بشارت دی کہ دریائے سندھ شدید طغیانی پر ہے ہمیں یہاں سے منتقل کرو۔ فقیر غلام حیدر صاحب نے خواب کا معاملہ سمجھ کر زیادہ غور نہ کیا۔ دوبارہ اسی رات پھر خواب میں فقیر صاحب نے فرمایا تو فقیر غلام حیدر صاحب سوچنے لگے۔ تیسری مرتبہ آپ نے بڑی تاکید سے فرمایا کہ دریا محض ہماری وجہ سے رُکا ہوا ہے۔ جلدی کرو اور ہمیں یہاں سے منتقل کرو۔ صبح سویرے پروگرام بن گیا۔ فقیر غلام حیدر صاحب اپنی برادری اور شہر کے لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے تو راستے کے دیہات سے سینکڑوں لوگ یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے ساتھ چل پڑے۔ وہاں پہنچے تو واقعی صرف مزارات محفوظ تھے چاروں طرف پانی ہی پانی تھا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

سب سے پہلے حضرت فقیر میاں عیسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو کھولا گیا آپ کا جسدِ اطہر بلکہ کفن اور صندوقِ جنازہ بالکل صحیح سالم تھا اور خوشبو آرہی تھی۔ یہی حال تھا آپ کے جدِّ امجد، والد ماجد اور صاحبزادے کا کہ یہ تمام عارفین صادقین زندہ کرامت کے طور پر جلوہ گر تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تین دن تک عام زیارت

ان بزرگوں کے صندوقِ جنازہ لوگوں نے اٹھائے تو پورے علاقے سے عوام الناس زیارت کے لئے ٹوٹ پڑے۔ ہو سکتا ہے آجکل کے بعض لوگوں کو مشکل سے یقین آئے مگر یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ اس واقعہ سے فقر و ولایت کی حقّانیت اور صداقت کو چار چاند لگ گئے۔

ایک دِن بستی بخناور پہنچنے میں لگ گیا دوسرے دن ہزاروں لوگ کھلے میدان میں زیارت کرتے رہے اور تیسرے دن آپ کے صندوقِ جنازہ کو موجودہ قبرستان میں جو نوتک سے ایک میل مشرق میں واقع ہے لایا گیا۔ یہی جگہ اب دربار فقیر صاحب کے نام سے مشہور ہے۔

مقبرہ کی تعمیر

آپ کے چھوٹے فرزند حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے مقبرہ کی تعمیر کا پروگرام بنایا، آپ نے ایک جگہ مقرر فرمائی کہ یہاں اینٹوں کے لئے بھٹی تیار کی جائے کچھ خدمت گاروں اور عقیدت مندوں نے آپکے مشورے کے بغیر مزار شریف سے قریب بھٹی بنالی، بھٹی میں اینٹیں بھر دی گئیں، ایندھن ڈال دیا گیا۔ آگ جلانے کی کوشش کی گئی، مگر ایک چنگاری بھی روشن نہ ہو سکی بڑی پریشانی ہوئی آخر حضرت فقیر غلام حیدر صاحب کی خدمت میں آدمی بھیجا گیا، آپ تشریف لائے تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تمہاری غلطی اور نافرمانی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے بھٹی دور ہی تیار کرو جس جگہ میں نے تمہیں کہا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آگ نہ لگنے کی وجہ

خدام اور مخلصین نے معذرت کی اور بھٹی دور تیار کر کے کہنے لگے حضرت ہمارا مقصد یہ تھا کہ اینٹوں کو دور سے لانے میں دیر اور تکلیف ہوگی یہاں نزدیک سے کام جلدی ہو جاتا۔ اس پر حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تمہیں معلوم نہیں اصل بات یہ ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ نے خود حضرت فقیر صاحب کے قبرستان کی حد بندی کی ہے۔ لہٰذا اس حد کے اندر آگ نہیں جل سکتی۔ انشاء اللہ فقیر صاحب کے قبرستان میں دفن ہونے والا جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

قبرستان میں دفن ہونے والا پہلا مُردہ

ابھی حضرت فقیر صاحب کے مقبرے کی دیواریں کھڑی کی جا رہی تھیں حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ موضع بھڑ سیداں شاہ سے ایک میت لائی گئی جسے زمین پر رکھتے ہی لوگ منہ پیٹتے دور ہونے لگے۔ حضرت فقیر غلام حیدر صاحب نے اس طرف کا رُخ کیا تو لوگوں نے کہا۔ حضور اس طرف نہ آئیں میت کی حالت بہت خراب ہے۔ مزید بتلایا گیا کہ اس شخص کا چہرہ سیاہ ہے اور جھلسا ہوا ہے۔ بدبو اسقدر ہے کہ پاس ٹھہرا نہیں جاتا۔

حضرت فقیر غلام حیدرؒ پر جلال کی کیفیت

حضرت فقیر غلام حیدر صاحب نے جب سارا حال سنا تو جلال میں آگئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمانے لگے عارف سلطان کے قبرستان میں پہلی میّت آئے اور ایمان سلامت نہ لے جائے یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

چہرہ منوّر کر دیا اور خوشبو آنے لگی

حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ میّت کی طرف روانہ ہوئے۔ دور ہی سے فرمایا منہ سے کپڑا ہٹا دو شہادت کی انگلی ماتھے پر رکھی اور کچھ دیر پڑھتے رہے۔ انگلی اٹھائی تو چہرہ چمک رہا تھا اور خوشبو پھیل رہی تھی۔ لوگوں سے فرمایا اب آؤ اور دیکھو۔ لوگ حیران رہ گئے کہ اس قسم کا نورانی چہرہ انہوں نے نہ دیکھا تھا۔

یہ واقعہ مشہور ہوا تو ہر طرف سے لوگوں نے فقیر صاحب کے قبرستان کا رُخ کیا۔ یہ جگہ دریائے سندھ کے زیریں دیہات سے بہت دور ہو جاتی ہے پھر نوتک اور بہل میں پرانے قبرستان بھی موجود ہیں مگر حضرت فقیر صاحب کے عقیدت مند دور دراز کا سفر طے کر کے حصولِ برکت کے لئے مُردوں کو تدفین کے لئے یہاں لے آتے ہیں۔

ڈھانڈلہ خاندان نے حضرت فاضل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نوتک کے قبرستان کو چھوڑ کر حضرت فقیر صاحب کے قبرستان میں دفن ہونا پسند کیا اسی طرح دوسرے لوگوں نے بھی یہی سلسلہ اختیار کیا۔ کئی ایکڑ اراضی پر مشتمل رقبہ قبرستان کے لئے وقف تھا مگر اب معمولی سی گنجائش رہ گئی ہے خدا کرے ساتھ کوئی رقبہ مل جائے جس سے کمی پوری کی جا سکے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت فقیر صاحب کا ارشاد

روایت ہے کہ حضرت فقیر صاحب کے سامنے پاکپتن شریف کے بہشتی دروازے کا ذکر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ تو بادشاہِ ولایت ہیں اس عاجز کے قبرستان میں بھی جو شخص دفن کیا جائے گا انشاء اللہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

مقبرہ کی تکمیل اور دیکھ بھال

حضرت فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نگرانی میں پختہ مقبرہ کی تعمیر مکمل کرائی۔ دیکھ بھال کے لئے خود بھی آنا جانا رکھتے اور مستقل مجاور ٹھہرانے کا بھی انتظام کیا۔ تھل کے اس علاقے میں اسوقت پانی کی شدید قلت تھی چنانچہ حضرت فقیر غلام حیدرؒ کے صاحبزادے حضرت فقیر غلام اسحاقؒ نے دربار شریف پر کنواں کھدوانے کا اہتمام کیا اور اس طرح پانی نہ ہونے کی تکلیف رفع ہو گئی حضرت فقیر غلام حیدرؒ کے وصال کے بعد مقبرے کی دیکھ بھال حضرت فقیر غلام اسحاقؒ صاحب کرنے لگے۔ آپ کثرت سے خانقاہ پر حاضر ہوتے اور مقبرہ کی عمارت کی تزئین اور مرمت کا خاص خیال فرماتے۔ کافی عرصہ آپ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے یہاں تک کہ آپ کے بھتیجے فقیر حاجی قادر بخش مرحوم نے دربار شریف پر مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اب تک فقیر حاجی قادر بخش کی اولاد دربار شریف پر قیام پذیر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مزارات کا نقشہ

حضرت فقیر صاحب کے مقبرے کا دروازہ جنوب کی طرف ہے دروازہ کی دائیں جانب کے سامنے آپ کا مزار ہے اور دروازے کے بالکل سامنے آپ کے والد ماجد فقیر نور احمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ مزارات کے نقشہ کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مقبرہ میں داخل ہوں تو دائیں طرف دیوار کے ساتھ حضرت فقیر برخوردارؒ ان کے ساتھ حضرت فقیر غلام حیدرؒ ان کے ساتھ حضرت فقیر میاں عیسیٰؒ ان کے ساتھ حضرت فقیر نور احمدؒ ان کے ساتھ حضرت فقیر غلام محمدؒ اور آخر میں حضرت فقیر غلام رسولؒ آرام فرما ہیں۔ مقبرے کی مغربی دیوار اور مزارات کے درمیان کچھ فاصلہ ہے جہاں کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔

حضرت فقیر صاحب کے مزار سے حصولِ فیض

بعض درویشوں کو حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے بھی فیض حاصل ہوا۔ پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساکن کلاچی والہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ان درویشوں میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ شاہ صاحب موصوف ظاہری طور پر ہمارے بزرگ حضرت فقیر غلام نبی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہتے۔ مگر باطنی فیض انہیں حضرت فقیر صاحب سے حاصل ہوا۔ پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سخت سردیوں کی راتوں میں اکیلے مراقبے کی صورت میں حضرت فقیر صاحب کے مزار شریف کی طرف متوجہ بیٹھے رہتے اور ان کی کئی راتیں اسی کیفیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ پُر انوار تصویر میں آپ کے والد ماجد
و صاحبزادوں کے مزارات بھی نظر آرہے ہیں ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں گزر جاتیں۔ ایک مرتبہ مسلسل کئی راتیں وہ خاموش رہے اور مزار کی طرف متوجّہ رہے۔ اچانک صبح کے وقت بہت خوش و خرم دیکھے گئے اور فرمانے لگے آج رات حضرت فقیر صاحب نے خیرات سے مالا مال کر دیا ہے شاہ صاحب موصوف جانوروں اور پرندوں پر بڑے مہربان تھے سینکڑوں کے حساب سے بٹیر خرید لیتے اور انہیں اُڑا دیتے۔ آپ بڑے مستجاب الدعوات تھے خصوصًا بارش کے لئے آپ کی دعا بہت مشہور تھی۔

میں مظلوم کے ساتھ ہوں

ایک مرتبہ شاہ صاحب موصوف کھلے میدان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ سامنے سے شکاری گھوڑوں اور شکاری کتوں کے نرغے میں آیا ہوا بارہ سنگھا گزرنے لگا۔ قریب تھا کہ گھوڑے اور کتّے بارہ سنگھے کو روند ڈالیں۔ چنانچہ شکاریوں نے نعرے لگائے شاہ صاحب مرحوم نے جانور کی بے بسی دیکھی تو کھڑے ہو کر فرمایا میں مظلوم کے ساتھ ہوں یہ کہنا تھا کہ بارہ سنگھے کو پر لگ گئے۔ شکاری گھوڑے اور کتّے زور لگاتے رہے مگر قبضے میں آیا ہوا بارہ سنگھا ان کی زد سے نکل گیا تمام لوگ حیران تھے اور اس غیر متوقع صورتحال کو شاہ صاحب مرحوم کی کرامت قرار دیتے تھے۔ پیر حیدر شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت فقیر صاحب کے خاندان کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ کا مزار کلاچی والہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ہے وہاں باقاعدگی سے آپ کا سالانہ عرس ہوتا ہے بھکّر کے سید رسول شاہ مرحوم آپ کے بھائی تھے۔ آپ کے ایک چھوٹے بھائی سیّد خدا بخش شاہ موضع عنایت آباد میں قیام پذیر ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مقبرہ کی تعمیرِ نو

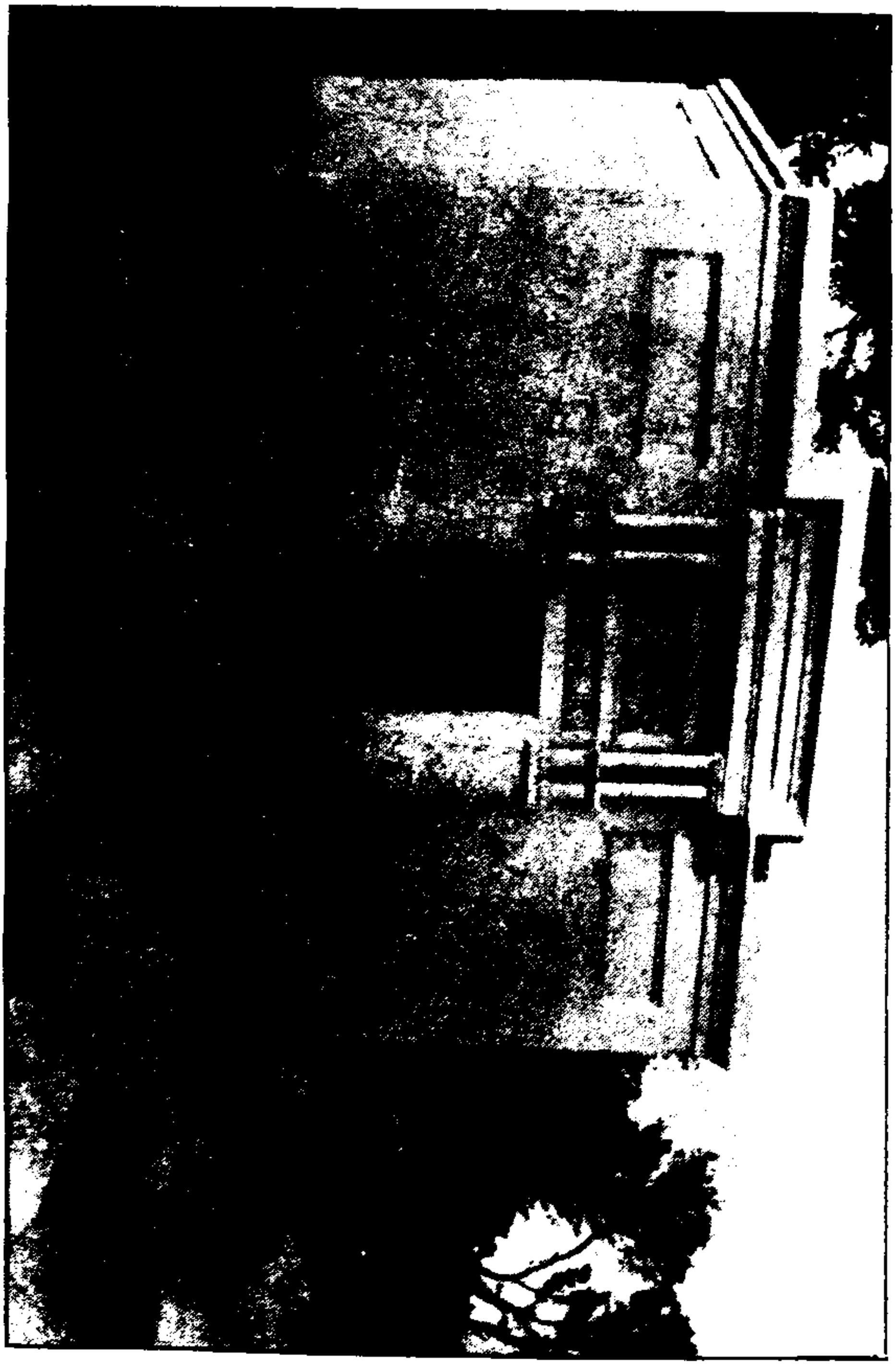
حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا جو مقبرہ آپ کے فرزند فقیر غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ نے تیار کرایا تھا تقریباً سو سال گزرنے تک قائم رہا۔ پھر چھت کچھ کمزور ہو گئی اور دیواروں میں بھی نقص پڑ گیا تو ضرورت پیش آئی کہ عمارت از سرِ نو تعمیر کی جائے۔ حضرت فقیر صاحب کے عقیدت مندوں کا تقاضا بھی زور پکڑ گیا اور بالآخر آج سے تقریباً بیس سال پہلے مقبرہ کو از سرِ نو تعمیر کیا گیا۔ فقیر حاجی قادر بخش مرحوم کے فرزند فقیر محمد بخش اور فقیر غلام حیدر جو دونو دربار پر مقیم ہیں اور مولانا محمد بخش کوندرو ی مرحوم نے عقیدتمندوں کے تعاون سے تعمیر کے اس مرحلہ کو طے کرنے میں کافی حد تک کوشش کی۔

مسجد کی تعمیر

حضرت فقیر صاحب کے دربار پر پہلے تو مسجد کی کچی عمارت تھی جو کافی عرصہ تک قائم رہی۔ آج سے تقریباً بائیس سال پہلے حضرت فقیر صاحب کے عقیدت مند شیخ غلام احمد ساکن بستی کھیوا نے مسجد کی پختہ عمارت تعمیر کرائی۔ یہ مسجد فقیر صاحب کے مقبرے سے تقریباً چالیس گز کے فاصلے پر ہے۔ زائرین یہاں نماز ادا کرتے ہیں، عرس کے موقع پر وعظ و تقریر کی محفل یہاں منعقد ہوتی ہے اور خاص موقعوں پر شبینہ کا اہتمام بھی اسی مسجد میں کیا جاتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

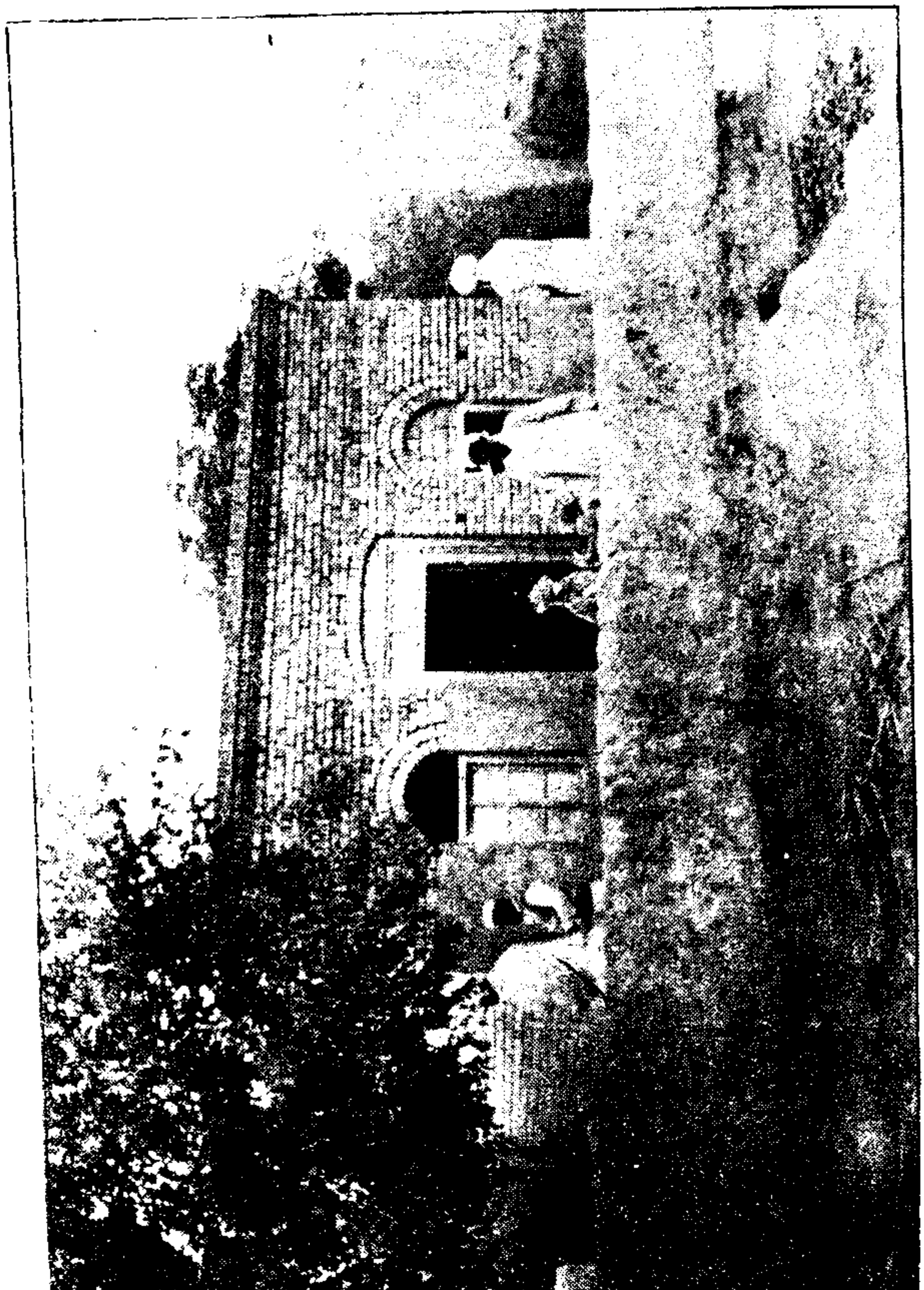
https://ataunnabi.blogspot.com/



حضرت عارف سلطان فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/



دربار حضرت فقیر میاں عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زائرین کی آمدورفت

حضرت فقیر صاحب کے مزار پر زائرین کی آمدورفت ہر موسم میں جاری رہتی ہے جمعرات، جمعہ، محرم، رمضان المبارک اور عرس کے موقعے پر اچھے بھلے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ دنوں میں بھی لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہی رہتا ہے۔ نذر و نیاز کی علاقائی رسم و تقریب کے موقعے پر بھی کافی لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ زیرِ غور منصوبے کے تحت سڑک بن گئی تو زائرین کی آمد میں اضافہ ہو جائے گا۔ دربار شریف کے احاطے میں خلافِ شرع حرکات پر سخت پابندی ہے اور غیر شرعی رسوم سے احتراز کیا جاتا ہے۔

حضرت فقیر صاحب کے تبرّکات

حضرت فقیر صاحب کے تبرکات میں سے ہمارے پاس آپ کی دستار مبارک اور ایک رومال محفوظ ہے۔ ہلکے درمیانے کھدر کی یہ دستار تین ہاتھ لمبی اور ایک ہاتھ سے کم چوڑی ہے۔ کافی عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد ہو چکا ہے۔ کئی مرتبہ مشکل اوقات میں اس دستار مبارک کی برکات اور فیوضات کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ اس دستار کو ہم نے روحانی اثاثہ اور خیر و برکت کا خزانہ سمجھتے ہوئے بڑی توجہ سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ سیرت اور تاریخ کی روایات میں ہے کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلطان محمود غزنوی کو اپنی قمیص مبارک عطا فرمائی تھی۔ ہندوستان میں سومنات پر حملے کے موقعہ پر سلطان سخت پریشان ہوا تو قمیص مبارک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے وسیلے سے دعا کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے فتح عطا فرمائی۔ خواب میں سلطان کو حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے ہماری قمیص کی قدر و منزلت نہیں پہچانی۔ اگر تم اس کے وسیلے سے یہ دعا کر دیتے کہ تمام دنیا کے کافر و مشرک مسلمان ہو جائیں تو یہ دعا بھی قبول ہو جاتی۔ ہو سکتا ہے آجکل کے بعض لوگ ان چیزوں کو عقیدت کا افسانہ قرار دیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ مقبولانِ خدا کے تبرکات میں اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت و برکت ہوا کرتی ہے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی برکت پر قرآن مجید شاہد ہے اسی طرح احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک اور موئے مبارک کو پانی میں گھول کر پانی بیماروں کو پلاتے تھے اور انہیں شفا ہو جاتی تھی۔

دستارِ مبارک کی برکت سے طغیانی رُک گئی

آج سے کوئی پندرہ سال پہلے کی بات ہے کہ دریائے سندھ میں شدید طغیانی سے بستی بختاور کو سخت خطرہ لاحق ہوا۔ آس پاس کے بہت سے دیہات پانی کی لپیٹ میں آگئے اور بہت ہی نقصان ہوا۔ شام ہو چکی تھی شہر کے شمالی اور مغربی جانب کے حفاظتی چھوٹے بند خاص طور پر ہمارے محلے کا حفاظتی بند سخت خطرے میں پڑ گیا۔ اتنے میں معمولی بارش ہونے لگی اور تیز ہوا چل پڑی۔ دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ پانی کی سطح بند سے بلند ہے ہمارے خاندان کے لوگ اور شہر کے باشندے اسی بند پر زور لگا رہے تھے بند سے کوئی بیس پچیس گز پر محلے کے مکانات تھے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لوگوں کی بے بسی اور پریشانی

جب تیز ہوا چل پڑی تو پانی کو اور تقویت مل گئی۔ ایک مرتبہ درمیان سے بند کو شگاف ہوگیا۔ قیامتِ صغریٰ کا نمونہ تھا۔ لوگ شگاف پر ٹوٹ پڑے چٹائیاں ڈال کر فوری طور پر قابو پالیا گیا۔ مگر ہوا کے تیز جھونکوں سے بند ہلتا ہوا نظر آتا جانوروں کی رسیاں کاٹ دی گئیں اور ظاہری طور پر بند قائم رہنے سے ناامیدی ہوگئی۔ شہر کے لوگوں نے چیخ کر کہا کہ اب اپنے بزرگوں کو بلائیں وہی کوئی امداد کریں تو بچ سکتے ہیں ورنہ کوشش کرنا فضول ہے۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ

حیرت اور پریشانی کے اس عالم میں راقم الحروف کے چھوٹے بھائی عزیز محمد نواز سلّمہٗ گھر کی طرف دوڑ کر گئے اور صندوق سے حضرت فقیر صاحب کی دستار مبارک نکال کر لائے عجز و نیاز اور سوز و گداز کی ویسے بھی اس موقعہ پر فراوانی تھی پھر دستار مبارک وسیلہ بنانے سے اور ہی کیفیت پیدا ہو گئی۔ تمام احباب رو رو کر دعا مانگنے اور عرض کرنے لگے الٰہ العالمین ہم فقیر صاحب کی دستار کو تیری بارگاہ میں وسیلہ پیش کرتے ہیں مہربانی فرما ہمیں مشکل سے نجات عطا فرما۔

بغیر کسی مبالغہ اور تکلّف کے یہ ایک حقیقت ہے کہ عین اسی وقت ہوا اور بارش رُک گئی۔ فوری طور پر پانی کی سطح کم ہونے لگی اور تھوڑی ہی دیر میں خطرہ ٹل گیا۔ لوگ بستی بخناور کو محفوظ پاکر حیران ہوتے تھے کہ اس کے بچنے کی تو کوئی توقع نہ تھی۔ کیونکہ یہ بات عام پھیل چکی تھی کہ بستی بخناور طغیانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعزیراتِ پاکستان ایکٹ میں عقائدِ اہلسنّت کا تحفّظ

عوامِ اہلسنّت کے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ ان کے نقطۂ نظر کو آئینی تحفّظ حاصل ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ، اہلبیت پاکؓ، اور ازواجِ مطہّرات امّہات المومنینؓ کی شان میں ذرہ بھر بے ادبی اور گستاخی بھی قابلِ سزا جرم ہے۔

وہ عناصر جو اس قسم کی بے باکی اور ناپاک جسارت کی کوشش کرتے ہیں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی رُو سے سخت سزا کے مستحق ہیں۔ حکومت نے اپنے گزٹ مجریہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۰ء کے صفحہ نمبر ۲ پر تعزیراتِ پاکستان ایکٹ (XLV) ۱۸۶۰ء میں دفعہ نمبر ۲۹۸۔ الف کا اضافہ کیا ہے اس دفعہ کی رُو سے،

"اگر کوئی شخص خواہ زبانی یا تحریری، اشارۃً، کنایۃً یا تہمت لگا کر یا کسی اور قابلِ اعتراض انداز سے بالواسطہ یا بلاواسطہ ازواجِ النّبی صلی اللہ علیہ وسلم (امّہات المومنینؓ) رُکنِ خاندانِ نبوّت (اہلِ بیتؓ) خلفائے راشدینؓ یا صحابہ کرامؓ کے مقدّس نام کی بے حرمتی کرے گا تو وہ تین سال قید یا جرمانے یا دونو سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مذہبی تحریک میں مسلسل احساسِ ذمّہ داری

مسلکِ اہل السنّت والجماعت کے تحفظ کی طویل مذہبی تحریک میں فقیر خاندان روحِ رواں کی حیثیت رکھتا ہے اور مسلسل احساسِ ذمہ داری کے عملی ثبوت میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ اپنے اکابر کی اس مذہبی تحریک کو تازہ دم اور فعّال رکھنے میں استاذ العلماء حضرت مولانا فیض احمد مدظلہ اور راقم الحروف کے والد فقیر حاجی غلام رسول مرحوم نے جو خدمات سرانجام دیں وہ ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ حضرت مولانا محمد بخش کوندروی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس مذہبی تحریک کو کامیاب کرنے میں بڑی کوشش کی۔ بوقتِ ضرورت فقیر خاندان کا ہر فرد اپنی بساط کے مطابق اس مذہبی فریضہ کو ادا کرنے میں تعاون کا عملی ثبوت پیش کرتا ہے۔ والد ماجد مرحوم کے بعد عزیز حافظ محمد نواز سلّمہ اور راقم الحروف پر یہ ذمہ داری زیادہ ہوگئی ہے جس کے نبھانے میں حتّی الوسع کوشش کی جاتی ہے عزیز حافظ محمد نواز سلّمہ اس سلسلے میں اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ عزیزم فقیر خورشید احمد، ڈاکٹر حافظ غلام محمد، فقیر حافظ محمد عیسیٰ اور فقیر خاندان کے دوسرے نوجوان بھی اس مذہبی فریضہ کو سرانجام دینے میں قابلِ تعریف کردار ادا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ان باہمّت نوجوانوں کو ہمیشہ مذہبی جذبات سے سرشار رکھے اور شرِّ اعداء سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فقیر خاندان کے معاشی حالات

دینی و مذہبی روایات کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ فقیر خاندان اپنے معاشی حالات کو سدھارنے کے لئے بھی خاص توجہ دیتا ہے اور معاشی امور میں خود کفیل ہو کر خاندانی وضعداری، عزتِ نفس اور استغنا کو مدِ نظر رکھتا ہے۔ فقیر خاندان کے زیادہ تر افراد زراعت اور کھیتی باڑی سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسوقت فقیر خاندان پندرہ سو کنال سے زائد زرعی رقبے کا مالک ہے جس میں تقریباً سات سو کنال پر مشتمل رقبہ بستی بختاور سے مغربی جانب ہسپتال اور ہائی سکول کے قریب واقع ہے اسی طرح تقریباً تین سو کنال زرعی رقبہ بستی بختاور سے متصل جنوب مغربی جانب چاہ فقیرانوالا پر واقع ہے۔ باقی زرعی رقبہ جات بھی قریب قریب واقع ہیں۔ مختلف رقبہ جات میں سات آٹھ ٹیوب ویل فقیر خاندان کی ملکیت ہیں۔ باغات اور نرسری کے قطعہ جات زرعی رقبہ کے علاوہ ہیں جہاں بجلی کی موٹریں لگی ہوئی ہیں اور وہ شہری آبادی کی حدود میں واقع ہیں۔ جدید زرعی آلات ٹریکٹر، تھریشر وغیرہ بھی فقیر خاندان کے پاس ہیں اور یوں زراعت کا کام پورے اسباب و ذرائع سے سرانجام دیا جاتا ہے۔ خاندان کے کچھ افراد سرکاری ملازمت سے منسلک ہیں جو زیادہ تر شعبۂ تعلیم میں کام کر رہے ہیں۔ پرائیویٹ مذہبی اداروں میں بھی خاصی تعداد سرگرم عمل ہے۔ خاندان کے بعض افراد تجارت اور کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں مذہبی امور میں خاص توجہ کے ساتھ ساتھ نوجوان طبقہ دنیوی ذمہ داریوں کو نبھانے کا بھی احساس رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں جدید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تعلیم کے حصول کا شوق پایا جاتا ہے جو اس بات کا غماز ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں حصولِ تعلیم اور معاشی اقدامات کا یہ جذبہ اگر برقرار رہا تو قوی توقع کی جاسکتی ہے کہ خاندان کے نوجوان اپنی معیشت کو سنوارنے میں نمایاں کردار ادا کریں گے اور وقت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے چیلنج کا مقابلہ کرتے ہوئے عزم و ہمت کا مظاہرہ کرینگے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نوجوانوں کی توانائیوں، صلاحیتوں اور فکری و عملی قوتوں میں برکت فرمائے اور ان کی کوششوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین۔

تکمیلِ کتاب پر اظہارِ تشکر

الحمد للہ کتاب "انوار العارفین" ڈیڑھ سال کی مسلسل محنت و کاوش کے بعد پایۂ تکمیل کو پہنچی اور فقیر خاندان کی اڑھائی سو سالہ تاریخ ضبطِ تحریر میں آگئی۔ راقم الحروف انوار العارفین کی کتابت و طباعت سے متعلقہ بعض امور میں تعاون پر جناب صاحبزادہ سید ارشد سعید کاظمی زید لطفہ اور عزیز محترم مولانا محمد امین سعیدی سلمہ مدرس مدرسہ انوار العلوم کا خاص طور پر ممنون ہے۔ انوار العارفین کے کاتب جناب محمد انور سعیدی سلمہ اور جناب منظور احمد سعیدی سلمہ (الخطاط) شاہین مارکیٹ ملتان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی خوش اسلوبی اور حسنِ اخلاق سے کتابت اور تصحیح کا کام سرانجام دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari